# بہارِ شریعت

(تخریج شدہ)

حصہ ہشتم (8)

Compiled by the team of ALAHAZRAT.net

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا **امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی




طلاق کے مسائل کا مجموعہ

طلاق دینا کب جائز ہے،

طلاق کی اقسام،

رجعت کا مسنون طریقہ،

حلالہ کے متعلق مسائل،

سوگ کس پر ہے اور کس پر نہیں،

بچے کی پرورش کا حق کس کو ہے

## طلاق کے مسائل کا بیان

# بہارِ شریعت

حصہ ہشتم (8)

(......تسہیل وتخریج شدہ......)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

# حصہ ہشتم (8) کی اصطلاحات

| | | |
|---|---|---|
| 1 | فارّ بالطلاق | وہ شخص جو اپنی بیوی کو اپنے ترکہ سے محروم کرنے کے لئے مرض الموت میں طلاق دے دے۔ (ماخوذ از ردالمحتار، ج۵، ص۸) |
| 2 | مَرضُ الموت | کسی مرض کے مرض الموت ہونے کے لیے دو باتیں شرط ہیں۔ ایک یہ کہ اس مرض میں خوفِ ہلاک واندیشۂ موت قوت وغلبہ کے ساتھ ہو، دوم یہ کہ اس غلبۂ خوف کی حالت میں اس کے ساتھ موت متصل ہو اگرچہ اس مرض سے نہ مرے، موت کا سبب کوئی اور ہو جائے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج۲۵، ص۴۵۷) |
| 3 | فضولی | وہ شخص جو دوسرے کے حق میں اس کی اجازت کے بغیر عمل دخل کرے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۱ص ۱۰۷) |
| 4 | فارّہ | مرض الموت میں زوجہ کی جانب سے مرد وعورت میں تفریق واقع ہو، تاکہ اس کا شوہر اس کے ترکہ سے محروم ہو جائے ایسی عورت کو فارّہ کہتے ہیں۔ (ماخوذ از ردالمحتار، ج۵، ص۸) |
| 5 | صاع | دوسو ستر تولے کا ہوتا ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص۲۹۶)<br>صاع آٹھ رِطل کا ہوتا ہے۔ (فتاوی امجدیہ، ج۱، ص۳۸۴)<br>تقریباً چار کلو ایک سو گرام کا ہوتا ہے۔ (ماخوذ حاشیہ از رفیق الحرمین، ص ۲۲۸) |
| 6 | آئسہ | وہ عورت جو ایسی عمر کو پہنچ جائے کہ اب اسے حیض نہیں آئے گا۔ (ماخوذ بہار شریعت حصہ ۸ص ۱۰۸) |
| 7 | رَجْعَتْ | جس عورت کو رجعی طلاق دی ہو عدت کے اندر اسے اسی پہلے نکاح پر باقی رکھنا۔ (بہار شریعت، حصہ ۸، ص۶۴) |
| 8 | خلوتِ صحیحہ | میاں بیوی کا کسی جگہ اس طرح جمع ہونا کہ جماع سے کوئی چیز مانع نہ ہو۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے بہار شریعت حصہ ۷ص ۶۸) |
| 9 | ذَوِی الارْحام | قریبی رشتہ دار، اس سے مراد وہ رشتہ دار ہیں جو نہ تو اصحاب فرائض میں سے ہیں اور نہ ہی عصبات میں سے ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے بہار شریعت، حصہ ۲۰، ص ۴۷) |

| | | |
|---|---|---|
| وہ طلاق جس کی وجہ سے عورت مرد کے نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔<br>(ماخوذ از بہارشریعت، حصہ ۸، ص ۴) | طلاق بائن | 10 |
| وہ طلاق جس میں عورت عدت کے گزرنے پر نکاح سے باہر ہو۔<br>(ماخوذ از بہارشریعت، حصہ ۸، ص ۴) | طلاق رَجعی | 11 |
| وہ مہر جس کے لئے کوئی میعاد مقرر ہو۔ (بہارشریعت حصہ ۷، ص ۵۷ پر مہر کی اقسام ملاحظہ فرمائیں) | مَہر مؤجل | 12 |
| نکاح زائل ہونے یا شبہٗ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانہ تک انتظار کرنا عدت ہے۔<br>(بہارشریعت، حصہ ۸، ص ۱۲۸) | عِدّت | 13 |
| بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے بیماری کی وجہ سے جو خون نکلتا ہے اسے استحاضہ کہتے ہیں۔<br>(تفصیل کے لیے مطالعہ فرمائیں بہارشریعت، ج ۱، ص ۳۷۱) | اِستحاضہ | 14 |
| ایسا نکاح جس میں نکاح صحیح کی شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے تو نکاح فاسد ہے۔ جیسے گواہوں کے بغیر نکاح کرنا۔<br>(ردالمحتار، ج ۵، ص ۴۳) | نکاح فاسد | 15 |
| وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہو یعنی زبان سے کلمۂ کفر بکے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یوہیں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن کے کرنے سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا، مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔<br>(تفصیل کے لیے مطالعہ فرمائیں بہارشریعت، حصہ ۹، ص ۱۶۳) | مُرتد | 16 |
| وہ ملک جہاں کبھی سلطنت اسلامی نہ ہوئی یا ہوئی اور پھر ایسی غیر قوم کا تسلُّط ہوگیا جس نے شعائرِ اسلام مثل جمعہ وعیدین واذان واقامت وجماعت یک لَخت اٹھا دیئے اور شعائرِ کُفر جاری کردیئے، اور کوئی شخص اَمان اول پر باقی نہ رہے اور وہ جگہ چاروں طرف سے دارالاسلام میں گھری ہوئی نہیں تو وہ دارالحرب ہے۔<br>(ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج ۱۶، ص ۳۱۶ و ج ۱۷، ص ۳۶۷) | دَارُالحرب | 17 |
| وہ ملک ہے کہ فی الحال اس میں اسلامی سلطنت ہو یا اب نہیں تو پہلے تھی اور غیر مسلم بادشاہ نے اس میں شعائرِ اسلام مثل جمعہ وعیدین واذان واقامت وجماعت باقی رکھے ہوں تو وہ دارالاسلام ہے۔<br>(فتاوی رضویہ، ج ۱۷، ص ۳۶۷) | دارُالاِسلام | 18 |

| | | |
|---|---|---|
| شوہر کا یہ قسم کھانا کہ عورت سے قربت نہ کرے گا یا چار مہینے قربت نہ کرے گا۔ (بہارِ شریعت، حصہ۸، ص۷۶) | اِیلا | 19 |
| ایسا ایلا جس میں چار مہینے کی قید ہو۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ۸، ص۷۷) | اِیلائے مُؤقت | 20 |
| ایسا ایلا جس میں چار مہینے کی قید نہ ہو۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ۸، ص۷۷) | اِیلائے مُؤبّد | 21 |
| تعلیق کے معنے یہ ہیں کہ کسی چیز کا ہونا دوسری چیز کے ہونے پر موقوف کیا جائے۔ (بہارِ شریعت، حصہ۸، ص۴۳) | تَعْلِیق | 22 |
| قسم، اصطلاح میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر پختہ ارادہ کرنے کو یمین کہتے ہیں۔ (درمختار، ج۵، ص۴۸۸) | یَمِین | 23 |
| اپنی زوجہ یا اس کے کسی جزوِ شائع یا ایسے جزو کو جو کُل سے تعبیر کیا جاتا ہو ایسی عورت سے تَشْبِیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو۔ مثلاً کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ۸، ص۹۹) | ظِہار | 24 |
| عورت کا اپنے آپ کو مال کے بدلے میں نکاح سے آزاد کرانا خلع کہلاتا ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ۸، ص۸۸) | خُلع | 25 |
| عورت جو مال خلع کے بدلے میں دیتی ہے اسے بدل خلع کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ۸، ص۸۸) | بدلِ خلع | 26 |
| کسی کو عوض کے بغیر کسی چیز کا مالک بنا دینا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے بہارِ شریعت، حصہ۱۴، ص۶۴) | ہِبہ | 27 |
| ایسی لونڈی جسے مالک نے نکاح کر کے شوہر کے حوالے کر دیا ہو اور اس سے خدمت نہ لیتا ہو۔ (ردالمحتار، ج۴، ص۳۲۷) | تَبْوِیہ | 28 |
| جس شخص کے پاس کوئی چیز رہن رکھی جائے وہ مرتہن کہلاتا ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں بہارِ شریعت، حصہ۱۷، ص۳۱) | مُرتَہِن | 29 |

| | | |
|---|---|---|
| 30 | رہن | شرع میں کسی حق کی وجہ سے کسی شے کو روک رکھنا جس کے ذریعے اس حق کو حاصل کرنا ممکن ہو۔ اسے رہن کہتے ہیں۔ کبھی اس چیز کو بھی رہن کہتے ہیں جو رکھی گئی ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں بہارشریعت، حصہ ۱۷، ص ۳۱) |
| 31 | اَیامِ تشریق | دس ذوالحجہ کے بعد کے تین دن (۱۱و۱۲و۱۳) کو ایام تشریق کہتے ہیں۔ (ردالمحتار، ج ۳، ص ۷۱) |
| 32 | اَیامِ منہیہ | عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ کے دن کہ ان میں روزہ رکھنا منع ہے اسی وجہ سے انھیں ایام منہیہ کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج ۱، ص ۹۶۷) |
| 33 | پارسا | متقی، نیک۔ اصطلاح شرع میں پارسا اس عورت کو کہتے ہیں جس کے ساتھ وطی حرام نہ ہوئی ہو اور نہ ہی اسے اس کی تہمت لگائی گئی ہو۔ (ماخوذ از بہارشریعت، حصہ ۸، ص ۱۱۵) |
| 34 | مُراہِق | وہ لڑکا جو نابالغ ہو مگر بالغ ہونے کے قریب ہو۔ (ماخوذ از بہارشریعت، حصہ ۸، ص ۷۲) |
| 35 | تعزِیر | کسی گناہ پر بغرض تادیب جو سزا دی جاتی ہے اس کو تعزیر کہتے ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے بہارشریعت، حصہ ۹، ص ۱۱۳) |
| 36 | شرط | وہ شے جو حقیقت شی میں داخل نہ ہو لیکن اس کے بغیر شے موجود نہ ہو، جیسے نماز کے لیے وضو وغیرہ۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۷۸۶) |
| 37 | عصَبہ | اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا حصہ میراث میں مقرر نہیں، البتہ اصحاب فرائض کو دینے کے بعد بچا ہوا مال لیتے ہیں اور اگر اصحاب فرائض نہ ہوں تو میت کا تمام مال انھی کا ہوتا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے بہارشریعت، حصہ ۲۰، ص ۲۴) |
| 38 | دِیت | دیت اس مال کو کہتے ہیں جو نفس (جان) ضائع کرنے کے بدلے میں دینا لازم ہوتا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے بہارشریعت، حصہ ۱۸، ص ۵۵) |
| 39 | حَد | حد ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے کہ اس میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے بہارشریعت، حصہ ۹، ص ۸۱) |
| 40 | عِنّین | عنین اس شخص کو کہتے ہیں کہ اس کا عضو مخصوص تو ہو مگر اپنی بیوی سے آگے کے مقام میں دخول نہ کر سکے۔ (تفصیل بہارشریعت حصہ ۸ ص ۱۲۲ پر ملاحظہ فرمائیں) |

| | | |
|---|---|---|
| جوعورت کنواری نہ ہو اُسے ثیب کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۵۰) | ثیب | 41 |
| کنواری، بکر وہ عورت ہے جس سے نکاح کے ساتھ وطی نہ کی گئی ہو اگرچہ ایک آدھ بار زنا سے یا کسی اور وجہ سے بکارت زائل ہوگئی ہو تب بھی کنواری ہی کہلائے گی۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۵۰) | بِکر | 42 |
| مرد کا اپنی بیوی کے متعلق یہ کہنا کہ میں نے اسے چھوڑ دیا یا اس سے وطی ترک کردی یا اس طرح کے اور الفاظ کہنا متارکہ ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۱۳۰) | مُتارکہ | 43 |
| شبہ کے ساتھ وطی کرنا، یعنی عورت کو حلال سمجھ کر وطی کرنا جیسے عورت عدت میں ہو اور حلال سمجھ کر اس سے وطی کرلے یہ وطی بالشبہہ ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۱۳۱) | وَطی بالشبہہ | 44 |
| شادی شدہ زانی مرد یا زانیہ عورت کو پتھروں کے ساتھ مارنا یہاں تک کہ مرجائے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۸۵۔۸۶) | رَجم | 45 |
| اس کافر کو کہتے ہیں جس کے جان و مال کی حفاظت کا بادشاہ اسلام نے جزیہ کے بدلے ذمہ لیا ہو۔ (فتاوی فیض الرسول، ج ۱، ص ۵۰۱) | ذِمی | 46 |
| وہ اختیار جو لونڈی کو آزاد ہونے پر حاصل ہوتا ہے کہ وہ عتق سے پہلے کئے ہوئے معاملہ کو چاہے تو فسخ کردے چاہے تو قائم رکھے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۸۷) | خِیارِ عتق | 47 |
| وہ اختیار جو نابالغ کو بالغ ہونے پر حاصل ہوتا ہے کہ وہ بلوغت سے پہلے کئے ہوئے معاملہ کو فسخ کرے یا قائم رکھے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۸۷) | خِیارِ بلوغ | 48 |
| اصطلاح شرع میں بیع کے معنے یہ ہیں کہ دو شخصوں کا باہم مال کو مال سے ایک مخصوص صورت کے ساتھ تبادلہ کرنا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۸) | بیع | 49 |
| وصی اس شخص کو کہتے ہیں جس کو موصی (وصیت کرنے والا) اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں بہار شریعت حصہ ۱۹ ص ۵۵) | وصی | 50 |

| | | |
|---|---|---|
| 51 | اِکراہ شرعی | اکراہ شرعی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو صحیح دھمکی دے کہ اگر تو فلاں کام نہ کرے گا تو میں تجھے مار ڈالوں گا یا ہاتھ پاؤں توڑ دوں گا یا ناک، کان وغیرہ کوئی عضو کاٹ ڈالوں گا یا سخت مار ماروں گا اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے کر گزرے گا، تو یہ اکراہ شرعی ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۵، ص ۴) |
| 52 | مدبّرہ | ایسی لونڈی جسے مالک نے یہ کہا ہو کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے یا ایسے الفاظ کہے ہوں جن سے مولی کے مرنے کے بعد اس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۹) |
| 53 | مکاتبہ | ایسی لونڈی جسے مالک نے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے کہا ہو کہ اتنا مال ادا کر دے تو تُو آزاد ہے اور لونڈی نے اسے قبول کر لیا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۱) |
| 54 | اُمّ وَلد | وہ لونڈی جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور مولی نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۲) |
| 55 | مُدبّر | وہ غلام جسے مالک یہ کہہ دے کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے یا ایسے الفاظ کہے ہوں جن سے مولی کے مرنے کے بعد اس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۹) |
| 56 | مُکاتب | ایسا غلام جسے مالک نے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہا ہو کہ اتنا مال ادا کر دے تو تو آزاد ہے اور غلام نے اسے قبول کر لیا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۱) |

# اعلام

| | | |
|---|---|---|
| 1 | بَیسن | چنے کا آٹا، یہ پہلے بطور صابن استعمال ہوتا تھا۔ |
| 2 | ڈولی | پردوں والی زنانہ سواری جسے دو یا چار آدمی کندھوں پر اٹھا کر چلتے ہیں۔ |
| 3 | دابۃ الارض | ایک جانور کا نام ہے جو قرب قیامت میں نکلے گا |
| 4 | کُسُم | ایک پھول جس سے شہاب یعنی گہرا سرخ رنگ نکلتا ہے اور کپڑے رنگے جاتے ہیں۔ |
| 5 | گیرو | ایک قسم کی سیاہی مائل سرخ مٹی |
| 6 | کھلی | بنولہ، تلہن یا سرسوں کا پھوک جو تیل نکالنے کے بعد بچ جاتا ہے۔ |
| 7 | مِسی | ایک سیاہ منجن یا پاؤڈر جسے عورتیں سنگار کیلئے اپنے دانتوں اور ہونٹوں پر ملتی ہیں۔ اس سے دانتوں کی ریخیں اور مسوڑھے سیاہ اور دانت اور ہونٹ چمک دار ہو جاتے ہیں۔ |

# حل لغات باعتبار حروف تہجی

## ا

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| اَرزانی وگرانی | سستائی، مہنگائی | آنکھیارے | آنکھوں والے |
| اُنثَیین | دو خصیے (فوطے) | اَثاثُ البَیت | گھریلو سامان |
| اَقل | کم، بہت تھوڑا | اَغنیا | غنی کی جمع، مالدار لوگ |
| اِعزاز | عزت، مرتبہ | ارزانی | کم قدری، (سستائی) کم قیمت |
| اِضافت | نسبت | اپاہج | لولا لنگڑا، چلنے پھرنے سے معذور |
| اَوسط | درمیانی | اِتصال | مُتصل، ملا ہونا |
| اِرث | میراث | اَثنائے مدت | دورانِ مدت |
| اَمر | معاملہ، حکم | اِذن | اجازت |
| اندیشہ | فکر، خوف، کھٹکا، تردّد | اَسباب | ضرورت کا سامان، اثاثہ |
| اَخیافی بہن بھائی | وہ بہن بھائی جن کی ماں ایک اور باپ علیحدہ علیحدہ ہوں | | |

## ب

| | | | |
|---|---|---|---|
| بَن | جنگل | بِکر | کنواری |
| بالشبہہ | شک کے ساتھ | بلا معاوضہ | معاوضے کے بغیر |
| بلا حائل | بغیر آڑ کے | بُغض | نفرت، دشمنی |

| | | | |
|---|---|---|---|
| بدلِ کتابت | وہ مال جو غلام یا لونڈی اپنی آزادی کیلئے مالک کو ادا کریں۔ | بقدرِ کفایت | ضرورت کے مطابق ،کافی ہونے کی مقدار |
| بخیارِ بلوغ | بالغ ہونے کے اختیار کے ساتھ | بد باطنی | دل میں برائی رکھنا |
| بَندش | بندھن، گرہ | بِالقصد | ارادتاً |
| بلاقصد | ارادہ کے بغیر | بیع | خرید وفروخت |

# پ

| | | | |
|---|---|---|---|
| پے درپے | لگاتار، مسلسل | پیشتر | پہلے |
| پوشاک | لباس، پہننے کے کپڑے | پارسا | متقی، نیک، پرہیزگار |

# ت

| | | | |
|---|---|---|---|
| تلف | ضائع | تمادِی | مدت، عرصۂ دراز، میعاد |
| تصرُّف | عمل دخل | تادیب | ادب سکھانا |
| توَشک | پلنگ کا بچھونا، گدا | تکذیب | جھٹلانا |
| تین رُبع | چار حصوں میں سے تین حصے | تعدُّد | تعداد میں زیادہ ہونا، کثرت |
| تشدُّد | سختی، زیادتی | تزیُّن | بناؤ سنگھار |
| تفوِیض | سپرد کرنا | توکیل | وکیل بنانا |
| تصدُّق | صدقہ دینا | تفریق | جدا کرنا |
| تَملِیک | مالک بنانا | تَجھِیز وتکفِین | میت کے کفن دفن کا بندوبست کرنا |

# ث

| | | | |
|---|---|---|---|
| ثُلث | تہائی، تیسرا حصہ | ثمن | قیمت، مُول، دام |
| ثبوتِ مِلک | ملکیت کا ثابت ہونا | ثِقہ | معتبر، معتمد |

# ج

| | | | |
|---|---|---|---|
| جاریہ | لونڈی، کنیز | جنائی | دائی۔ بچہ جنانے والی |
| جائداد منقولہ | یعنی وہ چیزیں جن کو دوسری جگہ منتقل کیا جاسکتا ہو، مثلاً ساز وسامان وغیرہ | جائداد غیر منقولہ | وہ جائداد جس کو دوسری جگہ منتقل نہ کیا جاسکتا ہو، مثلاً زمین، مکان وغیرہ |

# چ

| | | | |
|---|---|---|---|
| چُندھا | کمزور بینائی والا | چلن | رواج |

# ح

| | | | |
|---|---|---|---|
| حائل | پردہ۔ روک | حق تلفی | کسی کا حق مار لینا، بے انصافی |
| حانث | قسم توڑنے والا | حَلف لیا | قسم دی |
| حرہ | آزاد عورت جو لونڈی نہ ہو۔ | حرمتِ رضاع | دودھ کے رشتے کی وجہ سے نکاح کا حرام ہونا |
| حرمتِ مصاہرت | سسرالی رشتوں کی وجہ سے نکاح کا حرام ہونا | | |

# خ

| | | | |
|---|---|---|---|
| خِیار | اختیار | خفیف | ہلکا، کم، تھوڑا |
| خُروج | باہر نکلنا، برآمد ہونا | خُفیۃً | چھپا کر، پوشیدہ طور پر |

| | | | |
|---|---|---|---|
| خِلقۃً | پیدائشی | خفیفُ العقل | کم عقل |

# د

| | | | |
|---|---|---|---|
| دام | قیمت،نقدی | دردِ زِہ | بچہ پیدا ہونے کا درد |
| دِقّت | دشواری،مشکل،تکلیف | دل بستگی | دل لگنا،جی بہلنا |
| دالان | بڑا اور لمبا کمرا جس میں محراب دار دروازے ہوتے ہیں۔ | | |

# ر

| | | | |
|---|---|---|---|
| رُجحان | میلان،توجُّہ | ریاضت | زُہد،پرہیزگاری،تقویٰ |

# ز

| | | | |
|---|---|---|---|
| زوالِ ملک | ملکیت کا ختم ہونا | زینت | بناؤ سنگار |

# س

| | | | |
|---|---|---|---|
| سَوت | سوکن،ایک خاوند کی دو یا زیادہ بیویاں آپس میں سَوت کہلاتی ہیں | سبکدوش | جو کسی کام سے فارغ کر دیا گیا ہو ،بَری الذمہ |
| سپید داغ | برص کی بیماری | سَفیہہ | بیوقوف،احمق،نادان |
| سہواً | بھول کر | سُکنٰے (سُکنیٰ) | رہنے کا مکان۔ |
| سکوت | خاموشی،خاموش ہونا | سکونت | رہائش،اقامت گاہ |
| سرایت | اثر کرنا،جذب ہونا | سلیقہ | شعور،ہنر،دستکاری |
| سنہ | سال | | |

# ش

| | | | |
|---|---|---|---|
| شِکم | پیٹ | شُبہۃً | شک کی بنا پر |

# ص

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحبت | ہم بستری کرنا، جماع کرنا | صَرف | خرچ |
| صغیرسن | کم عمر، چھوٹی عمر | صراحۃً | کھلم کھلا، صاف طور پر |

# ع

| | | | |
|---|---|---|---|
| عاریۃً | کسی دوسرے شخص کو کسی چیز کی منفعت کا بغیر عوض مالک کرنا | عَفِیفہ | پارساعورت، پرہیزگارعورت پاکدامن عورت |
| عاجز | کمزور، بے بس | عجز | ناتوانی، (بے بسی) |
| عِفّت | پارسائی، پاکدامنی | علُوق | حاملہ ہونا، حمل کاٹھہر جانا |
| عار | عیب، برائی، شرم، غیرت | علیٰ ھذا القِیاس | اسی پر قیاس کرتے ہوئے |

# غ

| | | | |
|---|---|---|---|
| غلام مشترک | ایسا غلام جس کے مالک دو یا دو سے زیادہ ہوں | غیر مشکوک پانی | ایسا پانی جس کے پاک صاف ہونے میں کوئی شک نہ ہو |
| غیرمدخولہ | وہ عورت جس سے دخول نہ کیا گیا ہو | غصب | ناجائز قبضہ، زبردستی ہتھیالینا۔ |
| غیرمنقولہ | جودوسری جگہ لے جانے کے قابل نہ ہو | غیر مؤطوہ | وہ عورت جس سے وطی نہ کی گئی ہو |

# ف

| | | | |
|---|---|---|---|
| فبہا | بہت خوب، بہتر | فُرقت | نکاح ٹوٹنے کی وجہ سے میاں بیوی میں علیحدگی، جدائی |
| فَصد | نِشتر لگانا، رگ سے خون نکالنا۔ | فضولیات | بیکاراور لغو باتیں یا کام |
| فصل | جدا | فاقہ کشی | بھوک |

# ق

| | | | |
|---|---|---|---|
| قُربت | وطی کرنا، ہم بستری کرنا، مباشرت | قضا | حکم، عدل، انصاف (فیصلہ) |
| قریبُ البُلُوغ | بالغ ہونے کے قریب ہونا | | |

# ک

| | | | |
|---|---|---|---|
| کُفو | ہم پلہ | کُفرانِ نعمت | نعمت کی ناشکری کرنا |
| کوآری (کنواری) | بن بیاہی، بکر | کالعدم | گویا کہ ہے ہی نہیں، ناپید، معدوم |

# ل

| | | | |
|---|---|---|---|
| لغو | فضول، بیکار | لغویاتِ فلاسفہ | فلسفیوں کی بیہودہ اور بیکار باتیں |
| لُنجھا | ہاتھ پاؤں سے معذور | لِواطت | لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنا |

# م

| | | | |
|---|---|---|---|
| معًا | ایک ساتھ | مؤکلہ | وکیل بنانے والی عورت |
| مولیٰ | مالک، آقا | مُطلّقہ رجعیہ | وہ عورت جسے رجعی طلاق دی ہو |
| مدار | اِنحصار، موقوف کیا گیا | متبادر | جلد ذہن میں آنے والا |

| | | | |
|---|---|---|---|
| مضایقہ (مضائقہ) | قباحت، حرج | معاوضہ | بدلہ، عوض |
| منکوحہ | بیوی | متفرق | جدا جدا، علیحدہ علیحدہ |
| معروف | مشہور، معلوم، ظاہر | مدیون | مقروض |
| منفعت | فائدہ، نفع | متّہم | جس پر تہمت لگائی گئی ہو۔ |
| مَحْدُودفی الْقَذف | تہمتِ زنا کا سزایافتہ مرد | مَمْلُوک | غلام، مقبوضہ |
| محدودہ فی القذف | تہمت زنا کی سزایافتہ عورت | مَحارِم | مَحْرَم کی جمع، وہ رشتے جن سے ہمیشہ نکاح کرنا حرام ہو۔ |
| مُنْتَسب | منسوب | مُنْتَفِی | نیست ہونے والا، مسترد |
| مَقْطُوعِ الذَّکَر | جس کا عضوِ مخصوص کاٹ دیا گیا ہو | محسوب | شمار کیا ہوا، حساب میں لگایا گیا |
| مدخولہ | جس عورت کے ساتھ دخول کیا گیا ہو۔ | مصارف | مصرف کی جمع، خرچ کرنے کی جگہ، خرچ کرنے کا موقع، اخراجات |
| متکفّل | کفالت کرنے والا، ضامن | مسافت | دوری، فاصلہ، سفر کی تکان |
| میکا | عورت کے والدین کا گھر | ماہ بماہ | ماہوار، ماہانہ، ہر مہینے |
| مُقِر | اقرار کرنے والا، تسلیم کرنے والا | مضر | نقصان دہ، نقصان دینے والا۔ |
| مفلوج | وہ شخص جسے فالج کی بیماری ہو | مُشْتہاۃ | قابلِ شہوت |
| متولی | انتظام کرنے والا | مُقارِن | ملا ہونا |
| متجاوِز | حد سے بڑھنا | مُسْتَمِر | جاری |
| مُخَرِّبِ اخلاق | اخلاق کو بگاڑنے والی۔ | موطوءہ | جس عورت کے ساتھ وطی کی گئی ہو |

## ن

| | | | |
|---|---|---|---|
| نافذ | لاگو، مؤثر، جاری | نفقۂ عدت | عدت کا خرچ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| نسب | نسل، سلسلۂ خاندان | نِرخ | بھاؤ، قیمت، مول |
| نامی | بڑھنے والا، نشو ونما پانے والا | نادار | غریب محتاج، کنگال |

## و

| | | | |
|---|---|---|---|
| وضعِ حمل | بچہ جننا، بچہ پیدا ہونا | وَلَدُ الزِّنا | زنا سے پیدا ہونے والی اولاد۔ |
| وَرَثۂ شوہر | شوہر کے وُرثاء | وُرَثہ | قانونی وارث، میراث پانے والے لوگ |

## ہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| ہنوز | اب تک | ہدیۃً | بطورِ تحفہ |

## عبرت ناک موت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ ایک نصرانی مسلمان ہوگیا اور اس نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران پڑھ لی۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کتابت کرتا تھا، اس کے بعد وہ پھر نصرانی ہوگیا اور کہا کرتا تھا: **مَا یَدْرِیْ مُحَمَّدٌ اِلَّا مَا کَتَبْتُ لَہٗ۔** محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وہی جانتے ہیں جو میں نے ان کے لیے لکھ دیا ہے۔ تھوڑے دنوں میں **اللہ** تعالیٰ نے اس کی گردن توڑ دی یعنی اس کی موت غیر فطری طریقے سے ہوئی۔

اس کے آدمیوں نے گڑھا کھود کر اس کو دفن کر دیا، لیکن صبح کے وقت زمین نے اس کو نکال کر باہر پھینک دیا۔ وہ کہنے لگے کہ یہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور ان کے ساتھیوں نے کیا ہوگا، کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ کر آیا تھا، اس لیے ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی۔ **دوسری مرتبہ** انہوں نے اس کے لیے اور گہرا گڑھا کھودا، لیکن صبح وہ پھر باہر زمین پر پڑا ہوا تھا، کہنے لگے کہ یہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور ان کے ساتھیوں نے کیا ہوگا، کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ کر آیا تھا، لہٰذا ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی۔ **تیسری دفعہ** انہوں نے اس کے لیے گڑھا کھودا اور جتنا گہرا کھود سکتے تھے اتنا گہرا کھودا، لیکن صبح کے وقت اسے زمین کے اوپر پڑا ہوا پایا۔

**اب** انہوں نے جانا کہ ان کے ساتھ یہ سلوک انسانوں کی جانب سے نہیں ہے، پھر انہوں نے اس کو اسی طرح باہر پڑا ہوا چھوڑ دیا۔

("صحیح البخاري"، کتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، الحدیث: ٣٦١٧، ج٢، ص٥٠٦.
و "صحیح مسلم"، کتاب صفات المنافقین و أحکامهم، الحدیث ٢٧٨١، ص١٤٩٧. ملتقطاً من الحدیثین)

# بہار شریعت

حصہ ہشتم (8)

(......تسہیل وتخریج شدہ......)

## فہرست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ط

# طلاق کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ ﴾ (1)

طلاق (جس کے بعد رجعت ہو سکے) دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی (2) کے ساتھ چھوڑ دینا۔

اور فرماتا ہے:

﴿ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (3)

پھر اگر تیسری طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے۔ پھر اگر دوسرے شوہر نے طلاق دے دی تو اُن دونوں پر گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں نکاح کرلیں۔ اگر یہ گمان ہو کہ اللہ (عزوجل) کے حدود کو قائم رکھیں گے اور یہ اللہ (عزوجل) کی حدیں ہیں، اُن لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے جو سمجھ دار ہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَ لَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ؗ وَّ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ مَاۤ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَ الْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ﴾ (4)

---

1 ...... پ ۲، البقرۃ:۲۲۹.

2 ...... نکوئی یعنی اچھا سلوک۔

3 ...... پ ۲، البقرۃ: ۲۳۰.

4 ...... پ ۲، البقرۃ: ۲۳۱.

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور اُن کی میعاد پوری ہونے لگے تو اُنہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا خوبی کے ساتھ چھوڑ دو اور اُنہیں ضرر دینے کے لیے نہ روکو کہ حد سے گزر جاؤ اور جو ایسا کرے گا اُس نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اللہ (عزوجل) کی آیتوں کو ٹھٹانہ بناؤ اور اللہ (عزوجل) کی نعمت جو تم پر ہے اُسے یاد کرو اور وہ جو اُس نے کتاب و حکمت تم پر اُتاری تمہیں نصیحت دینے کو اور اللہ (عزوجل) سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ (عزوجل) ہر شے کو جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ یَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِؕ ذٰلِكَ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۝ ﴾ (1)

اور جب عورتوں کو طلاق دو اور اُن کی میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! اُنہیں شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ آپس میں موافق شرع رضامند ہو جائیں۔ یہ اُس کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ تمہارے لیے زیادہ سُتھرا اور پاکیزہ ہے اور اللہ (عزوجل) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

# احادیث

**حدیث ۱:** دارقطنی معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے معاذ! کوئی چیز اللہ (عزوجل) نے غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ روئے زمین پر پیدا نہیں کی اور کوئی شے روئے زمین پر طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ پیدا نہ کی۔'' (2)

**حدیث ۲:** ابو داود نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: کہ ''تمام حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے۔'' (3)

**حدیث ۳:** امام احمد جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے اور اپنے لشکر کو بھیجتا ہے اور سب سے زیادہ مرتبہ والا اُس کے نزدیک وہ ہے جس کا فتنہ بڑا ہوتا ہے۔ اُن میں ایک آ کر کہتا ہے

---

(1) ...... پ ۲، البقرة ۲۳۲.

(2) ...... "سنن الدار قطني"، كتاب الطلاق، الحديث: ۳۹۳۹، ج ٤، ص ٤٠.

(3) ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطلاق، باب كراهية الطلاق، الحديث: ۲۱۷۸، ج ۲ ص ۳۷۰.

میں نے یہ کیا، یہ کیا۔ ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔ دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے میں نے مرد اور عورت میں جُدائی ڈال دی۔ اسے اپنے قریب کرلیتا ہے اور کہتا ہے، ہاں تو ہے۔ (1)

**حدیث۴:** ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ہر طلاق واقع ہے مگر معتوہ (2) (یعنی بوہرے) کی اور اُس کی جس کی عقل جاتی رہی یعنی مجنون کی۔ (3)

**حدیث۵:** امام احمد و ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ و دارمی ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت بغیر کسی حرج کے شوہر سے طلاق کا سوال کرے اُس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ (4)

**حدیث۶:** بخاری و مسلم عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس واقعہ کو ذکر کیا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس پر غضب فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اُس سے رجعت کرلے اور روکے رکھے یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے اور پاک ہو جائے۔ اس کے بعد اگر طلاق دینا چاہے تو طہارت کی حالت میں جماع سے پہلے طلاق دے۔ (5)

**حدیث۷:** نسائی نے محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں ایک ساتھ دے دیں اس کو سُن کر غصہ میں کھڑے ہو گئے اور یہ فرمایا کہ کتاب اللہ سے کھیل کرتا ہے حالانکہ میں تمہارے اندر ابھی موجود ہوں۔ (6)

**حدیث۸:** امام مالک مؤطا میں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا

---

1 ...... "المسند"، للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد الله، الحديث: ١٤٣٨٤، ج٥، ص٥٢.

2 ...... اصل کتاب میں یہ حدیث ان الفاظ سے مروی ہے " كل طلاق جائز الا طلاق المعتوه المغلوب على عقله "ترجمہ: ہر طلاق واقع ہے مگر معتوہ جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو (جامع الترمذی، کتاب الطلاق، باب ماجاء فی طلاق المعتوہ، الحدیث ١١٩٥، ج ٢، ص ٤٠٤) جب کہ مشکاۃ میں اس طرح مروی ہے " كل طلاق جائز إلا طلاق المعتوه و المغلوب على عقله "ترجمہ ہر طلاق واقع ہے مگر معتوہ (یعنی بوہرے) کی اور اُس کی جس کی عقل جاتی رہی یعنی مجنون کی، (مشکاۃ برقم ٣٢٨٦، ج ١، ص ٦٠٢) اس کی شرح میں صاحب مرقاۃ لکھتے ہیں کہ یہاں غالباً مغلوب العقل معتوہ کی تفسیر ہے اور یہ عطف تفسیری ہے جس کی تائید بغیر "واؤ" والی روایت ہے اور ہوسکتا ہے کہ معتوہ سے مراد وہ ہو جس کی عقل میں فتور ہو اور مغلوب العقل سے مراد بالکل دیوانہ ہو (ماخوذ از المرقاۃ، ج ٦، ص ٤٢٩)۔... عِلْمِیہ

3 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطلاق... إلخ، باب ماجاء في طلاق المعتوه، الحديث: ١١٩٥، ج٢ ص ٤٠٤.

4 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطلاق... إلخ، باب ماجاء في المختلعات، الحديث: ١١٩٠، ج٢ ص ٤٠٢.

5 ...... "صحيح البخاري"، كتاب التفسير، سورة الطلاق، الحديث: ٤٩٠٨، ج٣ ص ٣٥٧.

6 ...... "سنن النسائي"، كتاب الطلاق، الثلاث المجموعة ومافيه من التغليظ، الحديث: ٣٣٩٨، ص ٥٥٤.

میں نے اپنی عورت کو سو۱۰۰ طلاقیں دے دیں آپ کیا حکم دیتے ہیں فرمایا کہ تیری عورت تین طلاقوں سے بائن ہوگئی اور ستانوے طلاق کے ساتھ تو نے اللہ (عزوجل) کی آیتوں سے ٹھٹھا کیا۔[1]

## احکام فقہیّہ

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہوجاتی ہے۔ اس پابندی کے اُٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں جن کا بیان آگے آئے گا۔ اس کی دو۲ صورتیں ہیں ایک یہ کہ اسی وقت نکاح سے باہر ہوجائے اسے بائن کہتے ہیں۔ دوم یہ کہ عدّت گزرنے پر باہر ہوگی، اسے رجعی کہتے ہیں۔

**مسئلہ ۱:** طلاق دینا جائز ہے مگر بے وجہ شرعی ممنوع ہے[2] اور وجہ شرعی ہو تو مباح[3] بلکہ بعض صورتوں میں مستحب مثلاً عورت اس کو یا اوروں کو ایذا دیتی یا نماز نہیں پڑھتی ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے نمازی عورت کو طلاق دے دوں اور اُس کا مہر میرے ذمہ باقی ہو، اس حالت کے ساتھ دربارِ خدا میں میری پیشی ہو تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ اُس کے ساتھ زندگی بسر کروں۔ اور بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے مثلاً شوہر نامرد یا ہیجڑا ہے یا اس پر کسی نے جادو یا عمل کر دیا ہے کہ جماع کرنے پر قادر نہیں اور اس کے ازالہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ ان صورتوں میں طلاق نہ دینا سخت تکلیف پہنچانا ہے۔[4] (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۲:** طلاق کی تین قسمیں ہیں: (۱) حسن۔ (۲) اَحسن۔ (۳) بدعی۔ جس طہر[5] میں وطی نہ کی ہو اُس میں ایک طلاق رجعی دے اور چھوڑے رہے یہاں تک کہ عدّت گزر جائے، یہ احسن ہے۔

اور غیر موطؤہ کو طلاق دی اگرچہ حیض کے دنوں میں دی ہو یا موطؤہ[6] کو تین طہر میں تین طلاقیں دیں۔ بشرطیکہ نہ ان طہروں میں وطی کی ہو نہ حیض میں یا تین مہینے میں تین طلاقیں اُس عورت کو دیں جسے حیض نہیں آتا مثلاً نابالغہ یا حمل والی ہے یا ایاس کی عمر کو پہنچ گئی تو یہ سب صورتیں طلاق حسن کی ہیں۔ حمل والی یا سن ایاس[7] والی کو وطی کے بعد طلاق دینے میں کراہت نہیں۔ یوہیں اگر اُس کی عمر نو سال سے کم کی ہو تو کراہت نہیں اور نو برس یا زیادہ کی عمر ہے مگر ابھی حیض نہیں آیا ہے تو افضل یہ ہے کہ وطی و طلاق میں ایک مہینے کا فاصلہ ہو۔

---

1 ...... "الموطأ" لإمام مالك، كتاب الطلاق، باب ماجاء في البتة، الحديث: ١١٩٢، ج٢، ص٩٨.

2 ...... یعنی جب تک کوئی شرعی عذر نہ ہو تو طلاق دینا منع ہے۔

3 ...... جائز۔

4 ...... "الدر المختار"، كتاب الطلاق، ج٤، ص٤١٤ ـ ٤١٧، وغيره.

5 ...... پاکی کی حالت۔

6 ...... ایسی عورت جس سے صحبت کی گئی ہو۔

7 ...... ایسی عمر جس میں حیض آنا بند ہوجائے۔

بدعی یہ کہ ایک طہر میں دو یا تین طلاق دیدے، تین دفعہ میں یا دو۲ دفعہ یا ایک ہی دفعہ میں خواہ تین بار لفظ کہے یا یوں کہہ دیا کہ تجھے تین طلاقیں یا ایک ہی طلاق دی مگر اُس طہر میں وطی کر چکا ہے یا موطوءہ کو حیض میں طلاق دی یا طہر ہی میں طلاق دی مگر اُس سے پہلے جو حیض آیا تھا اُس میں وطی کی تھی یا اُس حیض میں طلاق دی تھی یا یہ سب باتیں نہیں مگر طہر میں طلاق بائن دی۔[1] (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۳:** حیض میں طلاق دی تو رجعت[2] واجب ہے کہ اس حالت میں طلاق دینا گناہ تھا اگر طلاق دینا ہی ہے تو اس حیض کے بعد طہر گزر جائے پھر حیض آکر پاک ہو اب دے سکتا ہے۔ یہ اُس وقت ہے کہ جماع سے رجعت کی ہو اور اگر قول یا بوسہ لینے یا چُھونے سے رجعت کی ہو تو اس حیض کے بعد جو طہر ہے اس میں بھی طلاق دے سکتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے طہر کے انتظار کی حاجت نہیں۔[3] (جوہرہ وغیرہا)

**مسئلہ ۴:** موطوءہ سے کہا تجھے سنت کے موافق دو یا تین طلاقیں۔ اگر اُسے حیض آتا ہے تو ہر طہر میں ایک واقع ہوگی پہلی اُس طہر میں پڑے گی جس میں وطی نہ کی ہو اور اگر یہ کلام اُس وقت کہا کہ پاک تھی اور اس طہر میں وطی بھی نہیں کی ہے تو ایک فوراً واقع ہوگی۔ اور اگر اس وقت اُسے حیض ہے یا پاک ہے مگر اس طُہر میں وطی کر چکا ہے تو اب حیض کے بعد پاک ہونے پر پہلی طلاق واقع ہوگی اور غیر موطوءہ ہے یا اُسے حیض نہیں آتا تو ایک فوراً واقع ہوگی، اگرچہ غیر موطوءہ کو اس وقت حیض ہو پھر اگر غیر موطوءہ ہے تو باقی اُس وقت واقع ہوگی کہ اُس سے نکاح کرے کیونکہ پہلی ہی طلاق سے بائن ہوگئی اور نکاح سے نکل گئی دوسری کے لیے محل نہ رہی اور اگر موطوءہ ہے مگر حیض نہیں آتا تو دوسرے مہینے میں دوسری اور تیسرے مہینے میں تیسری واقع ہوگی اور اگر اس کلام سے یہ نیت کی کہ تینوں ابھی پڑ جائیں یا ہر مہینے کے شروع میں ایک واقع ہو تو یہ نیت بھی صحیح ہے۔[4] (درمختار) مگر غیر موطوءہ میں یہ نیت کہ ہر ماہ کے شروع میں ایک واقع ہو، بیکار ہے کہ وہ پہلی ہی سے بائن ہو جائے گی[5] اور محل نہ رہے گی[6]۔

**مسئلہ ۵:** طلاق کے لیے شرط یہ ہے کہ شوہر عاقل بالغ ہو، نابالغ یا مجنون نہ خود طلاق دے سکتا ہے، نہ اُس کی طرف سے اُس کا ولی۔ مگر نشہ والے نے طلاق دی تو واقع ہو جائے گی کہ یہ عاقل کے حکم میں ہے اور نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بنگ وغیرہ کسی اور چیز سے۔ افیون کی پینک میں طلاق دے دی جب بھی واقع ہو جائے گی طلاق میں عورت کی جانب سے کوئی شرط

---

1 ...... "الدر المختار"، کتاب الطلاق، ج٤، ص٤١٩ ـ ٤٢٤، وغیرہ.

2 ...... عدت کے اندر رجوع کرنا۔

3 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الطلاق، الجزء الثاني، ص٤١، وغيرها.

4 ...... "الدر المختار"، کتاب الطلاق، ج٤، ص٤٢٦.

5 ...... یعنی نکاح سے نکل جائے گی۔

6 ...... یعنی طلاق کا محل نہ رہے گی۔

نہیں نابالغہ ہو یا مجنونہ، بہر حال طلاق واقع ہوگی۔[1] (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۶:** کسی نے مجبور کر کے اسے نشہ پلا دیا یا حالت اضطرار میں پیا (مثلاً پیاس سے مر رہا تھا اور پانی نہ تھا) اور نشہ میں طلاق دے دی تو صحیح یہ ہے کہ واقع نہ ہوگی۔[2] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۷:** یہ شرط نہیں کہ مرد آزاد ہو غلام بھی اپنی زوجہ کو طلاق دے سکتا ہے اور مولیٰ اُس کی زوجہ کو طلاق نہیں دے سکتا۔ اور یہ بھی شرط نہیں کہ خوشی سے طلاق دی جائے بلکہ اکراہ شرعی[3] کی صورت میں بھی طلاق واقع ہو جائے گی۔[4] (جوہرۂ نیرہ)

**مسئلہ ۸:** الفاظ طلاق بطور ہزل کہے یعنی اُن سے دوسرے معنی کا ارادہ کیا جو نہیں بن سکتے جب بھی طلاق ہوگئی۔ یوہیں خفیف العقل[5] کی طلاق بھی واقع ہے اور بوہرا مجنون کے حکم میں ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۹:** گونگے نے اشارہ سے طلاق دی ہوگئی جبکہ لکھنا نہ جانتا ہو، اور لکھنا جانتا ہو تو اشارہ سے نہ ہوگی بلکہ لکھنے سے ہوگی۔[7] (فتح القدیر)

**مسئلہ ۱۰:** کوئی اور لفظ کہنا چاہتا ہے، زبان سے لفظ طلاق نکل گیا یا لفظ طلاق بولا مگر اس کے معنی نہیں جانتا یا سہواً[8] یا غفلت میں کہا ان سب صورتوں میں طلاق واقع ہوگئی۔[9] (درمختار)

**مسئلہ ۱۱:** مریض جس کا مرض اس حد کو نہ پہنچا ہو کہ عقل جاتی رہے اُس کی طلاق واقع ہے۔ کافر کی طلاق واقع ہے

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، ج٤، ص٤٢٧ ـ ٤٣٨.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الاول، فصل فيمن يقع طلاقه، ج١، ص٣٥٣.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، مطلب: في الحشيشة والأفيون والبنج، ج٤، ص٤٣٣.

3 ...... اکراہ شرعی: یعنی کوئی شخص کسی کو صحیح دھمکی دے کہ اگر تو نے طلاق نہ دی تو میں تجھے مار ڈالوں گا یا ہاتھ پاؤں توڑ دوں گا یا ناک، کان وغیرہ کوئی عضو کاٹ ڈالوں گا یا سخت مار ماروں گا اور یہ سمجھتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے کر گزرے گا۔

4 ...... "الجوهرة النيرة" كتاب الطلاق، الجزء الثاني، ص٤١.

5 ...... کم عقل۔

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، مطلب: في المسائل التى تصح مع الاكراه، ج٤، ص٤٣١ـ٤٣٨.

7 ...... "فتح القدير"، كتاب الطلاق، فصل ويقع طلاق كل زوج ... إلخ، ج٣، ص٣٤٨.

8 ...... بھول کر۔

9 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، ج٤، ص٤٣٥.

یعنی جب کہ مسلمان کے پاس مقدمہ پیش ہو تو طلاق کا حکم دے گا۔[1] (درمختار)

**مسئلہ ۱۲:** مجنون نے ہوش کے زمانہ میں کسی شرط پر طلاق معلق کی تھی اور وہ شرط زمانہ جنون میں پائی گئی تو طلاق ہو گئی۔ مثلاً یہ کہا تھا کہ اگر میں اس گھر میں جاؤں تو تجھے طلاق ہے اور اب جنون کی حالت میں اُس گھر میں گیا تو طلاق ہوگئی ہاں اگر ہوش کے زمانہ میں یہ کہا تھا کہ میں مجنون ہو جاؤں تو تجھے طلاق ہے تو مجنون ہونے سے طلاق نہ ہوگی۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۱۳:** مجنون نامرد ہے یا اُس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہے یا عورت مسلمان ہوگئی اور مجنون کے والدین اسلام سے منکر ہیں تو ان صورتوں میں قاضی تفریق[3] کر دے گا اور یہ تفریق طلاق ہوگی۔[4] (درمختار)

**مسئلہ ۱۴:** سرسام و برسام[5] یا کسی اور بیماری میں جس میں عقل جاتی رہی یا غشی کی حالت میں یا سوتے میں طلاق دے دی تو واقع نہ ہوگی۔ یو ہیں اگر غصہ اس حد کا ہو کہ عقل جاتی رہے تو واقع نہ ہوگی۔[6] (درمختار، ردالمحتار) آج کل اکثر لوگ طلاق دے بیٹھتے ہیں بعد کو افسوس کرتے اور طرح طرح کے حیلہ سے یہ فتویٰ لیا چاہتے ہیں کہ طلاق واقع نہ ہو۔ ایک عذر اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ غصہ میں طلاق دی تھی۔ مفتی کو چاہیے یہ امر ملحوظ رکھے کہ مطلقاً غصہ کا اعتبار نہیں۔ معمولی غصہ میں طلاق ہو جاتی ہے۔ وہ صورت کہ عقل غصہ سے جاتی رہے، بہت نادر ہے، لہٰذا جب تک اس کا ثبوت نہ ہو محض سائل کے کہہ دینے پر اعتماد نہ کرے۔

**مسئلہ ۱۵:** عدد طلاق میں عورت کا لحاظ کیا جائے گا یعنی عورت آزاد ہو تو تین طلاقیں ہو سکتی ہیں اگرچہ اُس کا شوہر غلام ہو اور باندی ہو تو اُسے دو ہی طلاقیں دی جا سکتی ہیں اگرچہ شوہر آزاد ہو۔[7] (عامہ کتب)

**مسئلہ ۱۶:** نابالغ کی عورت مسلمان ہوگئی اور شوہر پر قاضی نے اسلام پیش کیا۔ اگر وہ سمجھ وال[8] ہے اور اسلام سے انکار کرے تو طلاق ہوگئی۔[9] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۷:** زبان سے الفاظ طلاق نہ کہے مگر کسی ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز نہ ہوتے ہوں[10] مثلاً پانی یا ہوا پر تو

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، ج٤، ص٤٣٦.

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: في الحشيشة والأفيون والبنج، ج٤، ص٤٣٧.

3 ...... علیحدگی، جدا۔

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، ج٤، ص٤٣٧.

5 ...... بیماریوں کے نام۔

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: في طلاق المدهوش، ج٤، ص٤٣٨.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الاول، فصل فيمن يقع طلاقه...إلخ، ج١، ص٣٥٤.

8 ...... سمجھدار۔

9 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: في الحشيشة والأفيون والبنج، ج٤، ص٤٣٨.

10 ...... یعنی سمجھ نہ آتے ہوں۔

طلاق نہ ہوگی اور اگر ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز ہوتے ہوں مثلاً کاغذ یا تختہ وغیرہ پر اور طلاق کی نیت سے لکھے تو ہو جائے گی اور اگر لکھ کر بھیجا یعنی اُس طرح لکھا جس طرح خطوط لکھے جاتے ہیں کہ معمولی القاب و آداب کے بعد اپنا مطلب لکھتے ہیں جب بھی ہوگئی بلکہ اگر نہ بھی بھیجے جب بھی اس صورت میں ہو جائے گی۔ اور یہ طلاق لکھتے وقت پڑے گی اور اُسی وقت سے عدت شمار ہوگی۔ اور اگر یوں لکھا کہ میرا یہ خط جب تجھے پہنچے تجھے طلاق ہے تو عورت کو جب تحریر پہنچے گی اُس وقت طلاق ہوگی عورت چاہے پڑھے یا نہ پڑھے اور فرض کیجئے کہ عورت کو تحریر پہنچی ہی نہیں مثلاً اُس نے نہ بھیجی یا راستہ میں گُم ہوگئی تو طلاق نہ ہوگی اور اگر یہ تحریر عورت کے باپ کو ملی اُس نے چاک کردی[1] لڑکی کو نہ دی تو اگر لڑکی کے تمام کاموں میں یہ تصرف کرتا ہے اور وہ تحریر اُس شہر میں اُسکو ملی جہاں لڑکی رہتی ہے تو طلاق ہوگئی ورنہ نہیں مگر جب کہ تحریر آنے کی لڑکی کو خبر دی اور وہ پھٹی ہوئی تحریر بھی اُسے دی اور وہ پڑھنے میں آتی ہے تو واقع ہو جائے گی۔[2] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

**مسئلہ ۱۸:** کسی پرچہ پر طلاق لکھی اور کہتا ہے کہ میں نے مشق کے طور پر لکھی ہے تو قضاءً اس کا قول معتبر نہیں۔[3] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۹:** دو پرچوں پر یہ لکھا کہ جب میری یہ تحریر تجھے پہنچے تجھے طلاق ہے اور عورت کو دونوں پرچے پہنچے تو قاضی دو طلاقوں کا حکم دے گا۔[4] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۰:** دوسرے سے طلاق لکھوا کر بھیجی تو طلاق ہو جائے گی۔ لکھنے والے سے کہا میری عورت کو طلاق لکھ دے تو یہ اقرار طلاق ہے یعنی طلاق ہو جائے گی اگرچہ وہ نہ لکھے۔[5] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۱:** عورت کو بذریعہ تحریر طلاق سنت دینا چاہتا ہے تو اگر ایک طلاق دینی ہے۔ یوں لکھے کہ جب میری یہ تحریر تجھے پہنچے اس کے بعد حیض سے پاک ہونے پر تجھے طلاق ہے۔ اور تین دینی ہوں تو یوں لکھے میری تحریر پہنچنے کے بعد جب تو حیض سے پاک ہو تجھے طلاق پھر جب حیض سے پاک ہو تو طلاق پھر جب حیض سے پاک ہو تو طلاق یا یوں لکھ دے میری تحریر پہنچنے پر تجھے سنت کے موافق تین طلاقیں تو یہ بھی اُسی ترتیب سے واقع ہوں گی یعنی ہر حیض سے پاک ہونے پر ایک ایک طلاق پڑے گی اور

---

1 ...... پھاڑ دی۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، ج٤، ص٤٤٢.

"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثاني، الفصل السادس في الطلاق بالكتابة، ج١، ص٣٧٨، وغيرهما.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، مطلب: في الطلاق بالكتابة، ج٤، ص٤٤٢.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق، ص٤٤٣.

اگرعورت کوحیض نہ آتا ہوتو لکھ دے جب چاند ہو جائے تجھے طلاق پھر دوسرے مہینے میں طلاق پھر تیسرے مہینے میں طلاق یا وہی لفظ لکھ دے کہ سنت کے موافق تین طلاقیں۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۲:** شوہر نے عورت کو خط لکھا اُس میں ضرورت کی جو باتیں لکھنی تھیں لکھیں آخر میں یہ لکھ دیا کہ جب میرا یہ خط تجھے پہنچے تجھے طلاق پھر یہ طلاق کا جملہ مٹا کر خط بھیج دیا تو عورت کو خط پہنچتے ہی طلاق ہوگئی اور اگر خط کا تمام مضمون مٹا دیا اور طلاق کا جملہ باقی رکھا اور بھیج دیا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر پہلے یہ لکھا کہ جب میرا یہ خط پہنچے تجھے طلاق اور اُس کے بعد اور مطلب کی باتیں لکھیں تو حکم بالعکس ہے یعنی الفاظ طلاق مٹا دیے تو طلاق نہ ہوئی اور باقی رکھے تو ہوگئی۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۳:** خط میں طلاق لکھی اور اُس کے بعد متصلاً[3] انشاء اللہ تعالیٰ لکھا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر فصل کے ساتھ لکھا[4] تو ہوگئی۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۴:** تحریر سے طلاق کے ثبوت میں یہ ضرور ہے کہ شوہر اقرار کرے کہ میں نے لکھی یا لکھوائی یا عورت اس پر گواہ پیش کرے محض اُس کے خط سے مشابہ ہونا یا اُس کے سے دستخط ہونا یا اُس کی سی مُہر ہونا کافی نہیں۔ہاں اگر عورت کو اطمینان اور غالب گمان ہے کہ یہ تحریر اسی کی ہے تو اس پر عمل کرنے کی عورت کو اجازت ہے مگر جب شوہر انکار کرے تو بغیر شہادت چارہ نہیں۔[6] (خانیہ وغیرہا)

**مسئلہ ۲۵:** کسی نے شوہر کو طلاق نامہ لکھنے پر مجبور کیا اُس نے لکھ دیا، مگر نہ دل میں ارادہ ہے، نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا تو طلاق نہ ہوگی۔مجبوری سے مراد شرعی مجبوری ہے محض کسی کے اصرار کرنے پر لکھ دینا یا بڑا ہے اُس کی بات کیسے ٹالی جائے، یہ مجبوری نہیں۔[7] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۶:** طلاق دو۲ قسم ہے صریح و کنایہ۔صریح وہ جس سے طلاق مراد ہونا ظاہر ہو، اکثر طلاق میں اس کا استعمال ہو، اگرچہ وہ کسی زبان کا لفظ ہو۔[8] (جوہرہ وغیرہا)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الاول في تفسير وركنه... إلخ، واما البدعى، ج١، ص٣٥٢.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثاني، الفصل السادس في الطلاق بالكتابة، ج١، ص٣٧٨.

3 ......ساتھ ملاکر۔

4 ......یعنی اگر کچھ فاصلہ کے بعد لکھا۔

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثاني، الفصل السادس في الطلاق بالكتابة، ج١، ص٣٧٨.

6 ......"الفتاوى الخانية"، كتاب الحظر والاباحة، باب مايكره من الثياب... الخ، ج٤، ص٣٧٦، وغيرها.

7 ......"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، مطلب: في الاكراه على التوكيل... إلخ، ج٤، ص٤٢٨.

8 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الطلاق، الجزء الثاني، ص٤٢، وغيرها.

# صریح کا بیان

**مسئلہ ۱:** لفظ صریح مثلاً (۱) میں نے تجھے طلاق دی، (۲) تجھے طلاق ہے، (۳) تو مطلقہ ہے، (۴) تو طالق ہے، (۵) میں تجھے طلاق دیتا ہوں، (۶) اے مطلقہ۔ ان سب الفاظ کا حکم یہ ہے کہ ایک طلاق رجعی واقع ہوگی اگرچہ کچھ نیت نہ کی ہو یا بائن کی نیت کی یا ایک سے زیادہ کی نیت ہو یا کہے میں نہیں جانتا تھا کہ طلاق کیا چیز ہے مگر اس صورت میں کہ وہ طلاق کو نہ جانتا تھا دیانۃً واقع نہ ہوگی۔[1] (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۲:** (۷) طلاغ، (۸) تلاغ، (۹) طلاک، (۱۰) تلاک، (۱۱) تلاکھ، (۱۲) تلاکھ، (۱۳) تلاخ، (۱۴) تلاح، (۱۵) تلاق، (۱۶) طِلاق۔ بلکہ توتلے کی زبان سے، (۱۷) تلات۔ یہ سب صریح کے الفاظ ہیں، ان سب سے ایک طلاق رجعی ہوگی اگرچہ نیت نہ ہو یا نیت کچھ اور ہو۔ (۱۸) ط ل اق، (۱۹) طالام الف قاف کہا اور نیت طلاق ہو تو ایک رجعی ہوگی۔[2] (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۳:** اردو میں یہ لفظ کہ (۲۰) میں نے تجھے چھوڑا، صریح ہے اس سے ایک رجعی ہوگی، کچھ نیت ہو یا نہ ہو۔ یوہیں یہ لفظ کہ (۲۱) میں نے فارغ خطی یا (۲۲) فارخطی یا (۲۳) فارکھتی دی، صریح ہے۔[3]

**مسئلہ ۴:** لفظ طلاق غلط طور پر ادا کرنے میں عالم و جاہل برابر ہیں۔ بہر حال طلاق ہو جائے گی اگرچہ وہ کہے میں نے دھمکانے کے لیے غلط طور پر ادا کیا طلاق مقصود نہ تھی ورنہ صحیح طور پر بولتا۔ ہاں اگر لوگوں سے پہلے کہہ دیا تھا کہ میں دھمکانے کے لیے غلط لفظ بولوں گا طلاق مقصود نہ ہوگی تو اب اس کا کہا مان لیا جائیگا۔[4] (درمختار)

**مسئلہ ۵:** کسی نے پوچھا تو نے اپنی عورت کو طلاق دے دی اس نے کہا ہاں یا کیوں نہیں تو طلاق ہوگئی اگرچہ طلاق دینے کی نیت سے نہ کہا ہو۔[5] (درمختار) مگر جبکہ ایسی سخت آواز اور ایسے لہجہ سے کہا جس سے انکار سمجھا جاتا ہو تو

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٤٣ ـ ٤٤٨ وغیرہ.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٤٤ ـ ٤٤٨، وغیرہ.

3 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج١٢، ص٥٥٩ـ٥٦٠، وغیرہ.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٤٦.

5 ...... الدرالمختار، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٤٦.

نہیں۔[1] (خانیہ) کسی نے کہا تیری عورت پر طلاق نہیں کہا کیوں نہیں یا کہا کیوں تو طلاق ہوگئی اور اگر کہا نہیں یا ہاں تو نہیں۔[2] (فتاویٰ رضویہ)

**مسئلہ ۶:** عورت کو طلاق نہیں دی ہے مگر لوگوں سے کہتا ہے میں طلاق دے آیا تو قضاءً ہوجائے گی اور دیانۃً نہیں اور اگر ایک طلاق دی ہے اور لوگوں سے کہتا ہے تین دی ہیں تو دیانۃً ایک ہوگی قضاءً تین، اگرچہ کہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا۔[3] (فتاویٰ خیریہ)

**مسئلہ ۷:** عورت سے کہا اے مطلقہ، (۲۴) اے طلاق دی گئی، (۲۵) اے طلاقن، (۲۶) اے طلاق شدہ، (۲۷) اے طلاق یافتہ، (۲۸) اے طلاق کردہ۔ طلاق ہوگئی اگرچہ کہے میرا مقصود گالی دینا تھا طلاق دینا نہ تھا۔ اور اگر یہ کہے کہ میرا مقصود یہ تھا کہ وہ پہلے شوہر کی مطلقہ ہے اور حقیقت میں وہ ایسی ہی ہے یعنی شوہر اول کی مطلقہ ہے تو دیانۃً اس کا قول مان لیا جائیگا اور اگر وہ عورت پہلے کسی کی منکوحہ تھی ہی نہیں یا تھی مگر اُس نے طلاق نہ دی تھی بلکہ مرگیا ہو تو یہ تاویل نہیں مانی جائیگی۔ یوہیں اگر کہا (۲۹) تیرے شوہر نے تجھے طلاق دی تو بھی وہی حکم ہے۔[4] (ردالمحتار، عالمگیری)

**مسئلہ ۸:** عورت سے کہا تجھے طلاق دیتا ہوں یا کہا (۳۰) تو مطلقہ ہو جا تو طلاق ہوگئی[5] (ردالمحتار) مگر یہ لفظ کہ طلاق دیتا ہوں یا چھوڑتا ہوں اس کے یہ معنے لیے کہ طلاق دینا چاہتا ہوں یا چھوڑنا چاہتا ہوں تو دیانۃً نہ ہوگی قضاءً ہوجائیگی۔ اور اگر یہ لفظ کہا کہ چھوڑے دیتا ہوں تو طلاق نہ ہوئی کہ یہ لفظ قصد وارادہ کے لیے ہے۔

**مسئلہ ۹:** (۳۱) تجھ پر طلاق (۳۲) تجھے طلاق (۳۳) طلاق ہو جا (۳۴) تو طلاق ہے (۳۵) تو طلاق ہوگئی (۳۶) طلاق لے، باہر جاتی تھی کہا (۳۷) طلاق لے جا (۳۸) اپنی طلاق اوڑھ اور روانہ ہو (۳۹) میں نے تیری طلاق تیرے آنچل میں باندھ دی (۴۰) جا تجھ پر طلاق۔ ان سب میں ایک طلاق رجعی ہوگی اور اگر فقط جا، بہ نیت طلاق کہتا تو بائن ہوتی۔[6]

---

1 ...... "الفتاوی الخانیة"،

2 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱۲، ص۵۳۸.

3 ...... "الفتاوی الخیریة"، کتاب الطلاق، ص۳۸.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: في قول البحران الصریح یحتاج... إلخ، ج٤، ص٤٤٩.
و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثاني في ایقاع الطلاق، الفصل الاول، ج۱، ص ۳۵۵.

5 ...... ردالمحتار، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطب: سن بوش یقع به الرجعی، ج٤، ص٤٤٥.

6 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، ج۲، ص۲۰۷.
و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الأول في إیقاع الطلاق، الفصل الأول، ج۱، ص۳۵۵، وغیرهما.

(خانیہ عالمگیری وغیرہما)

**مسئلہ ۱۰:** (۴۱) تجھے مسلمانوں کے چاروں مذہب یا (۴۲) مسلمانوں کے تمام مذہب پر طلاق یا (۴۳) تجھے یہودو نصاریٰ کے مذہب پر طلاق اس سے ایک طلاق رجعی ہوگی۔ یوہیں اگر کہا (۴۴) جا تجھے طلاق ہے سوئروں یا یہودیوں کو حلال اور مجھ پر حرام ہو تو رجعی ہوگی یعنی جبکہ اس لفظ سے (کہ مجھ پر حرام ہو) طلاق کی نیت نہ کی ہو ورنہ دو۲ بائن واقع ہونگی۔ [1](خیریہ، ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۱:** (۴۵) تو مطلقہ اور بائنہ یا (۴۶) مطلقہ پھر بائنہ ہے اس سے ایک رجعی ہوگی اور اگر لفظ بائنہ سے جُدا طلاق کی نیت کی تو دو۲ بائن اور تین کی تو تین۔ [2](درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۲:** عورت کے بچہ کو دیکھ کر کہا (۴۷) اے مُطلقہ کے بچے یا (۴۸) اے مُطلقہ کے جنے تو طلاق رجعی ہوئی [3](عالمگیری) ہاں اگر یہ نیت ہو کہ وہ پہلے شوہر کی مطلقہ ہے تو دیانۃً مان لیا جائیگا جبکہ پہلے شوہر نے طلاق دی ہو۔

**مسئلہ ۱۳:** عورت کی نسبت کہا (۴۹) اُسے اُس کی طلاق کی خبر دے یا (۵۰) طلاق کی خوشخبری سُنا دے یا (۵۱) اُس کی طلاق کی خبر اُس کے پاس لے جا یا (۵۲) اُسے لکھ بھیج یا (۵۳) اُس سے کہہ کہ وہ مطلقہ ہے یا (۵۴) اُس کے لیے اُس کی طلاق کی سند یا یادداشت لکھدے تو طلاق ابھی پڑگئی اگرچہ نہ اُس نے اُس سے کہا نہ لکھا اور اگر یوں کہا کہ (۵۵) اُس سے کہہ کہ تو مطلقہ ہے یا (۵۶) اُسے طلاق دے آ تو جب جا کر کہے گا طلاق ہوگی ورنہ نہیں۔ [4](خانیہ)

**مسئلہ ۱۴:** (۵۷) تو فلانی سے زیادہ مُطلقہ ہے طلاق پڑگئی اگرچہ وہ فلانی مُطلقہ نہ بھی ہو۔ [5](فتاویٰ رضویہ)

**مسئلہ ۱۵:** (۵۸) اے مطلقہ (بسکون طا) (۵۹) میں نے تیری طلاق چھوڑ دی (۶۰) میں نے تیری طلاق روانہ کردی (۶۱) میں نے تیری طلاق کا راستہ چھوڑ دیا (۶۲) میں نے تیری طلاق تجھے ہبہ کردی (۶۳) قرض دی (۶۴) تیرے

---

1 ...... "الفتاوی الخيرية"، كتاب الطلاق، ص٤٦ ـ ٥٠.

و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الصريح، مطلب فيما لو قال امرأته طالق ... إلخ، ج٤، ص٥١١.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الصريح، مطلب في قول الامام ايماني ...إلخ، ج٤، ص٤٨٥ـ٤٨٨.

3 ...... "الفتاوی الهندية"،

4 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الطلاق، ج٢، ص٢١٠.

5 ...... "الفتاوی الرضوية"، ج١٢، ص٥٤٨.

پاس گرو[1] کی (۶۵) امانت رکھی (۶۶) میں نے تیری طلاق چاہی (۶۷) تیرے لیے طلاق ہے (۶۸) اللہ (عزوجل) نے تیری طلاق چاہی (۶۹) اللہ (عزوجل) نے تیری طلاق مقدر کردی، اِن سب الفاظ سے اگر نیت طلاق ہو رجعی واقع ہوگی۔[2] (درمختار، ردالمحتار، بحر)

**مسئلہ ۱۶:** (۷۰) میں نے تیری طلاق تیرے ہاتھ بیچی عورت نے کہا میں نے خریدی اور کسی مال کے بدلے میں ہونا مذکور نہ ہوا تو رجعی ہوگی اور مال کے بدلے میں ہونا مذکور ہو تو بائن اور اگر یوں کہا (۷۱) میں نے اس عوض پر طلاق دی کہ تو اپنا مطالبہ اتنے دنوں کے لیے ہٹادے جب بھی رجعی ہوگی۔[3] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۷:** عورت کو کہا میں نے تجھے چھوڑا اور کہتا ہے میرا مقصود یہ تھا کہ بندھی ہوئی تھی اُس کی بندش کھولدی یا مقید تھی اب چھوڑ دی تو یہ تاویل سُنی نہ جائیگی ہاں اگر تصریح کردی کہ تجھے قید یا بندش سے چھوڑا تو قول مان لیا جائیگا۔[4] (درمختار)

**مسئلہ ۱۸:** اپنی عورت سے کہا (۷۲) تو مجھ پر حرام ہے تو ایک بائن طلاق ہوگی اگرچہ نیت نہ کی ہو اور اگر وہ اُس کی عورت نہ ہو تو یمین[5] ہے حانث ہونے پر[6] کفارہ واجب۔ یوہیں اگر یہ کہا (۷۳) میں تجھ پر حرام ہوں اور طلاق کی نیت کی تو واقع ہوگی اور اگر صرف یہ کہا کہ میں حرام ہوں تو واقع نہ ہوگی۔[7] (درمختار)

**مسئلہ ۱۹:** عورت سے کہا (۷۴) تیری طلاق مجھ پر واجب ہے تو بعض کے نزدیک طلاق ہوجائیگی اور اسی پر فتویٰ ہے۔[8] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۰:** اگر کہا تجھے خدا طلاق دے تو واقع نہ ہوگی اور یوں کہا کہ (۷۵) تجھے خدا نے طلاق دی تو ہوگئی۔[9] (ردالمحتار)

---

1 ...... یعنی گروی۔

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب: الاعتبار بالاعراب هنا، ج٤، ص٥٥، ٥٢٣،٤.
و "البحرالرائق"، کتاب الطلاق، باب الطلاق، ج٣، ص٤٣٨، ٥٢١.

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الکنایات، مطلب: الاعتبار بالاعراب هنا، ج٤، ص٥٢٤.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٤٩.

5 ...... قسم۔

6 ...... قسم توڑنے پر۔

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٥٠، ٤٥٢.

8 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب: في قوله: علی الطلاق من ذراعی، ج٤، ص٤٥٤.

9 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: فی قوله:علی الطلاق من ذراعی، ج٤، ص٤٥٤.

**مسئلہ ۲۱:** اگر کہا تجھے طاق تو واقع نہ ہوگی، اگرچہ طلاق کی نیت ہو۔[1] (ردالمحتار)

## اضافت کا بیان

**مسئلہ ۲۲:** طلاق میں اضافت ضرور ہونی چاہیے بغیر اضافت طلاق واقع نہ ہوگی خواہ حاضر کے صیغہ سے بیان کرے مثلاً تجھے طلاق ہے یا اشارہ کے ساتھ مثلاً اسے یا اُسے یا نام لے کر کہے کہ فلانی کو طلاق ہے یا اُس کے جسم و بدن یا روح کی طرف نسبت کرے یا اُس کے کسی ایسے عضو کی طرف نسبت کرے جو کل کے قائم مقام تصور کیا جاتا ہو مثلاً گردن یا سر یا شرمگاہ یا جزو شائع کی طرف نسبت کرے مثلاً نصف تہائی چوتھائی وغیرہ یہاں تک کہ اگر کہا تیرے ہزار حصوں میں سے ایک حصہ کو طلاق ہے تو طلاق ہوجائیگی۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۲۳:** اگر سر یا گردن پر ہاتھ رکھ کر کہا تیرے اس سر یا اس گردن کو طلاق تو واقع نہ ہوگی اور اگر ہاتھ نہ رکھا اور یوں کہا اِس سر کو طلاق اور عورت کے سر کی طرف اشارہ کیا تو واقع ہوجائے گی۔[3] (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۲۴:** ہاتھ یا اُنگلی یا ناخن یا پاؤں یا بال یا ناک یا پنڈلی یا ران یا پیٹھ یا پیٹ یا زبان یا کان یا مونھ یا ٹھوڑی یا دانت یا سینہ یا پستان کو کہا کہ اسے طلاق تو واقع نہ ہوگی۔[4] (جوہرہ، درمختار)

**مسئلہ ۲۵:** جزو طلاق بھی پوری طلاق ہے اگرچہ ایک طلاق کا ہزارواں حصہ ہو مثلاً کہا تجھے آدھی یا چوتھائی طلاق ہے تو پوری ایک طلاق پڑے گی کہ طلاق کے حصے نہیں ہوسکتے۔ اگر چند اجزا ذکر کیے جن کا مجموعہ ایک سے زیادہ نہ ہو تو ایک ہوگی اور ایک سے زیادہ ہو تو دوسری بھی پڑ جائے گی مثلاً کہا ایک طلاق کا نصف اور اُس کی تہائی اور چوتھائی کہ نصف اور تہائی اور چوتھائی کا مجموعہ ایک سے زیادہ ہے لہٰذا دو۲ واقع ہوئیں اور اگر اجزا کا مجموعہ دو سے زیادہ ہے تو تین ہونگی۔ یوہیں ڈیڑھ میں دو۲ اور ڈھائی میں تین اور اگر دو۲ طلاق کے تین نصف کہے تو تین ہونگی اور ایک طلاق کے تین نصف میں دو۲ اور اگر کہا ایک سے دو۲ تک تو ایک، اور ایک سے تین تک تو دو۔[5] (درمختار وغیرہ)

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، مطلب: في قوله: علي الطلاق من ذراعي، ج٤، ص٤٥٥.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الصريح، ج٤، ص٤٥٦، ٤٦١.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الصريح، ج٤، ص٤٥٩ وغيره.

و"الجوهرة النيرة"، كتاب الطلاق، الجزء الثاني، ص٤٨.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الصريح، ج٤، ص٤٦٠.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الصريح، ج٤، ص٤٦١، ٤٦٣، وغيره.

**مسئلہ ۲۶:** اگر کہا (۷۶) تجھے طلاق ہے یہاں سے ملک شام تک تو ایک رجعی ہوگی۔ ہاں اگر یوں کہا کہ (۷۷) اتنی بڑی یا اتنی لمبی کہ یہاں سے ملک شام تک تو بائن ہوگی۔[1] (درمختار)

**مسئلہ ۲۷:** اگر کہا (۷۸) تجھے مکہ میں طلاق ہے یا (۷۹) گھر میں یا (۸۰) سایہ میں یا (۸۱) دھوپ میں تو فوراً پڑ جائے گی، یہ نہیں کہ مکہ کو جائے جب پڑے ہاں اگر یہ کہے میرا مطلب یہ تھا کہ جب مکہ کو جائے طلاق ہے تو دیانۃً یہ قول معتبر ہے قضاءً نہیں اور اگر کہا تجھے قیامت کے دن طلاق ہے تو کچھ نہیں بلکہ یہ کلام لغو ہے اور اگر کہا (۸۲) قیامت سے پہلے تو ابھی پڑ جائے گی۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۲۸:** اگر کہا (۸۳) تجھے کل طلاق ہے تو دوسرے دن صبح چمکتے ہی طلاق ہو جائے گی۔ یوہیں اگر کہا (۸۴) شعبان میں طلاق ہے تو جس دن رجب کا مہینہ ختم ہوگا، اُس دن آفتاب ڈوبتے ہی طلاق ہوگی۔[3] (درمختار)

**مسئلہ ۲۹:** اگر کہا تجھے میری پیدائش سے یا تیری پیدائش سے پہلے طلاق یا کہا میں نے اپنے بچپن میں یا جب سوتا تھا یا جب مجنون تھا تجھے طلاق دیدی تھی اور اس کا مجنون ہونا معلوم ہو تو طلاق نہ ہوگی بلکہ یہ کلام لغو ہے۔[4] (درمختار)

**مسئلہ ۳۰:** کہا کہ (۸۵) تجھے میرے مرنے سے دو۲ مہینے پہلے طلاق ہے اور دو۲ مہینے گزرنے نہ پائے کہ مرگیا تو طلاق واقع نہ ہوئی اور اس کے بعد مرا تو ہوگئی اور اُسی وقت سے مُطلقہ قرار پائے گی جب اُس نے کہا تھا۔[5] (تنویرالابصار)

**مسئلہ ۳۱:** اگر کہا میرے نکاح سے پہلے تجھے طلاق یا کہا کل گزشتہ میں حالانکہ اُس سے نکاح آج کیا ہے تو دونوں صورتوں میں کلام لغو ہے اور اگر دوسری صورت میں کل یا کل سے پہلے نکاح کر چکا ہے تو اس وقت طلاق ہوگئی۔[6] (فتح وغیرہ) یوہیں اگر کہا (۸۶) تجھے دو۲ مہینے سے طلاق ہے اور واقع میں نہیں دی تھی تو اس وقت پڑ یگی بشرطیکہ نکاح کو دو۲ مہینے سے کم نہ ہوئے ہوں ورنہ کچھ نہیں اور اگر جھوٹی خبر کی نیت سے کہا تو عنداللہ نہ ہوگی مگر قضاءً ہوگی۔

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٦٥.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٦٥ ـ ٤٦٧.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٦٨.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٧١.

5 ...... "تنویر الابصار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٧٢.

6 ...... "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، فصل فی اضافة الطلاق... الخ، ج٣، ص٣٧١، ٣٧٢، وغیرہ.

**مسئلہ ۳۱:** اگر کہا (۸۷) زید کے آنے سے ایک ماہ پہلے تجھے طلاق ہے اور زید ایک مہینے کے بعد آیا تو اس وقت طلاق ہوگی اس سے پہلے نہیں۔[1] (درمختار)

**مسئلہ ۳۲:** یہ کہا کہ (۸۸) جب کبھی تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے یا (۸۹) جب تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے تو چُپ ہوتے ہی طلاق پڑجائے گی۔ اور یہ کہا کہ (۹۰) اگر تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے تو مرنے سے کچھ پہلے طلاق ہوگی۔[2] (عامہ کتب)

**مسئلہ ۳۳:** یہ کہا کہ (۹۱) اگر آج تجھے تین طلاقیں نہ دوں تو تجھے تین طلاقیں تو دیگا جب بھی ہونگی اور نہ دیگا جب بھی اور بچنے کی یہ صورت ہے کہ عورت کو ہزار روپے کے بدلے میں طلاق دیدے اور عورت کو چاہیے کہ قبول نہ کرے اب اگر دن گزر گیا تو طلاق واقع نہ ہوگی۔[3] (خانیہ)

**مسئلہ ۳۴:** کسی عورت سے کہا (۹۲) تجھے طلاق ہے جس دن تجھ سے نکاح کروں اور رات میں نکاح کیا تو طلاق ہوگئی۔[4] (تنویر)

**مسئلہ ۳۵:** کسی عورت سے کہا (۹۳) اگر تجھ سے نکاح کروں یا (۹۴) جب، یا (۹۵) جس وقت تجھ سے نکاح کروں تو تجھے طلاق ہے تو نکاح ہوتے ہی طلاق ہوجائے گی۔ یوہیں اگر خاص عورت کو معین نہ کیا بلکہ کہا اگر یا جب یا جس وقت میں نکاح کروں تو اُسے طلاق ہے تو نکاح کرتے ہی طلاق ہوجائیگی مگر اسکے بعد دوسری عورت سے نکاح کریگا تو اُسے طلاق نہ ہوگی۔ ہاں اگر کہا (۹۶) جب کبھی میں کسی عورت سے نکاح کروں اُسے طلاق ہے تو جب کبھی نکاح کریگا طلاق ہوجائیگی۔ ان صورتوں میں اگر چاہے کہ نکاح ہوجائے اور طلاق نہ پڑے تو اسکی صورت یہ ہے کہ فضولی (یعنی جسے اس نے نکاح کا وکیل نہ کیا ہو) بغیر اس کے حکم کے اُس عورت یا کسی عورت سے نکاح کردے اور جب اسے خبر پہنچے تو زبان سے نکاح کو نافذ نہ کرے بلکہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے اجازت ہوجائے مثلاً مہر کا کچھ حصہ یا کل اُس کے پاس بھیج دے یا اُس کے ساتھ جماع کرے یا شہوت کے ساتھ ہاتھ لگائے یا بوسہ لے یا لوگ مبارکباد دیں تو خاموش رہے انکار نہ کرے تو اِس صورت میں نکاح ہوجائے گا اور

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الصريح، ج٤، ص٤٧٤.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الصريح، ج٤، ص٤٧٦.

3 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج ١، ص ٢٢١، ٢٢٢.

4 ...... "تنويرالابصار"، كتاب الطلاق، باب الصريح، ج٤، ص٤٧٨.

طلاق نہ پڑیگی اور اگر کوئی خود نہیں کر دیتا اسے کہنے کی ضرورت پڑے تو کسی کو حکم نہ دے بلکہ تذکرہ کرے کہ کاش کوئی میرا نکاح کردے یا کاش تو میرا نکاح کردے یا کیا اچھا ہوتا کہ میرا نکاح ہوجاتا اب اگر کوئی نکاح کردیگا تو نکاح فضولی ہوگا اور اس کے بعد وہی طریقہ برتے جو اوپر مذکور ہوا۔[1] (بحر، ردالمحتار، خیریہ)

**مسئلہ ۳۶:** اس کی عورت کسی کی باندی ہے اس نے اُس سے کہا (۹۷) کل کا دن آئے تو تجھ کو دو۲ طلاقیں اور مولیٰ نے کہا کل کا دن آئے تو تُو آزاد ہے تو دو۲ طلاقیں ہوجائیں گی اور شوہر رجعت نہیں کرسکتا مگر اس کی عدّت تین حیض ہے اور شوہر مریض تھا تو یہ وارث نہ ہوگی۔[2] (تنویر)

**مسئلہ ۳۷:** (۹۸) اُنگلیوں سے اشارہ کر کے کہا تجھے اتنی طلاقیں تو ایک دو تین جتنی اُنگلیوں سے اشارہ کیا اُتنی طلاقیں ہوئیں یعنی جتنی اُنگلیاں اشارہ کے وقت کُھلی ہوں اُنکا اعتبار ہے بند کا اعتبار نہیں اور اگر وہ کہتا ہے میری مراد بند اُنگلیاں یا ہتھیلی تھی تو یہ قول دیانۃً معتبر ہوگا، قضاءً معتبر نہیں۔ اور (۹۹) اگر تین اُنگلیوں سے اشارہ کر کے کہا تجھے اسکی مثل طلاق اور نیت تین کی ہو تو تین ورنہ ایک بائن اور (۱۰۰) اگر اشارہ کر کے کہا تجھے اتنی اور نیت طلاق ہے اور لفظ طلاق نہ بولا جب بھی طلاق ہوجائیگی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۳۸:** طلاق کے ساتھ کوئی صفت ذکر کی جس سے شدت سمجھی جائے تو بائن ہوگی مثلاً (۱۰۱) بائن یا (۱۰۲) البتہ (۱۰۳) فحش طلاق (۱۰۴) طلاقِ شیطان (۱۰۵) طلاق بدعت (۱۰۶) بدتر طلاق (۱۰۷) پہاڑ برابر (۱۰۸) ہزار کی مثل (۱۰۹) ایسی کہ گھر بھر جائے۔ (۱۱۰) سخت (۱۱۱) لنبی (۱۱۲) چوڑی (۱۱۳) کھر کھری (۱۱۴) سب سے بُری (۱۱۵) سب سے کڑی (۱۱۶) سب سے گندی (۱۱۷) سب سے ناپاک (۱۱۸) سب سے کڑوی (۱۱۹) سب سے بڑی (۱۲۰) سب سے چوڑی (۱۲۱) سب سے لنبی (۱۲۲) سب سے موٹی پھر اگر تین کی نیت کی تو تین ہونگی ورنہ ایک اور اگر عورت باندی ہے تو دو۲ کی نیت صحیح ہے۔[4] (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۳۹:** اگر کہا (۱۲۳) تجھے ایسی طلاق جس سے تو اپنے نفس کی مالک ہوجائے یا کہا (۱۲۴) تجھے ایسی طلاق

---

1. "البحرالرائق"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص١١.
و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، مطلب: التعليق المراد به... الخ، ج٤، ص٥٨٣.
و "الفتاوى الخيرية"، كتاب النكاح، فصل في نكاح الفضولي، الجزء الأول، ص ٢٧.
2. "تنوير الابصار"، كتاب الطلاق، باب الصريح، ج٤، ص٤٨٢.
3. "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الصريح، مطلب في قولهم: اليوم ...إلخ، ج٤، ص٤٨٢ ـ ٤٨٥.
4. "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الصريح، ج٤، ص٤٨٥ ـ ٤٨٧، وغيره.

جس میں میرے لیے رجعت [1] نہیں تو بائن ہوگی اور اگر کہا (۱۲۵) تجھے طلاق ہے اور میرے لیے رجعت نہیں تو رجعی ہوگی۔ یوہیں اگر کہا (۱۲۶) تجھے طلاق ہے کوئی قاضی یا حاکم یا عالم تجھے واپس نہ کرے جب بھی رجعی ہوگی۔ [2] (درمختار، ردالمحتار) اور اگر کہا (۱۲۷) تجھے طلاق ہے اِس شرط پر کہ اُس کے بعد رجعت نہیں یا یوں کہا، (۱۲۸) تجھ پر وہ طلاق ہے جس کے بعد رجعت نہیں یا کہا (۱۲۹) تجھ پر وہ طلاق ہے جس کے بعد رجعت نہ ہوگی تو ان سب صورتوں میں رجعی ہو جانا چاہیے۔ [3] (فتاویٰ رضویہ) اور اگر کہا (۱۳۰) تجھ پر وہ طلاق ہے جس کے بعد رجعت نہیں ہوتی تو بائن ہونا چاہیے۔

**مسئلہ ۴۰:** عورت سے کہا (۱۳۱) اگر میں تجھے ایک طلاق دوں تو وہ بائن ہوگی یا کہا وہ تین ہوگی پھر اُسے طلاق دی تو نہ بائن ہوگی نہ تین بلکہ ایک رجعی ہوگی۔ یا کہا تھا کہ (۱۳۲) اگر تو گھر میں جائیگی تو تجھے طلاق ہے پھر مکان میں جانے سے پہلے کہا کہ اُسے میں نے بائن یا تین کر دیا جب بھی ایک رجعی ہوگی اور یہ کہنا بے کار ہے۔ [4] (درمختار)

**مسئلہ ۴۱:** کہا (۱۳۳) تجھے ہزاروں طلاق یا (۱۳۴) چند بار طلاق تو تین واقع ہونگی اور اگر کہا (۱۳۵) تجھے طلاق نہ کم نہ زیادہ تو ظاہر الروایۃ میں تین ہونگی اور امام ابوجعفر ہندوانی و امام قاضی خاں اس کو ترجیح دیتے ہیں کہ دو واقع ہوں اور اگر کہا (۱۳۶) کمتر طلاق تو ایک رجعی ہوگی۔ [5] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۴۲:** اگر کہا (۱۳۷) تجھے طلاق ہے پوری طلاق تو ایک ہوگی اور کہا کہ (۱۳۸) کُل طلاقیں تو تین۔ [6] (درمختار)

**مسئلہ ۴۳:** اگر طلاق کے عدد میں وہ چیز ذکر کی جس میں تعدد نہ ہو جیسے کہا (۱۳۹) بعدد خاک [7] یا معلوم نہ ہو کہ اس میں تعدد ہے یا نہیں مثلاً کہا (۱۴۰) ابلیس کے بال کی گنتی برابر تو دونوں صورتوں میں ایک واقع ہوگی اور اِن دونوں مثالوں میں وہ بائن ہوگی۔ اور اگر معلوم ہے کہ اُس میں تعدد ہے تو اُس کی تعداد کے موافق ہوگی مگر تعداد تین سے زیادہ ہو تو تین ہی ہونگی باقی لغو مثلاً کہا (۱۴۱) اتنی جتنے میری پنڈلی یا کلائی میں بال ہیں یا اُتنی جتنی اس تالاب میں مچھلیاں ہیں اور اگر تالاب میں کوئی مچھلی نہ ہو

---

1 ...... عدت کے اندر رجوع کرنے کا حق۔

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، باب الصریح، کتاب الطلاق، مطلب: في قول الامام... الخ، ج٤، ص٤٨٨، ٤٩١.

3 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج١٢، ص٥٢٩.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج٤، ص٤٨٩.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب: في قول الامام ...إلخ، ج٤، ص٤٩١.

6 ...... "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ص٤٩٣.

7 ...... خاک کی تعداد کے مطابق۔

جب بھی ایک واقع ہوگی اور پنڈلی یا کلائی کے بال اُڑا دیے ہوں اُس وقت کوئی بال نہ ہو تو طلاق نہ ہوگی اور اگر یہ کہا کہ (۱۴۲) جتنے میری ہتھیلی میں بال ہیں اور بال نہ ہو تو ایک ہوگی۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ۴۳:** اس میں شک ہے کہ طلاق دی ہے یا نہیں تو کچھ نہیں اور اگر اس میں شک ہے کہ ایک دی ہے یا زیادہ تو قضاءً ایک ہے دیانۃً زیادہ۔ اور اگر کسی طرف غالب گمان ہے تو اُسی کا اعتبار ہے اور اگر اس کے خیال میں زیادہ ہے مگر اُس مجلس میں جو لوگ تھے وہ کہتے ہیں کہ ایک دی تھی اگر یہ لوگ عادل ہوں اور اِس بات میں اُنھیں سچا جانتا ہو تو اعتبار کرلے۔[2] (ردالمحتار)

**مسئلہ۴۴:** جس عورت سے نکاح فاسد کیا پھر اُس کو تین طلاقیں دیں تو بغیر حلالہ نکاح کرسکتا ہے کہ یہ حقیقۃً طلاق نہیں بلکہ متارکہ[3] ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

## غیر مدخولہ کی طلاق کا بیان

**مسئلہ۱:** غیر مدخولہ کو کہا تجھے تین طلاقیں تو تین ہونگی اور اگر کہا تجھے طلاق تجھے طلاق تجھے طلاق یا کہا تجھے طلاق طلاق طلاق یا کہا تجھے طلاق ہے ایک اور ایک اور ایک تو ان صورتوں میں ایک بائن واقع ہوگی باقی لغو و بیکار ہیں یعنی چند لفظوں سے واقع کرنے میں صرف پہلے لفظ سے واقع ہوگی اور باقی کے لیے محل نہ رہے گی اور موطوءہ میں بہر حال تین واقع ہونگی۔[5] (درمختار)

**مسئلہ۲:** کہا تجھے تین طلاقیں الگ الگ تو ایک ہوگی۔ یوہیں اگر کہا تجھے دو طلاقیں اُس طلاق کے ساتھ جو میں تجھے دوں پھر ایک طلاق دی تو ایک ہی ہوگی۔[6] (درمختار)

**مسئلہ۳:** اگر کہا ڈیڑھ طلاق تو ۲ ہونگی اور اگر کہا آدھی اور ایک تو ایک۔ یوہیں ڈھائی کہا تو تین اور دو اور آدھی کہا تو ۲۔[7] (درمختار)

---

1. ...... "الدرالمختار" و "رد المحتار"، كتاب الطلاق، باب الصريح، ج ٤، ص ٤٩٤ .
2. ......"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الصريح، مطلب في قول الامام ايماني كايما ن جبريل، ج ٤، ص ٤٩٦ .
3. ......یعنی عورت کو چھوڑ دینا۔
4. ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، مطلب في قول الامام ايماني كايما ن جبريل ، كتاب الطلاق، باب الصريح، ج ٤، ص ٤٩٦ .
5. ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب طلاق غير المدخول بها، ج ٤، ص ٤٩٦ ـ ٤٩٩ .
6. ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب طلاق غير المدخول بها، ج ٤، ص ٤٩٩ .
7. ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب طلاق غير المدخول بها، ج ٤، ص ٤٩٩ .

**مسئلہ۴:** جب طلاق کے ساتھ کوئی عدد یا وصف مذکور ہو تو اُس عدد یا وصف کے ذکر کرنے کے بعد واقع ہوگی صرف طلاق سے واقع نہ ہوگی مثلاً لفظ طلاق کہا اور عدد یا وصف کے بولنے سے پہلے عورت مرگئی تو طلاق نہ ہوئی اور اگر عدد یا وصف بولنے سے پہلے شوہر مرگیا یا کسی نے اُس کا مونھ بند کردیا تو ایک واقع ہوگی کہ جب شوہر مرگیا تو ذکر نہ پایا گیا صرف ارادہ پایا گیا اور صرف ارادہ ناکافی ہے اور مونھ بند کردینے کی صورت میں اگر ہاتھ ہٹاتے ہی اُسنے فوراً عدد یا وصف کو ذکر کردیا تو اسکے موافق ہوگی ورنہ وہی ایک۔[1] (عامہ کتب)

**مسئلہ۵:** غیر مدخولہ سے کہا تجھے ایک طلاق ہے، ایک کے بعد یا اسکے پہلے ایک یا اس کے ساتھ ایک تو دو ۲ ہونگی۔[2] (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ۶:** تجھے ایک طلاق ہے اور ایک اگر گھر میں گئی تو گھر میں جانے پر دو ۲ ہونگی اور اگر یوں کہا کہ اگر تو گھر میں گئی تو تجھے ایک طلاق ہے اور ایک تو ایک ہوگی اور موطؤہ میں بہر حال دو ہونگی۔[3] (درمختار)

**مسئلہ۷:** کسی کی دو ۲ یا تین عورتیں ہیں اُس نے کہا میری عورت کو طلاق تو اُن میں سے ایک پر پڑے گی اور یہ اُسے اختیار ہے کہ اُن میں سے جسے چاہے طلاق کے لیے معین کرلے اور ایک کو مخاطب کر کے کہا تجھ کو طلاق ہے یا تو مجھ پر حرام ہے تو صرف اُسی کو ہوگی جس سے کہا۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ۸:** چار عورتیں ہیں اور یہ کہا کہ تم سب کے درمیان ایک طلاق تو چاروں پر ایک ایک ہوگی۔ یوہیں دو یا تین یا چار طلاقیں کہیں جب بھی ایک ایک ہوگی مگر اُن صورتوں میں اگر یہ نیت ہے کہ ہر ایک طلاق چاروں پر تقسیم ہو تو دو میں ہر ایک پر دو (۲) ہونگی اور تین یا چار میں ہر ایک پر تین، اور پانچ، چھ، سات، آٹھ میں ہر ایک پر دو اور تقسیم کی نیت ہے تو ہر ایک پر تین نو، دس وغیرہ میں بہر حال ہر ایک پر تین واقع ہونگی۔ یوہیں اگر کہا میں نے تم سب کو ایک طلاق میں شریک کردیا تو ہر ایک پر ایک وعلیٰ ہذا القیاس۔[5] (خانیہ، فتح، بحر وغیرہا)

---

1. "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بها، مطلب: الطلاق یقع ...إلخ، ج٤، ص٥٠٠.
2. "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بها، ج٤، ص٥٠٢ وغیره.
3. "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بها، ج٤، ص٥٠٣.
4. "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بها، مطلب: فیما لو ... إلخ، ج٤، ص٥٠٦.
5. "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب ایقاع الطلاق، ج٣، ص٣٦٣.
و "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، ج١، ص٢٠٩. و "البحرالرائق"، کتاب الطلاق، باب الطلاق، ج٣، ص٤٥٨ وغیرها.

**مسئلہ۹:** دو۲ عورتیں ہیں اور دونوں غیر موطوءَہ [1] اس نے کہا میری عورت کو طلاق میری عورت کو طلاق تو دونوں مطلقہ ہوگئیں اگرچہ وہ کہے کہ ایک ہی عورت کو میں نے دونوں بار کہا تھا اور اگر دونوں مدخولہ ہوں اور کہتا ہے کہ دونوں بار ایک ہی کی نسبت کہا تھا تو اُسکا قول مان لیا جائیگا۔ یوہیں اگر ایک مدخولہ ہو دوسری غیر مدخولہ اور مدخولہ کی نسبت دونوں مرتبہ کہا تو اُسی کو دو۲ طلاقیں ہونگی اور غیر مدخولہ کی نسبت بیان کرے تو ہر ایک کو ایک ایک۔ [2] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ۱۰:** کہا میری عورت کو طلاق ہے اور اُسکا نام نہ لیا اور اُس کی ایک ہی عورت ہے جس کو لوگ جانتے ہیں تو اسی پر طلاق پڑے گی اگرچہ کہتا ہو کہ میری ایک عورت دوسری بھی ہے میں نے اُسے مراد لیا ہاں اگر گواہوں سے دوسری عورت ہونا ثابت کردے تو اُسکا قول مان لیں گے اور دو۲ عورتیں ہوں اور دونوں کو لوگ جانتے ہوں تو اسے اختیار ہے جسے چاہے مراد لے یا معین کرے۔ یوہیں اگر دونوں غیر معروف ہوں تو اختیار ہے۔ [3] (خانیہ، ردالمحتار)

**مسئلہ۱۱:** مدخولہ کو کہا تجھے طلاق ہے تجھے طلاق ہے یا میں نے تجھے طلاق دی میں نے تجھے طلاق دی تو دو۲ طلاق کا حکم دیا جائے گا اگرچہ کہتا ہو کہ دوسرے لفظ سے تاکید کی نیت تھی طلاق دینا مقصود نہ تھا ہاں دیانۃً اُس کا قول مان لیا جائیگا۔ [4] (درمختار)

**مسئلہ۱۲:** اپنی عورت کو کہا اس کُتیا کو طلاق یا انکھیاری [5] ہے اُس کو کہا اس اندھی کو طلاق تو طلاق واقع ہوجائے گی اور اگر کسی دوسری عورت کو دیکھا اور سمجھا کہ میری عورت ہے اور اپنی عورت کا نام لیکر کہا اے فلانی تجھے طلاق ہے بعد کو معلوم ہوا کہ یہ اُس کی عورت نہ تھی تو طلاق ہوگئی مگر جبکہ اُسکی طرف اشارہ کرکے کہا تو نہ ہوگی۔ [6] (خانیہ وغیرہا)

**مسئلہ۱۳:** اگر کہا دُنیا کی تمام عورتوں کو طلاق تو اس کی عورت کو طلاق نہ ہوئی اور اگر کہا کہ اس محلہ یا اس گھر کی عورتوں کو تو ہوگئی۔ [7] (درمختار)

---

1 ...... جن سے صحبت نہ کی گئی ہو۔

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غير المدخول بها، مطلب: فيما لو ... إلخ، ج٤، ص٥٠٩.

3 ......"الفتاوی الخانية"، کتاب الطلاق، ج٢، ص٢٠٧.

و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غير المدخول بها، مطلب: فيما لو ... إلخ، ج٤، ص٥٠٩.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غير المدخول بها، مطلب: فيما لو قال امرأته طالق... إلخ، ج٤، ص٥٠٩.

5 ...... آنکھوں والی۔

6 ......"الفتاوی الخانية"، کتاب الطلاق، ج٢، ص٢٠٨، وغيرها.

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غير المدخول بها، ج٤، ص٥١١.

**مسئلہ ۱۴:** عورت نے خاوند سے کہا مجھے تین طلاقیں دیدے اس نے کہا دی تو تین واقع ہوئیں اور اگر جواب میں کہا تجھے طلاق ہے تو ایک واقع ہوگی اگرچہ تین کی نیت کرے۔[1] (خانیہ وغیرہا)

**مسئلہ ۱۵:** عورت نے کہا مجھے طلاق دیدے مجھے طلاق دیدے مجھے طلاق دیدے اس نے کہا دیدی تو ایک ہوئی اور تین کی نیت کی تو تین۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۱۶:** عورت نے کہا میں نے اپنے کو طلاق دے دی شوہر نے جائز کردی تو ہوگئی۔[3] (درمختار)

**مسئلہ ۱۷:** کسی نے کہا تو اپنی عورت کو طلاق دیدے اس نے کہا ہاں طلاق واقع نہ ہوئی اگرچہ بہ نیت طلاق کہا کہ یہ ایک وعدہ ہے۔[4] (فتاویٰ رضویہ)

**مسئلہ ۱۸:** کسی نے کہا جس کی عورت اُس پر حرام ہے وہ یہ کام کرے اُن میں سے ایک نے وہ کام کیا تو عورت حرام ہونے کا اقرار ہے۔ یوہیں اگر کہا جس کی عورت مُطلقہ ہو وہ تالی بجائے اور سب نے بجائی تو سب کی عورتیں مُطلقہ ہو جائیں گی۔ کسی نے کہا اب جو بات کرے اُس کی عورت کو طلاق ہے پھر خود اسی نے کوئی بات کہی تو اس کی عورت کو طلاق ہوگئی اور اوروں نے بات کی تو کچھ نہیں۔ یوہیں اگر آپس میں ایک دوسرے کو چپت[5] مارتا تھا اور کسی نے کہا جو اب چپت مارے اُس کی عورت کو طلاق ہے اور خود اسی نے چپت ماری تو اس کی عورت کو طلاق ہوگئی۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

# کنایہ کا بیان

کنایہ طلاق وہ الفاظ ہیں جن سے طلاق مراد ہونا ظاہر نہ ہو طلاق کے علاوہ اور معنوں میں بھی اُن کا استعمال ہوتا ہو۔

**مسئلہ ۱:** کنایہ سے طلاق واقع ہونے میں یہ شرط ہے کہ نیت طلاق ہو یا حالت بتاتی ہو کہ طلاق مراد ہے یعنی پیشتر

---

1 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، الفصل الأول في صریح الطلاق، ج۱، ص۲۰۷ وغیرها.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بها، ج٤، ص٥١٢.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بها، ج٤، ص٥١٢.

4 ...... "الفتاوی الرضویة"، کتاب الطلاق، ج١٢، ص٣٧٩.

5 ...... طمانچہ، تھپڑ۔

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بها، مطلب: فیما لو ... إلخ، ج٤، ص٥١٣.

طلاق کا ذکر تھا یا غصہ میں کہا۔ کنایہ کے الفاظ تین طرح کے ہیں۔ بعض میں سُوال رد کرنے کا احتمال ہے، بعض میں گالی کا احتمال ہے اور بعض میں نہ یہ ہے نہ وہ، [1] بلکہ جواب کے لیے متعین ہیں۔ اگر رد کا احتمال ہے تو مطلقاً ہر حال میں نیت کی حاجت ہے بغیر نیتِ طلاق نہیں اور جن میں گالی کا احتمال ہے اُن سے طلاق ہونا خوشی اور غضب میں نیت پر موقوف ہے اور طلاق کا ذکر تھا تو نیت کی ضرورت نہیں اور تیسری صورت یعنی جو فقط جواب ہو تو خوشی میں نیت ضروری ہے اور غضب و مذاکرہ کے وقت بغیر نیت بھی طلاق واقع ہے۔ [2] (درمختار وغیرہ)

## کنایہ کے بعض الفاظ یہ ہیں

(۱) جا (۲) نکل (۳) چل (۴) روانہ ہو (۵) اوٹھ (۶) کھڑی ہو (۷) پردہ کر (۸) دوپٹہ اوڑھ (۹) نقاب ڈال (۱۰) ہٹ سرک (۱۱) جگہ چھوڑ (۱۲) گھر خالی کر (۱۳) دُور ہو (۱۴) چل دُور (۱۵) اے خالی (۱۶) اے بَری (۱۷) اے جُدا (۱۸) تو جُدا ہے (۱۹) تو مجھ سے جُدا ہے (۲۰) میں نے تجھے بے قید کیا (۲۱) میں نے تجھ سے مفارقت [3] کی (۲۲) رستہ ناپ (۲۳) اپنی راہ لے (۲۴) کالا مونھ کر (۲۵) چال دکھا (۲۶) چلتی بن (۲۷) چلتی نظر آ (۲۸) دفع ہو (۲۹) دال فے عین ہو (۳۰) رفو چکر ہو (۳۱) پنجرا خالی کر (۳۲) ہٹ کے سڑ (۳۳) اپنی صورت گما (۳۴) بستر اُٹھا (۳۵) اپنا سوجھتا دیکھ (۳۶) اپنی گٹھری باندھ (۳۷) اپنی نجاست الگ پھیلا (۳۸) تشریف لیجایئے (۳۹) تشریف کا ٹوکرا لیجایئے (۴۰) جہاں سینگ سمائے جا (۴۱) اپنا مانگ کھا (۴۲) بہت ہو چکی اب مہربانی فرمایئے (۴۳) اے بے علاقہ (۴۴) مونھ چھپا (۴۵) جہنم میں جا (۴۶) چولھے میں جا (۴۷) بھاڑ میں پڑ (۴۸) میرے پاس سے چل (۴۹) اپنی مُراد پر فتح مند ہو (۵۰) میں نے نکاح فسخ کیا (۵۱) تو مجھ پر مثل مُردار (۵۲) یا سوئر یا (۵۳) شراب کے ہے۔ (نہ مثل بنگ۔ یا افیون یا مال فلاں یا زوجہ فلاں کے) (۵۴) تو مثل میری ماں یا بہن یا بیٹی کے ہے (اور یوں کہا کہ تو ماں بہن بیٹی ہے تو گناہ کے سوا کچھ نہیں) (۵۵) تو خلاص ہے (۵۶) تیری گلوخلاصی ہوئی (۵۷) تو خالص ہوئی (۵۸) حلال خدا یا (۵۹) حلال مسلمانان یا (۶۰) ہر حلال مجھ پر حرام (۶۱) تو میرے ساتھ حرام میں ہے (۶۲) میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا اگرچہ کسی عوض کا ذکر نہ آئے اگرچہ عورت نے یہ نہ کہا کہ میں نے خریدا (۶۳) میں تجھ سے باز آیا (۶۴) میں تجھ سے درگزرا (۶۵) تو میرے کام کی نہیں (۶۶) میرے مطلب کی نہیں (۶۷)

---

1 ...... یعنی نہ گالی کا احتمال ہے نہ سوال رد کرنے کا احتمال۔

2 ...... "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الکنایات، ج٤، ص٥١٦ ـ ٥٢٢ وغیرہ.

3 ...... جدائی، باہم جدا ہونا۔

میرے مصرف کی نہیں (۶۸) مجھے تجھ پر کوئی راہ نہیں (۶۹) کچھ قابو نہیں (۷۰) مِلک نہیں (۷۱) میں نے تیری راہ خالی کردی (۷۲) تو میری مِلک [1] سے نکل گئی (۷۳) میں نے تجھ سے خلع کیا (۷۴) اپنے میکے بیٹھ (۷۵) تیری باگ ڈھیلی کی (۷۶) تیری رسّی چھوڑ دی (۷۷) تیری لگام اُتار لی (۷۸) اپنے رفیقوں سے جامل (۷۹) مجھے تجھ پر کچھ اختیار نہیں (۸۰) میں تجھ سے لادعویٰ ہوتا ہوں (۸۱) میرا تجھ پر کچھ دعویٰ نہیں (۸۲) خاوند تلاش کر (۸۳) میں تجھ سے جُدا ہوں یا ہوا (فقط میں جُدا ہوں یا ہوا کافی نہیں اگرچہ بہ نیت طلاق کہا) (۸۴) میں نے تجھے جُدا کر دیا (۸۵) میں نے تجھ سے جُدائی کی (۸۶) تو خود مختار ہے (۸۷) تو آزاد ہے (۸۸) مجھ میں تجھ میں نکاح نہیں (۸۹) مجھ میں تجھ میں نکاح باقی نہ رہا (۹۰) میں نے تجھے تیرے گھر والوں یا (۹۱) باپ یا (۹۲) ماں یا (۹۳) خاوندوں کو دیا یا (۹۴) خود تجھ کو دیا (اور تیرے بھائی یا ماموں یا چچا یا کسی اجنبی کو دینا کہا تو کچھ نہیں) (۹۵) مجھ میں تجھ میں کچھ معاملہ نہ رہا یا نہیں (۹۶) میں تیرے نکاح سے بیزار ہوں (۹۷) بَری ہوں (۹۸) مجھ سے دُور ہو (۹۹) مجھے صورت نہ دکھا (۱۰۰) کنارے ہو (۱۰۱) تو نے مجھ سے نجات پائی (۱۰۲) الگ ہو (۱۰۳) میں نے تیرا پاؤں کھول دیا (۱۰۴) میں نے تجھے آزاد کیا (۱۰۵) آزاد ہو جا (۱۰۶) تیری بندکٹی (۱۰۷) تو بے قید ہے (۱۰۸) میں تجھ سے بَری ہوں (۱۰۹) اپنا نکاح کر (۱۱۰) جس سے چاہے نکاح کرلے (۱۱۱) میں تجھ سے بیزار ہوا (۱۱۲) میرے لیے تجھ پر نکاح نہیں (۱۱۳) میں نے تیرا نکاح فسخ کیا (۱۱۴) چاروں راہیں تجھ پر کھول دیں (اور اگر یوں کہا کہ چاروں راہیں تجھ پر کُھلی ہیں تو کچھ نہیں جب تک یہ نہ کہے کہ (۱۱۵) جو راستہ چاہے اختیار کر) (۱۱۶) میں تجھ سے دست بردار ہوا (۱۱۷) میں نے تجھے تیرے گھر والوں یا باپ یا ماں کو واپس دیا (۱۱۸) تو میری عصمت سے نکل گئی (۱۱۹) میں نے تیری مِلک سے شرعی طور پر اپنا نام اُتار دیا (۱۲۰) تو قیامت تک یا عمر بھر میرے لائق نہیں (۱۲۱) تو مجھ سے ایسی دور ہے جیسے مکہ معظمہ مدینہ طیبہ سے یا دلی لکھنؤ سے۔[2] (فتاویٰ رضویہ)

**مسئلہ ۱:** ان الفاظ سے طلاق نہ ہوگی اگرچہ نیت کرے، مجھے تیری حاجت نہیں۔ مجھے تجھ سے سروکار نہیں۔ تجھ سے مجھے کام نہیں۔ غرض نہیں۔ مطلب نہیں۔ تو مجھے درکار نہیں۔ تجھ سے مجھے رغبت نہیں۔ میں تجھے نہیں چاہتا۔[3] (فتاویٰ رضویہ)

**مسئلہ ۲:** کنایہ کے اِن الفاظ سے ایک بائن طلاق ہوگی اگر بہ نیت طلاق بولے گئے اگرچہ بائن کی نیت نہ ہو اور دو۲ کی نیت کی جب بھی وہی ایک واقع ہوگی مگر جبکہ زوجہ باندی ہو تو دو۲ کی نیت صحیح ہے اور تین کی نیت کی تو تین واقع

---

1 ......ملکیت۔

2 ...... "الفتاوی الرضویة"، کتاب الطلاق، باب الکنایة، ج ۱۲، ص ۵۱۵ ـ ۵۲۷.

3 ...... "الفتاوی الرضویة"، کتاب الطلاق، باب الکنایة، ج ۱۲، ص ۵۲۰.

ہونگی۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۳:** مدخولہ[2] کو ایک طلاق دی تھی پھر عدّت میں کہا کہ میں نے اُسے بائن کر دیا یا تین تو بائن یا تین واقع ہو جائیں گی اور اگر عدّت یا رجعت کے بعد ایسا کہا تو کچھ نہیں۔[3] (درمختار)

**مسئلہ ۴:** صریح صریح کو لاحق ہوتی ہے یعنی پہلے صریح لفظوں سے طلاق دی پھر عدّت کے اندر دوسری مرتبہ طلاق کے صریح لفظ کہے تو اس سے دوسری واقع ہوگی۔ یوہیں بائن کے بعد بھی صریح لفظ سے واقع کر سکتا ہے جبکہ عورت عدّت میں ہو اور صریح سے مراد یہاں وہ ہے جس میں نیت کی ضرورت نہ ہو اگرچہ اُس سے طلاق بائن پڑے اور عدّت میں صریح کے بعد بائن طلاق دے سکتا ہے۔ اور بائن بائن کو لاحق نہیں ہوتی جبکہ یہ ممکن ہو کہ دوسری کو پہلی کی خبر دینا کہہ سکیں مثلاً پہلے کہا تھا کہ تو بائن ہے اس کے بعد پھر یہی لفظ کہا تو اس سے دوسری واقع نہ ہوگی کہ یہ پہلی طلاق کی خبر ہے یا دوبارہ کہا میں نے تجھے بائن کر دیا اور اگر دوسری کو پہلی سے خبر دینا نہ کہہ سکیں مثلاً پہلے طلاق بائن دی پھر کہا میں نے دوسری بائن دی تو اب دوسری پڑے گی۔[4] یوہیں پہلی صورت میں بھی دو۲ واقع ہونگی جبکہ دوسری سے دوسری طلاق کی نیت ہو۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۵:** بائن کو کسی شرط پر معلق کیا یا کسی وقت کی طرف مضاف کیا اور اُس شرط یا وقت کے پائے جانے سے پہلے طلاق بائن دیدی مثلاً یہ کہا اگر تو آج گھر میں گئی تو بائن ہے یا کل تجھے طلاق بائن ہے پھر گھر میں جانے اور کل آنے سے پہلے ہی طلاق بائن دیدی تو طلاق ہوگئی پھر عدّت کے اندر شرط پائی جانے اور کل آنے سے ایک طلاق اور پڑے گی۔[6] (درمختار)

**مسئلہ ۶:** اگر عورت کو طلاق بائن دی یا اُس سے خلع کیا اسکے بعد کہا تو گھر میں گئی تو بائن ہے تو اب طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر دو شرطوں پر طلاق بائن معلق کی مثلاً کہا اگر تو گھر میں جائے تو بائن ہے اور اگر میں فلاں سے کلام کروں تو تُو بائن ہے اِن دونوں باتوں کے کہنے کے بعد اب وہ گھر میں گئی تو ایک طلاق پڑی پھر اگر اُس شخص سے عدّت میں شوہر نے کلام کیا تو دوسری پڑی۔ یوہیں اگر پہلے کلام کیا پھر گھر میں گئی جب بھی دو واقع ہونگی اور اگر پہلے ایک شرط پر معلق کی پھر اس کے پائے جانے

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الکنایات، مطلب: لا اعتبار بالاعراب ھنا، ج٤، ص٥٢٤ .

2 ...... جس سے جماع کیا گیا ہو۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکنایات، ج٤، ص٥٢٨ .

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الکنایات، مطلب: الصریح یلحق...إلخ، ج٤، ص٥٢٨ ـ ٥٣٣ .

5 ...... (بشرطیکہ اس نیت پر دلالت کرنے والا کوئی لفظ بھی مذکور ہو... عِلْمِیه) انظر منحة الخالق ج٣، ص٥٣٢ .

و "الفتاوی الرضویه"، ج ١٢ ص ٥٧٨، ٥٨٢، ٥٨٥ .

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکنایات، ج٤، ص٥٣٤ .

کے بعد دوسری شرط پر معلق کی دوسری کے پائے جانے پر طلاق نہ ہوگی۔[1] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

**مسئلہ ۷:** قسم کھائی کہ عورت کے پاس نہ جائے گا پھر چار مہینے گزرنے سے پہلے بہ نیت طلاق اُسے بائن کہایا اُس سے خلع کیا تو طلاق واقع ہوگئی پھر قسم کھانے سے چار مہینے تک اُسکے پاس نہ گیا تو یہ دوسری طلاق ہوئی اور اگر پہلے خلع کیا پھر کہا تو بائن ہے تو واقع نہ ہوگی۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۸:** یہ کہا کہ میری ہر عورت کو طلاق ہے یا اگر یہ کام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے تو جس عورت سے خلع کیا ہے یا جو طلاق بائن کی عدّت میں ہے ان لفظوں سے اُسے طلاق نہ ہوگی۔[3] (درمختار)

**مسئلہ ۹:** جو فرقت[4] ہمیشہ کے لیے ہو یعنی جس کی وجہ سے اُس سے کبھی نکاح نہ ہوسکتا ہو جیسے حرمتِ مصاہرت[5] و حرمتِ رضاع[6] تو اس عورت پر عدّت میں بھی طلاق نہیں ہوسکتی۔ یوہیں اگر اس کی عورت کنیز تھی اُس کو خرید لیا تو اب اُسے طلاق نہیں دے سکتا کہ وہ نکاح سے بالکل نکل گئی۔[7] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۰:** زن و شوہر میں سے کوئی معاذ اللہ مرتد ہوا مگر دارالاسلام میں رہا تو طلاق ہوسکتی ہے اور اگر دارالحرب کو چلا گیا تو اب طلاق نہیں ہوسکتی اور مرد مرتد ہو کر دارالحرب کو چلا گیا تھا پھر مسلمان ہو کر واپس آیا اور عورت ابھی عدّت میں ہے تو طلاق دے سکتا ہے اور عورت اگرچہ واپس آجائے طلاق نہیں ہوسکتی۔[8] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۰:** خیار بلوغ یعنی بالغ ہوتے ہی نکاح سے ناراضی ظاہر کی اور خیار عتق کہ آزاد ہو کر تفریق چاہی ان دونوں کے بعد طلاق نہیں ہوسکتی۔[9] (درمختار)

# طلاق سپرد کرنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الکنایات، مطلب: الصریح یلحق الصریح والبائن، ج٤، ص٥٣٥.
و "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثاني، الفصل الخامس في الکنایات، ج١، ص٣٧٧.

2 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثاني، الفصل الخامس في الکنایات، ج١، ص٣٧٧.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکنایات، ج٤، ص٥٣٦.

4 ...... جدائی۔ 5 ...... سسرالی رشتوں کی وجہ سے نکاح کا حرام ہونا۔ 6 ...... دودھ کے رشتے کی وجہ سے نکاح کا حرام ہونا۔

7 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثاني، الفصل الخامس في الکنایات، ج١، ص٣٧٨.

8 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الکنایات، مطلب: المختلعة والمبانة... إلخ، ج٤، ص٥٣٧.

9 ...... الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکنایات، ج٤، ص٥٣٨.

﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا(۲۸) وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا(۲۹) ﴾ (1)

اے نبی! اپنی بی بیوں سے فرمادو کہ اگر تُم دنیا کی زندگی اور اُس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمھیں مال دوں اور تم کو اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر اللہ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو اللہ (عزوجل) نے تم میں نیکی والوں کے لیے بڑا اجر طیار کر رکھا ہے۔

**حدیث ۱:** صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی، کہ جب یہ آیت نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا: ''اے عائشہ میں تجھ پر ایک بات پیش کرتا ہوں، اُس میں جلدی نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلینا جواب نہ دینا (اور حضور (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کو معلوم تھا کہ ان کے والدین جدائی کے لیے مشورہ نہ دینگے)۔ اُم المومنین نے عرض کی، یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم) وہ کیا بات ہے؟ حضور (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) نے اس آیت کی تلاوت کی۔ ام المومنین نے عرض کی، یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم) حضور (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کے بارے میں مجھے والدین سے مشورہ کی کیا حاجت ہے، بلکہ میں اللہ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں اور میں یہ چاہتی ہوں کہ ازواج مطہرات میں سے کسی کو میرے جواب کی حضور (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) خبر نہ دیں۔ ارشاد فرمایا: ''جو مجھ سے پوچھے گی کہ عائشہ نے کیا جواب دیا ہے، میں اُسے خبر کردونگا اللہ (عزوجل) نے مجھے مشقت میں ڈالنے والا اور مشقت میں پڑنے والا بنا کر نہیں بھیجا ہے، اُس نے مجھے معلم اور آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔'' (2)

**حدیث ۲:** صحیح بخاری شریف میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی، فرماتی ہیں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا ہم نے اللہ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کو اختیار کیا اور اس کو کچھ (یعنی طلاق) نہیں شمار کیا۔ اُسی میں ہے، مسروق کہتے ہیں مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ اُس کو ایک دفعہ اختیار دوں یا سو دفعہ جب کہ وہ مجھے اختیار کرے یعنی اس صورت میں طلاق نہیں ہوتی۔ (3)

---

(1) ...... پ ۲۱، الأحزاب: ۲۸، ۲۹.

(2) ...... "صحيح مسلم"، كتاب الطلاق، باب بيان ان تخييره امراته... إلخ، الحديث: ۱۴۷۸، ص ۷۸۳.

(3) ...... "صحيح البخاري"، كتاب الطلاق، باب من خيّر نساءه... إلخ، الحديث: ۵۲۶۲، ۵۲۶۳، ج ۳، ص ۴۸۲.

# احکام فقہیّہ

**مسئلہ ۱:** عورت سے کہا تجھے اختیار ہے یا تیرا معاملہ تیرے ہاتھ ہے اور اس سے مقصود طلاق کا اختیار دینا ہے تو عورت اُس مجلس میں اپنے کو طلاق دے سکتی ہے اگرچہ وہ مجلس کتنی ہی طویل ہو اور مجلس بدلنے کے بعد کچھ نہیں کرسکتی اور اگر عورت وہاں موجود نہ تھی یا موجود تھی مگر سُنا نہیں اور اُسے اختیار اُنھیں لفظوں سے دیا تو جس مجلس میں اُسے اسکا علم ہوا اُس کا اعتبار ہے۔ ہاں اگر شوہر نے کوئی وقت مقرر کردیا تھا مثلاً آج اُسے اختیار ہے اور وقت گزرنے کے بعد اُسے علم ہوا تو اب کچھ نہیں کرسکتی اور اگر ان لفظوں سے شوہر نے طلاق کی نیت ہی نہ کی تو کچھ نہیں کہ یہ کنایہ ہیں اور کنایہ میں بے نیت طلاق نہیں ہاں اگر غضب کی حالت میں کہا یا اُس وقت طلاق کی بات چیت تھی تو اب نیت نہیں دیکھی جائے گی۔ اور اگر عورت نے ابھی کچھ نہ کہا تھا کہ شوہر نے اپنے کلام کو واپس لیا تو مجلس کے اندر واپس نہ ہوگا یعنی بعد واپسی شوہر بھی عورت اپنے کو طلاق دے سکتی ہے اور شوہر اُسے منع بھی نہیں کرسکتا۔ اور اگر شوہر نے یہ لفظ کہے کہ تو اپنے کو طلاق دیدے یا تجھے اپنی طلاق کا اختیار ہے جب بھی یہی سب احکام ہیں مگر اِس صورت میں عورت نے طلاق دیدی تو رجعی پڑیگی ہاں اس صورت میں عورت نے تین طلاقیں دیں اور مرد نے تین کی نیت بھی کرلی ہے تو تین ہوں گی اور مرد کہتا ہے میں نے ایک کی نیت کی تھی تو ایک بھی واقع نہ ہوگی اور اگر شوہر نے تین کی نیت کی یا یہ کہا کہ تو اپنے کو تین طلاقیں دے لے اور عورت نے ایک دی تو ایک پڑے گی اور اگر کہا تو اگر چاہے تو اپنے کو تین طلاقیں دے عورت نے ایک دی یا کہا تو اگر چاہے تو اپنے کو ایک طلاق دے عورت نے تین دیں تو دونوں صورتوں میں کچھ نہیں مگر پہلی صورت میں اگر عورت نے کہا میں نے اپنے کو طلاق دی ایک اور ایک اور ایک تو تین پڑیں گی۔ [1] (جوہرہ، درمختار، عالمگیری وغیرہا)

**مسئلہ ۲:** اِن الفاظ مذکورہ کے ساتھ یہ بھی کہا کہ تو جب چاہے یا جس وقت چاہے تو اب مجلس بدلنے سے اختیار باطل نہ ہوگا اور شوہر کو کلام واپس لینے کا اب بھی اختیار نہ ہوگا۔ [2] (درمختار)

**مسئلہ ۳:** اگر عورت سے کہا تو اپنی سوت [3] کو طلاق دیدے یا کسی اور شخص سے کہا تو میری عورت کو طلاق دیدے تو

---

1. ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الطلاق، الجزء الثاني، ص٥٨.
و"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب تفويض الطلاق، ج٤، ص٥٤١.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج١، ص٣٨٧۔٣٨٩، وغيرها.
2. ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب تفويض الطلاق، ج٤، ص٥٤٣.
3. ......یعنی ایک خاوند کی دو یا زیادہ بیویاں آپس میں ایک دوسرے کی سوت کہلاتی ہیں۔

مجلس کے ساتھ مقید نہیں بعد مجلس بھی طلاق ہوسکتی ہے اور اس میں رجوع کر سکتا ہے کہ یہ وکیل ہے اور مؤکل کو اختیار ہے کہ وکیل کو معزول کردے مگر جبکہ مشیت [1] پر معلق کردیا ہو یعنی کہہ دیا ہو کہ اگر تو چاہے تو طلاق دیدے تو اب توکیل [2] نہیں بلکہ تملیک [3] ہے لہٰذا مجلس کے ساتھ خاص ہے اور رجوع نہ کر سکے گا اور اگر عورت سے کہا تو اپنے کو اور اپنی سوت کو طلاق دیدے تو خود اُس کے حق میں تملیک ہے اور سَوت کے حق میں توکیل اور ہر ایک کا حکم وہ ہے جو اوپر مذکور ہوا یعنی اپنے کو مجلس بعد نہیں دے سکتی اور سَوت کو دے سکتی ہے۔[4] (جوہرہ، درمختار)

**مسئلہ ۴:** تملیک و توکیل میں چند باتوں کا فرق ہے تملیک میں رجوع نہیں کر سکتا۔ معزول نہیں کر سکتا بعد تملیک کے شوہر مجنون ہو جائے تو باطل نہ ہوگی۔ جس کو مالک بنایا اُسکا عاقل ہونا ضروری نہیں اور مجلس کے ساتھ مقید ہے اور توکیل میں اِن سب کا عکس ہے اگر بالکل ناسمجھ بچے سے کہا تو میری عورت کو اگر چاہے طلاق دیدے اور وہ بول سکتا ہے اُس نے طلاق دیدی واقع ہوگئی۔ یوہیں اگر مجنون کو مالک کردیا اور اُس نے دیدی تو ہوگئی اور وکیل بنایا تو نہیں اور مالک کرنے کی صورت میں اگرچہ اچھا تھا اُس کے بعد مجنون ہوگیا تو واقع نہ ہوگی۔[5] (درمختار)

**مسئلہ ۵:** بیٹھی تھی کھڑی ہوگئی یا ایک کام کر رہی تھی اُسے چھوڑ کر دوسرا کام کرنے لگی مثلاً کھانا منگوایا یا سوگئی یا غسل کرنے لگی یا مہندی لگانے لگی یا کسی سے خرید و فروخت کی بات کی یا کھڑی تھی جانور پر سوار ہوگئی یا سوار تھی اتر گئی یا ایک سواری سے اتر کر دوسری پر سوار ہوئی یا سوار تھی مگر جانور کھڑا تھا چلنے لگا تو اِن سب صورتوں میں مجلس بدل گئی اور اب طلاق کا اختیار نہ رہا اور اگر کھڑی تھی بیٹھ گئی یا کھڑی تھی اور مکان میں ٹہلنے لگی یا بیٹھی ہوئی تھی تکیہ لگالیا یا تکیہ لگائے ہوئے تھی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی یا اپنے باپ وغیرہ کسی کو مشورہ کے لیے بُلایا یا گواہوں کو بُلانے گئی کہ اُن کے سامنے طلاق دے بشرطیکہ وہاں کوئی ایسا نہیں جو بُلا دے یا سواری پر جارہی تھی اُسے روک دیا یا پانی پیا یا کھانا وہاں موجود تھا کچھ تھوڑا سا کھا لیا، ان سب صورتوں میں مجلس نہیں بدلی۔[6]
(عالمگیری، درمختار وغیرہما)

---

[1] ...... چاہت۔

[2] ...... اپنے کام کو کسی کے سپرد کر دینا۔

[3] ...... کسی کو کسی چیز کا مالک بنانا۔

[4] ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٤٤.

[5] ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٤٤ .

[6] ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج١، ص٣٨٧.
و "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٤٥ وغیرهما.

**مسئلہ٦:** کشتی گھر کے حکم میں ہے کہ کشتی کے چلنے سے مجلس نہ بدلے گی اور جانور پر سوار ہے اور جانور چل رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے، ہاں اگر شوہر کے سکوت کرتے ہی فوراً اُسی قدم میں جواب دیا تو طلاق ہوگئی اور اگر محمل [1] میں دونوں سوار ہیں جسے کوئی کھینچے لیے جاتا ہے تو مجلس نہیں بدلی کہ یہ کشتی کے حکم میں ہے۔[2] (درمختار) گاڑی پالکی [3] کا بھی یہی حکم ہے۔

**مسئلہ٧:** بیٹھی ہوئی تھی لیٹ گئی اگر تکیہ وغیرہ لگا کر اُس طرح لیٹی جیسے سونے کے لیے لیٹتے ہیں تو اختیار جاتا رہا۔[4] (ردالمحتار)

**مسئلہ٨:** دوزانو بیٹھی تھی چارزانو بیٹھ گئی یا عکس کیا یا بیٹھی سوگئی تو مجلس نہیں بدلی۔[5] (عالمگیری، ردالمحتار)

**مسئلہ٩:** شوہر نے اُسے مجبور کر کے کھڑا کیا یا جماع کیا تو اختیار نہ رہا۔[6] (درمختار)

**مسئلہ١٠:** شوہر کے اختیار دینے کے بعد عورت نے نماز شروع کر دی اختیار جاتا رہا نماز فرض ہو یا واجب یا نفل۔ اور اگر عورت نماز پڑھ رہی تھی اُسی حالت میں اختیار دیا تو اگر وہ نماز فرض یا واجب یا سنت مؤکدہ ہے تو پوری کر کے جواب دے اختیار باطل نہ ہوگا اور اگر نفل نماز ہے تو دو رکعت پڑھکر جواب دے اور اگر تیسری رکعت کے لیے کھڑی ہوئی تو اختیار جاتا رہا اگرچہ سلام نہ پھیرا ہو۔ اور اگر سبحٰن اللّٰہ کہا یا کچھ تھوڑا سا قرآن پڑھا تو باطل نہ ہوا اور زیادہ پڑھا تو باطل ہوگیا۔[7] (جوہرہ) اور اگر عورت نے جواب میں کہا تُو اپنی زبان سے کیوں طلاق نہیں دیتا تو اس کہنے سے اختیار باطل نہ ہوگا اور اگر یہ کہا اگر تُو مجھے طلاق دیتا ہے تو اتنا مجھے دیدے تو اختیار باطل ہوگیا۔[8] (عالمگیری، ردالمحتار)

**مسئلہ١١:** اگر بیک وقت اس کی اور شفعہ کی خبر پہنچی اور عورت دونوں کو اختیار کرنا چاہتی ہے تو یہ کہنا چاہیے کہ میں نے دونوں کو اختیار کیا ورنہ جس ایک کو اختیار کرے گی دوسرا جاتا رہے گا۔[9] (عالمگیری)

---

1 ...... یعنی کجاوہ۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٤٦.

3 ...... ڈولی۔

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٤٥.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج١، ص٣٨٧، ٣٨٨.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٤٦.

7 ...... "الجوهرة النيرة"، کتاب الطلاق، الجزء الثاني، ص٥٨.

8 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الأول، ج١، ص٣٨٨.
و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٤٦.

9 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج١، ص٣٨٨.

**مسئلہ ۱۲:** مرد نے اپنی عورت سے کہا تو اپنے نفس کو اختیار کر عورت نے کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا کہا میں نے اختیار کیا یا اختیار کرتی ہوں تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور تین کی نیت صحیح نہیں۔ [1] (درمختار)

**مسئلہ ۱۳:** تفویضِ طلاق [2] میں یہ ضرور ہے کہ زن وشو [3] دونوں میں سے ایک کے کلام میں لفظ نفس یا طلاق کا ذکر ہو اگر شوہر نے کہا تجھے اختیار ہے عورت نے کہا میں نے اختیار کیا طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر جواب میں کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا شوہر نے کہا تھا تو اپنے نفس کو اختیار کر عورت نے کہا میں نے اختیار کیا یا کہا میں نے کیا تو اگر نیت طلاق تھی تو ہوگئی اور یہ بھی ضرور ہے کہ لفظ نفس کو متصلاً [4] ذکر کرے اور اگر اِس لفظ کو کچھ دیر بعد کہا اور مجلس بدلی نہ ہو تو متصل ہی کے حکم میں ہے یعنی طلاق واقع ہوگی اور مجلس بدلنے کے بعد کہا تو بیکار ہے۔ [5] (عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۱۴:** شوہر نے دوبار کہا اختیار کر اختیار کر یا کہا اپنی ماں کو اختیار کر تو اب لفظ نفس ذکر کرنے کی حاجت نہیں یہ اُس کے قائم مقام ہوگیا۔ یوہیں عورت کا کہنا کہ میں نے اپنے باپ یا ماں یا اہل یا ازواج کو اختیار کیا لفظ نفس کے قائم مقام ہے اور اگر عورت نے کہا میں نے اپنی قوم یا کنبہ والوں یا رشتہ داروں کو اختیار کیا تو یہ اسکے قائم مقام نہیں اور اگر عورت کے ماں باپ نہ ہوں تو یہ کہنا بھی کہ میں نے اپنے بھائی کو اختیار کیا کافی ہے اور ماں باپ نہ ہونے کی صورت میں اُس نے ماں باپ کو اختیار کیا جب بھی طلاق ہوجائے گی۔ عورت سے کہا تین کو اختیار کر عورت نے کہا میں نے اختیار کیا تو تین طلاقیں پڑ جائیں گی۔ [6] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

**مسئلہ ۱۵:** عورت نے جواب میں کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا نہیں بلکہ اپنے شوہر کو تو واقع ہوجائے گی اور یوں کہا کہ میں نے اپنے شوہر کو اختیار کیا نہیں بلکہ اپنے نفس کو تو واقع نہ ہوگی اور اگر کہا میں نے اپنے نفس یا شوہر کو اختیار کیا تو واقع نہ ہوگی اور اگر کہا اپنے نفس اور شوہر کو تو واقع ہوگی اور اگر کہا شوہر اور نفس کو تو نہیں۔ [7] (فتح القدیر)

**مسئلہ ۱۶:** مرد نے عورت کو اختیار دیا تھا عورت نے ابھی جواب نہ دیا تھا کہ شوہر نے کہا اگر تو اپنے کو اختیار کرلے تو ایک ہزار دونگا عورت نے اپنے کو اختیار کیا تو نہ طلاق ہوئی نہ مال دینا واجب آیا۔ [8] (فتح القدیر)

---

1. ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٤٦.
2. ......طلاق کا سپرد کرنا۔ 3. ......میاں بیوی۔ 4. ......ملاکر۔
5. ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج١، ص٣٨٨ ـ ٣٨٩ وغیرہ.
6. ...... "الدرالمختار" و"رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٤٨ وغیرهما.
7. ...... "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٣، ص٤١٤.
8. ......"فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٣، ص٤١٤.

**مسئلہ ۱۷:** شوہر نے اختیار دیا عورت نے جواب میں کہا میں نے اپنے کو بائن کیا یا حرام کردیا یا طلاق دی تو جواب ہوگیا اور ایک بائن طلاق پڑگئی۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۸:** شوہر نے تین بار کہا تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے عورت نے کہا میں نے اختیار کیا یا کہا پہلے کو اختیار کیا یا بیچ والے کو یا پچھلے کو یا ایک کو بہر حال تین طلاقیں واقع ہوں گی۔ اور اگر اس کے جواب میں کہا کہ میں نے اپنے نفس کو طلاق دی یا میں نے اپنے نفس کو ایک طلاق کے ساتھ اختیار کیا یا میں نے پہلی طلاق اختیار کی تو ایک بائن واقع ہوگی۔[2] (تنویر الابصار)

**مسئلہ ۱۹:** شوہر نے تین مرتبہ کہا مگر عورت نے پہلی ہی بار کے جواب میں کہہ دیا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو بعد والے الفاظ باطل ہوگئے۔ یوہیں اگر عورت نے کہا میں نے ایک کو باطل کردیا تو سب باطل ہوگئے۔[3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۰:** شوہر نے کہا تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے کہ تو طلاق دیدے عورت نے طلاق دی تو بائن واقع ہوئی۔[4] (درمختار)

**مسئلہ ۲۱:** عورت سے کہا تین طلاقوں میں سے جو تو چاہے تجھے اختیار ہے تو ایک یا دو کا اختیار ہے تین کا نہیں۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۲:** عورت کو اختیار دیا اُس نے جواب میں کہا میں تجھے نہیں اختیار کرتی یا تجھے نہیں چاہتی یا مجھے تیری حاجت نہیں تو یہ سب کچھ نہیں اور اگر کہا میں نے یہ اختیار کیا کہ تیری عورت نہوں تو بائن ہوگئی۔[6] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۳:** کسی سے کہا تو میری عورت کو اختیار دیدے تو جب تک یہ شخص اُسے اختیار نہ دے گا عورت کو اختیار حاصل نہیں اور اگر اُس شخص سے کہا تو عورت کو اختیار کی خبر دے تو عورت کو اختیار حاصل ہوگیا اگرچہ خبر نہ کرے۔[7] (درمختار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج۱، ص۳۸۹.

2 ...... "تنویر الابصار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص ٥٥٠ ـ ٥٥٢ .

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج۱، ص۳۸۹.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٥٢ .

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج۱، ص۳۹۰.

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج۱، ص۳۹۰.

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٥٢ .

**مسئلہ ۲۴:** کہا تجھے اس سال یا اس مہینے یا آج دن میں اختیار ہے تو جب تک وقت باقی ہے اختیار ہے اگرچہ مجلس بدل گئی ہو۔ اور اگر ایک دن کہا تو چوبیس گھنٹے اور ایک ماہ کہا تو تیس دن تک اختیار ہے اور چاند جس وقت دکھائی دیا اُس وقت ایک مہینے کا اختیار دیا تو تیس دن ضرور نہیں بلکہ دوسرے ہلال[1] تک ہے۔[2] (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۲۵:** نکاح سے پیشتر[3] تفویضِ طلاق کی مثلاً عورت سے کہا اگر میں دوسری عورت سے نکاح کروں تو تجھے اپنے نفس کو طلاق دینے کا اختیار ہے تو یہ تفویض نہ ہوئی کہ اضافت ملک کی طرف نہیں۔ یوہیں اگر ایجاب وقبول میں شرط کی اور ایجاب شوہر کی طرف سے ہو مثلاً کہا میں تجھے اس شرط پر نکاح میں لایا عورت نے کہا میں نے قبول کیا جب بھی تفویض نہ ہوئی۔ اور اگر عقد میں شرط کی اور ایجاب عورت یا اُس کے وکیل نے کیا مثلاً میں نے اپنے نفس کو یا اپنی فلاں موکلہ[4] کو اس شرط پر تیرے نکاح میں دیا مرد نے کہا میں نے اس شرط پر قبول کیا تو تفویض طلاق ہوگئی شرط پائی جائے تو عورت کو جس مجلس میں علم ہوا اپنے کو طلاق دینے کا اختیار ہے۔[5] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۶:** مرد نے عورت سے کہا تیرا امر[6] تیرے ہاتھ ہے تو اس میں بھی وہی شرائط واحکام ہیں جو اختیار کے ہیں کہ نیت طلاق سے کہا ہو اور نفس کا ذکر ہو اور جس مجلس میں کہا یا جس مجلس میں علم ہوا اسی میں عورت نے طلاق دی ہو تو واقع ہو جائے گی اور شوہر رجوع نہیں کرسکتا صرف ایک بات میں فرق ہے وہاں تین کی نیت صحیح نہیں اور اِس میں اگر تین طلاق کی نیت کی تو تین واقع ہونگی اگرچہ عورت نے اپنے کو ایک طلاق دی یا کہا میں نے اپنے نفس کو قبول کیا یا اپنے امر کو اختیار کیا یا تو مجھ پر حرام ہے یا مجھ سے جدا ہے یا میں تجھ سے جدا ہوں یا مجھے طلاق ہے۔ اور اگر مرد نے دو۲ کی نیت کی یا ایک کی یا نیت میں کوئی عدد نہ ہو تو ایک ہوگی۔[7] (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۲۷:** زوجہ نابالغہ ہے اُس سے یہ کہا کہ تیرا امر تیرے ہاتھ ہے اُس نے اپنے کو طلاق دیدی ہوگئی اور اگر عورت کے باپ سے کہا کہ اُس کا امر تیرے ہاتھ ہے اس نے کہا میں نے قبول کیا یا کوئی اور لفظ طلاق کا کہا طلاق ہوگئی۔[8] (ردالمحتار)

---

1 ...... یعنی دوسرے مہینے کی پہلی رات کا چاند۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج٤، ص٥٥٣.

و "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الاول، ج١، ص٣٩٠.

3 ...... پہلے۔ 4 ...... یعنی وہ عورت جس نے اپنے نکاح کا کسی کو وکیل بنایا ہو۔

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: فی الحشيشة...الخ، ج٤، ص٤٣٧.

6 ...... یعنی معاملہ۔

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الامر باليد، ج٤، ص٥٥٤، وغيره.

8 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الامر باليد، ج٤، ص٥٥٥.

**مسئلہ ۲۸:** عورت کے لیے یہ لفظ کہا مگر اُسے اس کا علم نہ ہوا اور طلاق دے لی واقع نہ ہوئی۔ [1] (خانیہ)

**مسئلہ ۲۹:** شوہر نے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے اس کے جواب میں عورت نے کہا میرا امر میرے ہاتھ ہے تو یہ جواب نہ ہوا یعنی طلاق نہ ہوئی بلکہ جواب میں وہ لفظ ہونا چاہیے جس کی نسبت عورت کی طرف اگر زوج [2] کرتا تو طلاق ہوتی۔ [3] (درمختار) مثلاً کہے میں نے اپنے نفس کو حرام کیا، بائن کیا، طلاق دی، وغیرہا۔ یوہیں اگر جواب میں کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا کہا قبول کیا یا عورت کے باپ نے قبول کیا جب بھی طلاق ہوگئی۔ یوہیں اگر جواب میں کہا تو مجھ پر حرام ہے یا میں تجھ پر حرام ہوئی یا تو مجھ سے جدا ہے یا میں تجھ سے جدا ہوں یا کہا میں حرام ہوں یا میں جدا ہوں تو ان سب صورتوں میں طلاق ہے اور اگر کہا تو حرام ہے اور یہ نہ کہا کہ مجھ پر یا تو جدا ہے اور یہ نہ کہا کہ مجھ سے تو باطل ہے طلاق نہ ہوئی۔ [4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۰:** اس کے جواب میں اگرچہ رجعی کا لفظ ہو طلاق بائن پڑے گی ہاں اگر شوہر نے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے طلاق دینے میں تو رجعی ہوگی یا شوہر نے کہا تین طلاق کا امر تیرے ہاتھ ہے اور عورت نے ایک یا دو دی تو رجعی ہے۔ [5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۱:** کہا تیرا امر تیری ہتھیلی میں ہے یا دہنے ہاتھ یا بائیں ہاتھ میں یا تیرا امر تیرے ہاتھ میں کر دیا یا تیرے ہاتھ کو سپُرد کر دیا یا تیرے مونھ میں ہے یا زبان میں، جب بھی وہی حکم ہے۔ [6] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۲:** اگر ان الفاظ کو بہ نیت طلاق نہ کہا تو کچھ نہیں مگر حالت غضب یا مذاکرۂ طلاق [7] میں کہا تو نیت نہیں دیکھی جائے گی بلکہ حکم طلاق دیدیں گے۔ اور اگر مرد کو حالت غضب یا مذاکرۂ طلاق سے انکار ہے تو عورت سے گواہ لیے جائیں گواہ نہ پیش کر سکے تو قسم لیکر شوہر کا قول مانا جائے۔ اور نیت طلاق پر اگر عورت گواہ پیش کرے تو مقبول نہیں ہاں اگر مرد نے نیت کا اقرار کیا ہو اور اقرار کے گواہ عورت پیش کرے تو مقبول ہیں۔ [8] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۳:** شوہر نے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے، آج اور پرسوں تو دونوں راتیں درمیان کی داخل نہیں اور یہ دو

---

1 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب الطلاق، فصل في الطلاق الذي يكون من الوكيل...الخ، ج٢، ص ٢٥١.

2 ...... شوہر۔

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الامرباليد، ج٤، ص ٥٥٤ـ٥٥٦.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثاني، ج١، ص ٣٩٠،٣٩١.

5 ...... المرجع السابق .

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثاني، ج١، ص ٣٩١.

7 ...... یعنی طلاق کے متعلق گفتگو۔

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثاني، ج١، ص ٣٩١.

تفویضیں جُدا جُدا ہیں، لہٰذا اگر آج رد کر دیا تو پرسوں عورت کو اختیار رہے گا اور رات میں طلاق دیگی تو واقع نہ ہوگی اور ایک دن میں ایک ہی بار طلاق دے سکتی ہے اور اگر کہا آج اور کل تو رات داخل ہے اور آج رد کر دیگی تو کل کے لیے بھی اختیار نہ رہا کہ یہ ایک تفویض ہے اور اگر یوں کہا آج تیرا امر تیرے ہاتھ ہے اور کل تیرا امر تیرے ہاتھ ہے تو رات داخل نہیں اور جُدا جُدا دو تفویضیں ہیں اور اگر کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے آج اور کل اور پرسوں تو ایک تفویض ہے اور راتیں داخل ہیں اور جہاں دو تفویضیں ہیں، اگر آج اُس نے طلاق دے لی پھر کل آنے سے پہلے اُسی سے نکاح کر لیا تو کل پھر اُسے طلاق دینے کا اختیار حاصل ہے۔[1] (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۳۴:** عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ شوہر نے میرا امر میرے ہاتھ میں دیا تو یہ دعویٰ نہ سُنا جائے کہ بیکار ہے۔ ہاں عورت نے اس امر کے سبب اپنے کو طلاق دے دی پھر طلاق ہونے اور مہر لینے کے لیے دعویٰ کیا تو اب سُنا جائیگا۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۵:** اگر یہ کہا کہ تیرا امر تیرے ہاتھ ہے جس دن فلاں آئے تو صرف دن کے لیے ہے اگر رات میں آیا تو طلاق نہیں دے سکتی اور اگر وہ دن میں آیا مگر عورت کو اُس کے آنے کا علم نہ ہوا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا تو اب اختیار نہ رہا۔[3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۶:** اگر کوئی وقت معین نہ کیا تو مجلس بدلنے سے اختیار جاتا رہے گا جیسا اوپر مذکور ہوا اور اگر وقت معین کر دیا ہو مثلاً آج یا کل یا اس مہینے یا اس سال میں تو اُس پورے وقت میں اختیار حاصل ہے۔

**مسئلہ ۳۷:** کاتب سے کہا تو لکھ دے اگر میں اپنی عورت کی بغیر اجازت سفر کو جاؤں تو وہ جب چاہے اپنے کو ایک طلاق دے لے، عورت نے کہا میں ایک طلاق نہیں چاہتی تین طلاقیں لکھو مگر شوہر نے انکار کر دیا اور لکھنے کی نوبت نہ آئی تو عورت کو ایک طلاق کا اختیار حاصل رہا۔[4] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثاني ، ج١، ص٣٩١، ٣٩٢.

و"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الامربالید ،ج٤، ص٥٥٧ .

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثاني ، ج١، ص٣٩١ .

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثاني ، ج١، ص٣٩٢ .

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثاني ، ج١، ص٣٩٣ .

**مسئلہ ۳۸:** اجنبی شخص سے کہا کہ میری عورت کا امر تیرے ہاتھ ہے تو اُس کو طلاق دینے کا اختیار حاصل ہے اور وہی احکام ہیں جو خود عورت کے ہاتھ میں اختیار دینے کے ہیں۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۹:** دو شخصوں کے ہاتھ میں دیا تو تنہا ایک کچھ نہیں کر سکتا اور اگر کہا میرے ہاتھ میں ہے اور تیرے اور مخاطب نے طلاق دے دی تو جب تک شوہر اُس طلاق کو جائز نہ کریگا نہ ہوگی اور اگر کہا اللہ (عزوجل) کے ہاتھ میں ہے اور تیرے ہاتھ میں اور مخاطب نے طلاق دیدی تو ہوگئی۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۰:** عورت کے اولیا[3] نے طلاق لینی چاہی شوہر عورت کے باپ سے یہ کہہ کر چلا گیا کہ تم جو چاہو کرو اور والدِ زوجہ نے طلاق دیدی تو اگر شوہر نے تفویض کے ارادہ سے نہ کہا ہو طلاق نہ ہوگی۔[4] (درمختار)

**مسئلہ ۴۱:** عورت سے کہا اگر تیرے ہوتے ساتے[5] نکاح کروں تو اُسکا امر تیرے ہاتھ میں ہے پھر کسی فضولی[6] نے اس کا نکاح کر دیا اور اس نے کوئی کام ایسا کیا جس سے وہ نکاح جائز ہو گیا مثلاً مہر بھیج دیا یا وطی کی۔ زبان سے کہہ کر جائز نہ کیا تو پہلی عورت کو اختیار نہیں کہ اُسے طلاق دیدے۔ اور اگر اس کے وکیل نے نکاح کر دیا یا فضولی کے نکاح کو زبان سے جائز کیا یا کہا تھا کہ میرے نکاح میں اگر کوئی عورت آئے تو ایسا ہے تو ان سب صورتوں میں عورت کو اختیار ہے۔[7] (درمختار)

**مسئلہ ۴۲:** اپنی دو۲ عورتوں سے کہا کہ تمھارا امر تمھارے ہاتھ ہے تو اگر دونوں اپنے کو طلاق دیں تو ہوگی، ورنہ نہیں۔[8] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۳:** اپنی عورت سے کہا کہ میری عورتوں کا امر تیرے ہاتھ میں ہے یا تو میری جس عورت کو چاہے طلاق دیدے تو خود اپنے کو وہ طلاق نہیں دے سکتی۔[9] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۴:** فضولی نے کسی کی عورت سے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے عورت نے کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور

---

1 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث في تفویض الطلاق، الفصل الثاني ، ج ١، ص ٣٩٣.

2 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث في تفویض الطلاق، الفصل الثاني ، ج ١، ص ٣٩٣.

3 ...... سرپرستوں۔

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الامر بالید، ج ٤، ص ٥٦٢.

5 ...... یعنی تیرے ہوتے ہوئے۔

6 ...... وہ شخص جو دوسرے کے حق میں اس کی اجازت کے بغیر عمل دخل کرے۔

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الامر بالید، ج ٤، ص ٥٦٢.

8 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث في تفویض الطلاق، الفصل الثاني ، ج ١، ص ٣٩٤.

9 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث في تفویض الطلاق، الفصل الثاني ، ج ١، ص ٣٩٤.

یہ خبر شوہر کو پہنچی اُس نے جائز کر دیا تو طلاق واقع نہ ہوئی مگر جس مجلس میں عورت کو اجازتِ شوہر کا علم ہوا اُسے اختیار حاصل ہو گیا یعنی اب چاہے تو طلاق دے سکتی ہے۔ یوہیں اگر عورت نے خود ہی کہا میں نے اپنا امر اپنے ہاتھ میں کیا پھر کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور شوہر نے جائز کر دیا تو طلاق نہ ہوئی مگر اختیار طلاق حاصل ہو گیا۔ اور اگر عورت نے یہ کہا کہ میں نے اپنا امر اپنے ہاتھ میں کیا اور اپنے کو میں نے طلاق دی شوہر نے جائز کر دیا تو ایک طلاق رجعی ہو گئی اور عورت کو اختیار بھی حاصل ہو گیا یعنی اب اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو دوسری بائن طلاق واقع ہو گی۔ عورت نے کہا میں نے اپنے کو بائن کر دیا شوہر نے جائز کیا اور شوہر کی نیت طلاق کی ہے تو طلاق بائن ہو گئی۔ اور عورت نے طلاق دینا کہا تو اجازت شوہر کے وقت اگر شوہر کی نیت نہ بھی ہو طلاق ہو جائیگی اور تین کی نیت صحیح نہیں۔ اور عورت نے کہا میں نے اپنے کو تجھ پر حرام کر دیا شوہر نے جائز کر دیا طلاق ہو گئی۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۵:** شوہر سے کسی نے کہا فلاں شخص نے تیری عورت کو طلاق دیدی اُس نے جواب میں کہا اچھا کیا تو طلاق ہو گئی اور اگر کہا بُرا کیا تو نہ ہوئی۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۶:** اپنی عورت سے کہا جب تک تو میرے نکاح میں ہے اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اُس کا امر تیرے ہاتھ میں ہے پھر اس عورت سے خلع کیا[3] یا طلاق بائن یا تین طلاقیں دیں اب دوسری عورت سے نکاح کیا تو پہلی عورت کو کچھ اختیار نہیں اور اگر یہ کہا تھا کہ کسی عورت سے نکاح کروں تو اُس کا امر تیرے ہاتھ ہے تو خلع وغیرہ کے بعد بھی اس کو اختیار ہے۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۷:** عورت سے کہا تو اپنے کو طلاق دیدے اور نیت کچھ نہ ہو یا ایک یا دو ۲ کی نیت ہو اور عورت آزاد ہو تو عورت کے طلاق دینے سے ایک رجعی واقع ہو گی اور تین کی نیت کی ہو تو تین پڑیں گی اور عورت باندی ہو تو دو ۲ کی نیت بھی صحیح ہے۔ اور اگر عورت نے جواب میں کہا کہ میں نے اپنے کو بائن کیا یا جدا کیا یا میں حرام ہوں یا بَری ہوں جب بھی ایک رجعی واقع ہو گی۔ اور اگر کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو کچھ نہیں اگرچہ شوہر نے جائز کر دیا ہو۔[5] (درمختار) کسی اور سے کہا تو میری عورت کو رجعی طلاق دے اُس نے بائن دی جب بھی رجعی ہو گی اور اگر وکیل نے طلاق کا لفظ نہ کہا بلکہ کہا میں نے اُسے بائن کر

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث في تفویض الطلاق، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۹۴.

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث في تفویض الطلاق، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۹۴.

3 ...... یعنی مال کے بدلے نکاح سے آزاد کیا۔

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، المرجع السابق، ص۳۹۶، ۳۹۷.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل في المشیئة، ج۴، ص۵۶۳ - ۵۶۵.

دیایاجُدا کردیا تو کچھ نہیں۔[1] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۴۸:** عورت سے کہا اگر تو چاہے تو اپنے کو دس طلاقیں دے عورت نے تین دیں یا کہا اگر چاہے تو ایک طلاق دے عورت نے آدھی دی تو دونوں صورتوں میں ایک بھی واقع نہیں۔[2] (خانیہ)

**مسئلہ ۴۹:** شوہر نے کہا تو اپنے کو رجعی طلاق دے عورت نے بائن دی یا شوہر نے کہا بائن طلاق دے عورت نے رجعی دی تو جو شوہر نے کہا وہ واقع ہوگی عورت نے جیسی دی وہ نہیں اور اگر شوہر نے اُس کے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ تو اگر چاہے اور عورت نے اُس کے حکم کے خلاف بائن یا رجعی دی تو کچھ نہیں۔[3] (درمختار)

**مسئلہ ۵۰:** کسی کی دو عورتیں ہیں اور دونوں مدخولہ ہیں اُس نے دونوں کو مخاطب کر کے کہا تم دونوں اپنے کو یعنی خود کو اور دوسری کو تین طلاقیں دو ہر ایک نے اپنے کو اور سَوت کو آگے پیچھے تین طلاقیں دیں تو پہلی ہی کے طلاق دینے سے دونوں مُطلقہ ہوگئیں اور اگر پہلے سَوت کو طلاق دی پھر اپنے کو تو سَوت کو پڑ گئی اسے نہیں کہ اختیار ساقط[4] ہو چکا لہٰذا دوسری نے اگر اسے طلاق دی تو یہ بھی مُطلقہ ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ اور اگر شوہر نے اس طرح اختیار دینے کے بعد منع کر دیا کہ طلاق نہ دو تو جب تک مجلس باقی ہے ہر ایک اپنے کو طلاق دے سکتی ہے سَوت کو نہیں کہ دوسری کے حق میں وکیل ہے اور منع کر دینے سے وکالت باطل ہوگئی۔ اور اگر اُس لفظ کے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ اگر تم چاہو تو فقط ایک کے طلاق دینے سے طلاق نہ ہوگی جب تک دونوں اُسی مجلس میں اپنے کو اور دوسری کو طلاق نہ دیں طلاق نہ ہوگی اور مجلس کے بعد کچھ نہیں ہو سکتا۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۱:** کسی سے کہا اگر تو چاہے عورت کو طلاق دیدے اُس نے کہا میں نے چاہا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر کہا اُس کو طلاق ہے اگر تو چاہے اُس نے کہا میں نے چاہا تو ہوگئی۔[6] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۵۲:** عورت سے کہا تو اگر چاہے تو اپنے کو طلاق دیدے عورت نے جواب میں کہا میں نے چاہا کہ اپنے کو طلاق دیدوں تو کچھ نہیں۔ اگر کہا تو چاہے تو اپنے کو تین طلاقیں دیدے عورت نے کہا مُجھے طلاق ہے تو طلاق نہ ہوئی جب تک یہ

---

1. ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی المشیئة، ج٤، ص٥٦٩.
2. ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج٢، ص٢٤١.
3. ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل في المشیئة، ج٤، ص٥٦٩.
4. ...... ختم۔
5. ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث في تفویض الطلاق، الفصل الثالث، ج١، ص٤٠٣.
6. ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل في المشیئة، ج٤، ص٥٦٧.

نہ کہے کہ مجھے تین طلاقیں ہیں۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۳:** عورت سے کہا اپنے کو تو طلاق دیدے جیسی تو چاہے تو عورت کو اختیار ہے بائن دے یا رجعی ایک دے یا دو یا تین مگر مجلس بدلنے کے بعد اختیار نہ رہے گا۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۴:** اگر کہا تو چاہے تو اپنے کو طلاق دیدے اور تو چاہے تو میری فلاں بی بی کو طلاق دیدے تو پہلے اپنے کو طلاق دے یا اُس کو دونوں مُطلقہ ہو جائیں گی۔[3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۵:** عورت سے کہا تو جب چاہے اپنے کو ایک طلاق بائن دیدے پھر کہا تو جب چاہے اپنے کو ایک وہ طلاق دے جس میں رجعت کا میں مالک رہوں عورت نے کچھ دنوں بعد اپنے کو طلاق دی تو رجعی ہوگی اور شوہر کے پچھلے کلام کا جواب سمجھا جائیگا۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۶:** عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو ارادہ کرے یا پسند کرے یا خواہش کرے یا محبوب رکھے جواب میں کہا میں نے چاہا یا ارادہ کیا ہوگئی۔ یوہیں اگر کہا تجھے موافق آئے جواب میں کہا میں نے چاہا ہوگئی اور جواب میں کہا میں نے محبوب رکھا تو نہ ہوئی۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۷:** عورت سے کہا اگر تو چاہے تو تجھ کو طلاق ہے جواب میں کہا ہاں یا میں نے قبول کیا یا میں راضی ہوئی واقع نہ ہوئی اور اگر کہا تو اگر قبول کرے تو تجھ کو طلاق ہے جواب میں کہا میں نے چاہی تو ہوگئی۔[6] (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۸:** عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے، جواب میں کہا میں نے چاہا اگر تو چاہے، مرد نے بہ نیتِ طلاق کہا میں نے چاہا، تو واقع نہ ہوئی اور اگر مرد نے آخر میں کہا میں نے تیری طلاق چاہی تو ہوگئی جبکہ نیت بھی ہو۔[7] (ہدایہ) اگر عورت نے جواب میں کہا میں نے چاہا اگر فلاں بات ہوئی ہو کسی ایسی چیز کے لیے جو ہو چکی ہو یا اُس وقت موجود ہو مثلاً اگر

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثالث، ج ١، ص ٤٠٣.

2 ...... المرجع السابق، ص ٤٠٣.

3 ...... المرجع السابق، ص ٤٠٣.

4 ...... المرجع السابق، ص ٤٠٣.

5 ...... المرجع السابق، ص ٤٠٤.

6 ...... المرجع السابق، ص ٤٠٤.

7 ...... "الهداية"، كتاب الطلاق، فصل في المشيئة، ج ١، ص ٢٤٢.

فلاں شخص آیا ہو یا میرا باپ گھر میں ہو اور واقع میں وہ آچکا ہے یا وہ گھر میں ہے تو طلاق واقع ہوگئی اور اگر وہ ایسی چیز ہے جواب تک نہ ہوئی ہو اگرچہ اُس کا ہونا یقینی ہو مثلاً کہا میں نے چاہا اگر رات آئے یا اُس کا ہونا محتمل ہو مثلاً اگر میرا باپ چاہے تو طلاق نہ ہوئی اگرچہ اُس کے باپ نے کہہ دیا کہ میں نے چاہا۔[1] (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۵۹:** عورت سے کہا تجھ کو ایک طلاق ہے اگر تو چاہے، تجھ کو دو[2] طلاقیں ہیں اگر تو چاہے، جواب میں کہا میں نے ایک چاہی میں نے دو چاہی اگر دونوں جملے متصل ہوں تو تین طلاقیں ہوگئیں۔ یوہیں اگر کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے ایک اور اگر تو چاہے دو اُس نے جواب میں کہا میں نے چاہی تو تین طلاقیں ہوگئیں۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۶۰:** شوہر نے کہا اگر تو چاہے اور نہ چاہے تو تجھ کو طلاق ہے۔ یا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے اور نہ چاہے تو طلاق نہیں ہوسکتی چاہے یا نہ چاہے۔ اور اگر کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے اور اگر تو نہ چاہے تو بہر حال طلاق ہے چاہے یا نہ چاہے۔ اگر عورت سے کہا تو طلاق کو محبوب رکھتی ہے تو تجھ کو طلاق اور اگر تو اُس کو مبغوض رکھتی ہے[3] تو تجھ کو طلاق اگر عورت کہے میں محبوب رکھتی ہو یا بُرا جانتی ہوں تو طلاق ہو جائے گی اور اگر کچھ نہ کہے یا کہے میں نہ محبوب رکھتی ہوں نہ بُرا جانتی تو نہ ہوگی۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۶۱:** اپنی دو عورتوں سے کہا تم دونوں میں سے جسے طلاق کی زیادہ خواہش ہے اُس کو طلاق، دونوں نے اپنی خواہش دوسری سے زیادہ بتائی اگر شوہر دونوں کی تصدیق کرے تو دونوں مُطلقہ ہوگئیں ورنہ کوئی نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۶۲:** عورت سے کہا اگر تو مجھ سے محبت یا عداوت رکھتی ہے تو تجھ پر طلاق، عورت نے اُسی مجلس میں محبت یا عداوت[6] ظاہر کی طلاق ہوگئی اگرچہ اُسکے دل میں جو کچھ ہے اُس کے خلاف ظاہر کیا ہو اور اگر شوہر نے کہا اگر دِل سے تو مجھ سے محبت رکھتی ہے تو تجھ پر طلاق، عورت نے جواب میں کہا میں تجھے محبوب رکھتی ہوں طلاق ہو جائیگی اگرچہ جھوٹی ہو۔[7] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثالث، ج ١، ص ٤٠٤.

"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، فصل في المشيئة، ج ٤، ص ٥٧٠.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثالث، ج ١، ص ٤٠٤.

3 ...... یعنی بُرا سمجھتی ہے۔

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، فصل في المشيئة، مطلب: أنت طالق ان شئت... الخ، ج ٤، ص ٥٧٦.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، مطلب: انت طالق... الخ، ج ٤، ص ٥٧٧.

6 ...... دشمنی۔

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثالث، ج ١، ص ٤٠٥.

**مسئلہ ۶۳:** عورت سے کہا تجھ پر ایک طلاق اور اگر تجھے ناگوار [1] ہو تو دو، عورت نے ناگواری ظاہر کی تو تین طلاقیں ہوئیں اور چپ رہی تو ایک۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۶۴:** تجھ کو طلاق ہے جب تو چاہے یا جس وقت چاہے یا جس زمانہ میں چاہے، عورت نے رد کر دیا یعنی کہا میں نہیں چاہتی، تو رد نہ ہوا بلکہ آئندہ جس وقت چاہے طلاق دے سکتی ہے مگر ایک ہی دے سکتی ہے زیادہ نہیں۔ اور اگر یہ کہا کہ جب کبھی تو چاہے تو تین طلاقیں بھی دے سکتی ہے مگر دو ایک ساتھ یا تینوں ایک ساتھ نہیں دے سکتی بلکہ متفرق طور پر اگرچہ ایک ہی مجلس میں تین بار میں تین طلاقیں دیں اور اس لفظ میں اگر دو یا تین اکٹھا دیں تو ایک بھی نہ ہوئی۔ اور اگر عورت نے متفرق طور پر اپنے کو تین طلاقیں دیکر دوسرے سے نکاح کیا اس کے بعد پھر شوہر اول سے نکاح کیا تو اب عورت کو طلاق دینے کا اختیار نہ رہا۔ اور اگر خود طلاق نہ دی یا ایک یا دو دے کر بعد عدّت دوسرے سے نکاح کیا پھر شوہر اول کے نکاح میں آئی تو اب پھر اُسے تین طلاقیں متفرق طور پر دینے کا اختیار ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۶۵:** تو طلاق ہے جس جگہ چاہے تو اُسی مجلس تک اختیار ہے بعد مجلس چاہا کرے کچھ نہیں ہو سکتا۔[4] (درمختار)

**مسئلہ ۶۶:** اگر کہا جتنی تو چاہے یا جس قدر یا جو تو چاہے تو عورت کو اختیار ہے اُس مجلس میں جتنی طلاقیں چاہے دے اگرچہ شوہر کی کچھ نیت ہو اور بعد مجلس کچھ اختیار نہیں۔ اور اگر کہا تین میں سے جو چاہے یا جس قدر یا جتنی تو ایک اور دو کا اختیار ہے تین کا نہیں اور ان صورتوں میں تین یا دو طلاقیں دینا یا حالت حیض میں طلاق دینا بدعت نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۶۷:** شوہر نے کسی شخص سے کہا میں نے تجھے اپنے تمام کاموں میں وکیل بنایا۔ وکیل نے اُس کی عورت کو طلاق دے دی واقع نہ ہوئی اور اگر کہا تمام امور[6] میں وکیل کیا جن میں وکیل بنانا جائز ہے تو تمام باتوں میں وکیل بن گیا۔[7] (خانیہ) یعنی اُس کی عورت کو طلاق بھی دے سکتا ہے۔

**مسئلہ ۶۸:** ایک طلاق دینے کے لیے وکیل کیا، وکیل نے دو دیدیں تو واقع نہ ہوئی اور بائن کے لیے وکیل کیا وکیل

---

1 ...... ناپسند۔

2 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث في تفویض الطلاق، الفصل الثالث، ج۱، ص۴۰۵.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل في المشیئة، ج۴، ص۵۷۰ ـ ۵۷۳.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل في المشیئة، ج۴، ص۵۷۳.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل في المشیئة، مطلب: في مسألة الھدم، ج۴، ص۵۷۵.

6 ...... معاملات۔

7 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، فصل في الطلاق الذي یکون من الوکیل أومن المرأة، ج۱، ص۲۵۳.

نے رجعی دی تو بائن ہوگی اور رجعی کے لیے وکیل سے کہا اُس نے بائن دی تو رجعی ہوئی۔ اور اگر ایسے کو وکیل کیا جو غائب ہے اور اُسے ابھی تک وکالت کی خبر نہیں اور موکل کی عورت کو طلاق دیدی تو واقع نہ ہوئی کہ ابھی تک وکیل ہی نہیں۔ اور اگر کسی سے کہا میں تجھے اپنی عورت کو طلاق دینے سے منع نہیں کرتا تو اس کہنے سے وکیل نہ ہوا یا اس کے سامنے اسکی عورت کو کسی نے طلاق دی اور اس نے اُسے منع نہ کیا جب بھی وہ وکیل نہ ہوا۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۶۹:** طلاق دینے کے لیے وکیل کیا اور وکیل کے طلاق دینے سے پہلے خود موکل نے عورت کو طلاق بائن یا رجعی دے دی تو جب تک عورت عدّت میں ہے وکیل طلاق دے سکتا ہے۔ اور اگر وکیل نے طلاق نہیں دی اور موکل نے خود طلاق دیکر عدّت کے اندر اُس عورت سے نکاح کرلیا تو وکیل اب بھی طلاق دے سکتا ہے اور عدّت گزرنے کے بعد اگر نکاح کیا تو نہیں۔ اور اگر میاں بی بی میں کوئی معاذ اللہ مرتد ہوگیا جب بھی عدّت کے اندر وکیل طلاق دے سکتا ہے ہاں اگر مرتد ہو کر دارالحرب کو چلا گیا اور قاضی نے حکم بھی دیدیا تو اب وکالت باطل ہوگئی۔ یوہیں اگر وکیل معاذ اللہ مرتد ہوجائے تو وکالت باطل نہ ہوگی ہاں اگر دارالحرب کو چلا گیا اور قاضی نے حکم بھی دیدیا تو باطل۔[2] (خانیہ)

**مسئلہ ۷۰:** طلاق کے وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ دوسرے کو وکیل بنادے۔[3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۷۱:** کسی کو وکیل بنایا اور وکیل نے منظور نہ کیا تو وکیل نہ ہوا اور اگر چُپ رہا پھر طلاق دیدی ہوگئی۔ سمجھ وال بچہ اور غلام کو بھی وکیل بنا سکتا ہے۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۷۲:** وکیل سے کہا تو میری عورت کو کل طلاق دیدینا اُس نے آج ہی کہہ دیا تجھ پر کل طلاق ہے تو واقع نہ ہوئی۔ یوہیں اگر وکیل سے کہا طلاق دے دے اُس نے طلاق کو کسی شرط پر معلق کیا مثلاً کہا اگر تو گھر میں جائے تو تجھ پر طلاق ہے اور عورت گھر میں گئی طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں وکیل سے تین طلاق کے لیے کہا وکیل نے ہزار طلاقیں دیدیں یا آدھی کے لیے کہا وکیل نے ایک طلاق دی تو واقع نہ ہوئی۔[5] (بحرالرائق)

---

1 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث في تفویض الطلاق، الفصل الثالث، ج۱، ص۴۰۸.

2 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، فصل في الطلاق الذی یکون من الوکیل أومن المرأة، ج۱، ص۲۵۳.

3 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث في تفویض الطلاق، الفصل الثالث، ج۱، ص۴۰۹.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "البحرالرائق"، کتاب الطلاق، فصل في المشیئة، ج۳، ص۵۷۷.

# تعلیق کا بیان

تعلیق کے معنے یہ ہیں کہ کسی چیز کا ہونا دوسری چیز کے ہونے پر موقوف کیا جائے یہ دوسری چیز جس پر پہلی موقوف ہے اس کو شرط کہتے ہیں۔ تعلیق صحیح ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ ''شرط'' فی الحال معدوم ہو[1] مگر عادۃً ہو سکتی ہو لہٰذا اگر شرط معدوم نہ ہو مثلاً یہ کہے کہ اگر آسمان ہمارے اوپر ہو تو تجھ کو طلاق ہے یہ تعلیق نہیں بلکہ فوراً طلاق واقع ہو جائیگی اور اگر شرط عادۃً محال ہو مثلاً یہ کہ اگر سوئی کے ناکے میں اونٹ چلا جائے تو تجھ کو طلاق ہے یہ کلام لغو[2] ہے اس سے کچھ نہ ہوگا۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ ''شرط'' متصلاً[3] بولی جائے اور یہ کہ سزا دینا مقصود نہ ہو مثلاً عورت نے شوہر کو کمینہ کہا شوہر نے کہا اگر میں کمینہ ہوں تو تجھ پر طلاق ہے تو طلاق ہو گئی اگرچہ کمینہ نہ ہو کہ ایسے کلام سے تعلیق مقصود نہیں ہوتی بلکہ عورت کو ایذا[4] دینا، اور یہ بھی ضروری ہے کہ وہ فعل ذکر کیا جائے جسے شرط ٹھہرایا، لہٰذا اگر یوں کہا تجھے طلاق ہے اگر، اور اس کے بعد کچھ نہ کہا تو یہ کلام لغو ہے طلاق نہ واقع ہوئی نہ ہوگی۔ تعلیق کے لیے شرط یہ ہے کہ عورت تعلیق کے وقت اُس کے نکاح میں ہو مثلاً اپنی منکوحہ سے یا جو عورت اُس کی عدّت میں ہے کہا اگر تو فلاں کام کرے یا فلاں کے گھر جائے تو تجھ پر طلاق ہے یا نکاح کی طرف اضافت ہو مثلاً کہا اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اُس پر طلاق ہے یا اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ پر طلاق ہے یا جس عورت سے نکاح کروں اُسے طلاق ہے اور کسی اجنبیہ سے کہا اگر تو فلاں کے گھر گئی تو تجھ پر طلاق، پھر اُس سے نکاح کیا اور وہ عورت اُس کے یہاں گئی طلاق نہ ہوئی یا کہا جو عورت میرے ساتھ سوئے اُسے طلاق ہے پھر نکاح کیا اور ساتھ سوئی طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں اگر والدین سے کہا اگر تم میرا نکاح کرو گے تو اُسے طلاق پھر والدین نے اس کے بے کہے نکاح کر دیا طلاق واقع نہ ہوگی۔ یوہیں اگر طلاق ثبوت ملک[5] یا زوال ملک[6] کے مقارن[7] ہو تو کلام لغو ہے طلاق نہ ہوگی، مثلاً تجھ پر طلاق ہے تیرے نکاح کے ساتھ یا میری یا تیری موت کے ساتھ۔[8] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

**مسئلہ ۱:** طلاق کسی شرط پر معلق کی تھی اور شرط پائی جانے سے پہلے تین طلاقیں دیدیں تو تعلیق باطل ہو گئی یعنی وہ عورت پھر اس کے نکاح میں آئے اور اب شرط پائی جائے تو طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر تعلیق کے بعد تین سے کم طلاقیں دیں تو تعلیق باطل نہ ہوئی لہٰذا اب اگر عورت اس کے نکاح میں آئے اور شرط پائی جائے تو جتنی طلاقیں معلق کی تھیں سب واقع ہو جائیں گی یہ اُس صورت میں ہے کہ دوسرے شوہر کے بعد اس کے نکاح میں آئی۔ اور اگر دو ایک طلاق دیدی پھر بغیر دوسرے کے نکاح کے خود نکاح کر لیا تو اب تین میں جو باقی ہے واقع ہوگی اگرچہ بائن طلاق دی ہو یا رجعی کی عدّت ختم ہو گئی ہو کہ بعد عدّت

---

1 ...یعنی موجود نہ ہو۔ 2 ...بیکار، فضول۔ 3 ...یعنی ساتھ ہی۔ 4 ...تکلیف۔

5 ...ملکیت کا ثابت ہونا۔ 6 ...ملکیت کا ختم ہونا۔ 7 ...متصل۔

8 ..."الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مطلب: فیما لو حلف لایحلف فعلق، ج٤، ص٥٧٨۔ ٥٨٦، وغیرهما.

رجعی میں بھی عورت نکاح سے نکل جاتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ ملک نکاح جانے سے تعلیق باطل نہیں ہوتی۔[1] (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۲:** شوہر مرتد ہو کر دارالحرب کو چلا گیا تو تعلیق باطل ہوگئی یعنی اب اگر مسلمان ہوا اور اُس عورت سے نکاح کیا پھر شرط پائی گئی تو طلاق واقع نہ ہوگی۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۳:** شرط کا محل جاتا رہا تعلیق باطل ہوگئی مثلاً کہا اگر فلاں سے بات کرے تو تجھ پر طلاق اب وہ شخص مرگیا تو تعلیق باطل ہوگئی لہٰذا اگر کسی ولی کی کرامت سے جی گیا[3] اب کلام کیا طلاق واقع نہ ہوگی یا کہا اگر تو اس گھر میں گئی تو تجھ پر طلاق اور وہ مکان منہدم ہو کر[4] کھیت یا باغ بن گیا تعلیق جاتی رہی اگرچہ پھر دوبارہ اُس جگہ مکان بنایا گیا ہو۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۴:** یہ کہا اگر تو اس گلاس میں کا پانی پیے گی تو تجھ پر طلاق ہے اور گلاس میں اُس وقت پانی نہ تھا تو تعلیق باطل ہے اور اگر پانی اُس وقت موجود تھا پھر گرا دیا گیا تو تعلیق صحیح ہے۔

**مسئلہ ۵:** زوجہ کنیز ہے اُس سے کہا اگر تو اس گھر میں گئی تو تجھ پر تین طلاقیں پھر اُس کے مالک نے اُسے آزاد کر دیا اب گھر میں گئی تو دو طلاقیں پڑیں اور شوہر کو رجعت کا حق حاصل ہے کہ بوقت تعلیق تین طلاق کی اُس میں صلاحیت نہ تھی لہٰذا دو ہی کی تعلیق ہوگی اور اب کہ آزاد ہوگئی تین کی صلاحیت اُس میں ہے مگر اُس تعلیق کے سبب دو ہی واقع ہونگی کہ ایک طلاق کا اختیار شوہر کو اب جدید حاصل ہوا۔[6] (درمختار)

**مسئلہ ۶:** حروف شرط اُردو زبان میں یہ ہیں۔ اگر، جب، جس وقت، ہر وقت، جو، ہر، جس، جب کبھی، ہر بار۔

**مسئلہ ۷:** ایک مرتبہ شرط پائی جانے سے تعلیق ختم ہو جاتی ہے یعنی دوبارہ شرط پائی جانے سے طلاق نہ ہوگی مثلاً عورت سے کہا اگر تو فلاں کے گھر میں گئی یا تو نے فلاں سے بات کی تو تجھ کو طلاق ہے عورت اُس کے گھر گئی تو طلاق ہوگئی دوبارہ پھر گئی تو اب واقع نہ ہوگی کہ اب تعلیق کا حکم باقی نہیں مگر جب کبھی یا جب جب یا ہر بار کے لفظ سے تعلیق کی ہے تو ایک دو بار پر تعلیق ختم نہ ہوگی بلکہ تین بار میں تین طلاقیں واقع ہونگی کہ یہ **کُلَّما** کا ترجمہ ہے اور یہ لفظ عموم افعال کے واسطے آتا ہے مثلاً عورت سے

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، مطلب في معنى قولهم: ليس للمقلد... إلخ، ج٤، ص٥٨٩، وغيره.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٥٩٠.

3 ...... جی گیا: یعنی زندہ ہوگیا۔

4 ...... گر کر۔

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، مطلب في معنى قولهم: ليس للمقلد... إلخ، ج٤، ص٥٩٠.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٥٩١.

کہاجب کبھی توفلاں کے گھر جائے یافلاں سے بات کرے تو تجھ کوطلاق ہے تواگراُس کے گھر تین بارگئی تین طلاقیں ہوگئیں اب تعلیق کاحکم ختم ہوگیایعنی اگروہ عورت بعد حلالہ پھراُس کے نکاح میں آئی اب پھراُس کے گھر گئی توطلاق واقع نہ ہوگی ہاں اگریوں کہاہے کہ جب کبھی میں اُس سے نکاح کروں تو اُسے طلاق ہے تو تین پر بس نہیں بلکہ سوبار بھی نکاح کرے تو ہر بار طلاق واقع ہوگی۔[1] (عامہ کتب) یوہیں اگریہ کہا کہ جس جس شخص سے تو کلام کرے تجھ کوطلاق ہے یاہراُس عورت سے کہ میں نکاح کروں اُسے طلاق ہے یاجس جس وقت تو یہ کام کرے تجھ پرطلاق ہے کہ یہ الفاظ بھی عموم کے واسطے ہیں، لہٰذاایک بار میں تعلیق ختم نہ ہوگی۔

**مسئلہ ۸:** عورت سے کہاجب کبھی میں تجھے طلاق دوں تو تجھے طلاق ہے اورعورت کوایک طلاق دی تودوواقع ہوئیں ایک طلاق تو خوداب اُس نے دی اورایک اُس تعلیق کے سبب اوراگریوں کہا کہ جب کبھی تجھے طلاق ہو تو تجھ کوطلاق ہے اورایک طلاق دی تو تین ہوئیں ایک تو خوداس نے دی اورایک تعلیق کے سبب اوردوسری طلاق واقع ہونے سے طلاق ہونا پایا گیالہٰذا ایک اورپڑیگی کہ یہ لفظ عموم کے لیے ہے مگر بہرصورت تین سے متجاوز[2] نہیں ہوسکتی۔[3] (درمختار)

**مسئلہ ۹:** شرط پائی جانے سے تعلیق ختم ہوجاتی ہے اگرچہ شرط اُس وقت پائی گئی کہ عورت نکاح سے نکل گئی ہوالبتہ اگر عورت نکاح میں نہ رہی توطلاق واقع نہ ہوگی مثلاً عورت سے کہاتھااگر توفلاں کے گھر جائے تو تجھ کوطلاق ہے، اس کے بعدعورت کو طلاق دیدی اورعدّت گزرگئی اب عورت اُس کے گھر گئی پھرشوہر نے اُس سے نکاح کرلیااب پھرگئی توطلاق واقع نہ ہوگی کہ تعلیق ختم ہوچکی ہے لہٰذااگرکسی نے یہ کہاہو کہ اگر توفلاں کے گھر جائے تو تجھ پر تین طلاقیں اورچاہتاہو کہ اُس کے گھر آمدورفت شروع ہو جائے تو اُس کا حیلہ یہ ہے کہ عورت کوایک طلاق دیدے پھرعدّت کے بعدعورت اُس کے گھر جائے پھرنکاح کرلے اب جایا آیا کرے طلاق واقع نہ ہوگی مگرعموم کے الفاظ استعمال کیے ہوں تو یہ حیلہ کام نہیں دیگا۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۰:** یہ کہا کہ ہراُس عورت سے کہ میں نکاح کروں اُسے طلاق ہے تو جتنی عورتوں سے نکاح کریگاسب کوطلاق ہوجائے گی اوراگرایک ہی عورت سے دوبارنکاح کیا توصرف پہلی بارطلاق پڑیگی دوبارہ نہیں۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۱:** یہ کہا کہ جب کبھی میں فلاں کے گھر جاؤں تو میری عورت کوطلاق ہے اوراُس شخص کی چارعورتیں ہیں اور

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط...الخ، الفصل الاول، ج۱، ص۴۱۵.

2 ......زائد۔

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٥٩٧ ـ ٦٠١.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، مطلب مهم: الاضافة للتعريف...الخ، ج٤، ص٦٠٠.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الاول، ج۱، ص۴۱۵.

چار مرتبہ اُس کے گھر گیا تو ہر بار میں ایک طلاق واقع ہوئی لہٰذا اگر عورت کو معیّن نہ کیا ہو تو اب اختیار ہے کہ چاہے تو سب طلاقیں ایک پر کردے یا ایک ایک، ایک ایک پر [1]۔ اور اگر دو شخصوں سے یہ کہا جب کبھی میں تم دونوں کے یہاں کھانا کھاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے اور ایک دن ایک کے یہاں کھانا کھایا دوسرے دن دوسرے کے یہاں، تو عورت کو تین طلاقیں پڑ گئیں یعنی جبکہ تین لقمے یا زیادہ کھایا ہو۔ [2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۲:** یہ کہا کہ جب کبھی میں کوئی اچھا کلام زبان سے نکالوں تو تجھ پر طلاق ہے، اس کے بعد کہا سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو ایک طلاق واقع ہوگی اور اگر بغیر واو کے سبحن اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہا تو تین۔ [3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۳:** یہ کہا کہ جب کبھی میں اِس مکان میں جاؤں اور فلاں سے کلام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے، اُس کے بعد اُس گھر میں کئی مرتبہ گیا مگر اُس سے کلام نہ کیا تو عورت کو طلاق نہ ہوئی اور اگر جانا کئی بار ہوا اور کلام ایک بار تو ایک طلاق ہوئی۔ [4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۴:** شوہر نے دروازہ کی کنڈی بجائی کہ کھول دیا جائے اور کھولا نہ گیا اُس نے کہا اگر آج رات میں تُو دروازہ نہ کھولے تو تجھ کو طلاق ہے اور گھر میں کوئی تھا ہی نہیں کہ دروازہ کھولتا، یوہیں رات گزر گئی تو طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں اگر جیب میں روپیہ تھا مگر ملا نہیں اس پر کہا اگر وہ روپیہ کہ تو نے میری جیب سے لیا ہے واپس نہ کرے تو تجھ کو طلاق ہے پھر دیکھا تو روپیہ جیب ہی میں تھا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ [5] (خانیہ وغیرہا)

**مسئلہ ۱۵:** عورت کو حیض ہے اور کہا اگر تو حائض ہو تو تجھ کو طلاق، یا عورت بیمار ہے اور کہا اگر تو بیمار ہو تو تجھ کو طلاق، تو اِس سے وہ حیض یا مرض مراد ہے کہ زمانہ آئندہ میں ہو اور اگر اس موجود کی نیت کی تو صحیح ہے اور اگر کہا کہ کل اگر تو حائض ہو تو تجھ کو طلاق اور اُسے علم ہے کہ حیض سے ہے تو یہی حیض مراد ہے، لہٰذا اگر صبح چمکتے وقت حیض رہا تو طلاق ہوگئی جبکہ اُس وقت تین دن پورے یا اس سے زائد ہوں۔ اور اگر اُسے اس حیض کا علم نہیں تو جدید حیض مراد ہوگا لہٰذا طلاق نہ ہوگی اور اگر کھڑے ہونے، بیٹھنے، سوار ہونے، مکان میں رہنے پر تعلیق کی اور کہتے وقت وہ بات موجود تھی تو اس کہنے کے کچھ بعد تک اگر عورت اُسی حالت پر

---

1 ...... یعنی ایک ایک طلاق ایک ایک عورت پر کردے۔

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثانی، ج ۱، ص ٤١٦.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق، ص ٤١٧.

5 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۲، ص ٢٣٢، وغیرها.

رہی تو طلاق ہوگئی اور مکان میں داخل ہونے یا مکان سے نکلنے پر تعلیق کی تو آئندہ کا جانا اور نکلنا مراد ہے اور مارنے اور کھانے سے مراد وہ ہے جواب کہنے کے بعد ہوگا اور روزہ رکھنے پر معلق کیا اور تھوڑی دیر بھی روزہ کی نیت سے رہی تو طلاق ہوگئی اور اگر یہ کہا کہ ایک دن اگر تو روزہ رکھے تو اُس وقت طلاق ہوگی کہ اُس دن کا آفتاب ڈوب جائے۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۶:** یہ کہا اگر تجھے حیض آئے تو طلاق ہے، تو عورت کو خون آتے ہی طلاق کا حکم نہ دینگے جب تک تین دن رات تک مستمر[2] نہ ہو، اور جب یہ مدت پوری ہوگی تو اُسی وقت سے طلاق کا حکم دینگے جب سے خون دیکھا ہے اور یہ طلاق بدعی ہوگی کہ حیض میں واقع ہوئی۔ اور یہ کہا کہ اگر تجھے پورا حیض آئے یا آدھا یا تہائی یا چوتھائی تو ان سب صورتوں میں حیض ختم ہونے پر طلاق ہوگی پھر اگر دس دن پر حیض ختم ہو تو ختم ہوتے ہی اور کم میں منقطع[3] ہو تو نہانے یا نماز کا وقت گزر جانے پر ہوگی۔[4] (درمختار)

**مسئلہ ۱۷:** حیض اور احتلام وغیرہ مخفی[5] چیزیں عورت کے کہنے پر مان لی جائینگی مگر دوسرے پر اس کا کچھ اثر نہیں مثلاً عورت سے کہا اگر تجھے حیض آئے تو تجھ کو اور فلانی کو طلاق ہے، اور عورت نے اپنا حائض[6] ہونا بتایا تو خود اس کو طلاق ہوگئی دوسری کو نہیں ہاں اگر شوہر نے اُس کے کہنے کی تصدیق کی یا اُس کا حائض ہونا یقین کے ساتھ معلوم ہوا تو دوسری کو بھی طلاق ہوگی۔[7] (درمختار)

**مسئلہ ۱۸:** کسی کی دو عورتیں ہیں دونوں سے کہا جب تم دونوں کو حیض آئے تو دونوں کو طلاق ہے، دونوں نے کہا ہمیں حیض آیا اور شوہر نے دونوں کی تصدیق کی تو دونوں مطلقہ ہوگئیں اور دونوں کی تکذیب کی تو کسی کو نہیں اور ایک کی تصدیق کی اور ایک کی تکذیب، تو جس کی تصدیق کی ہے اُسے طلاق ہوئی اور جس کی تکذیب کی اُس کو نہیں۔[8] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۹:** یہ کہا کہ تو لڑکا جنے تو ایک طلاق اور لڑکی جنے تو دو، اور لڑکا لڑکی دونوں پیدا ہوئے تو جو پہلے پیدا ہوا اُسی کے بموجب طلاق واقع ہوگی اور معلوم نہ ہو کہ پہلے کیا پیدا ہوا تو قاضی ایک طلاق کا حکم دیگا اور احتیاط یہ ہے کہ شوہر دو طلاقیں سمجھے اور عدّت بھی دوسرے بچے کے پیدا ہونے سے پوری ہوگئی لہٰذا اب رجعت بھی نہیں کرسکتا اور دونوں ایک ساتھ پیدا ہوں تو

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع فى الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج ١، ص ٤٢١.

2 ...... جاری۔ 3 ...... ختم۔

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج ٤، ص ٦٠٧ ـ ٦٠٩.

5 ...... پوشیدہ۔ 6 ...... حیض والی۔

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج ٤، ص ٦٠٤ ـ ٦٠٧.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج ١، ص ٤٢٢.

''جس کی تصدیق کی ہے اُسے طلاق ہوئی اور جس کی تکذیب کی اُس کو نہیں'' ۔ غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے، اصل کتاب میں مسئلہ اس طرح ہے ''جس کی تکذیب کی ہے اسے طلاق ہوئی اور جس کی تصدیق کی ہے اس کو نہیں'' ۔ ... علمیہ

تین طلاقیں ہوں گی اور عدت حیض سے پوری کرے اور خنثیٰ[1] پیدا ہوا تو ایک ابھی واقع مانی جائے گی اور دوسری کا حکم اُس وقت تک موقوف رہیگا جب تک اُس کا حال نہ کھلے اور اگر ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ہوئیں تو قاضی دو کا حکم دیگا اور احتیاط یہ ہے کہ تین سمجھے اور اگر دو لڑکے اور ایک لڑکی ہوئی تو قاضی ایک کا حکم دیگا اور احتیاطاً تین سمجھے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۰:** یہ کہا کہ جو کچھ تیرے شکم[3] میں ہے اگر لڑکا ہے تو تجھ کو ایک طلاق اور لڑکی ہے تو دو، اور لڑکا لڑکی دونوں پیدا ہوئے تو کچھ نہیں۔ یوہیں اگر کہا کہ بوری میں جو کچھ ہے اگر گیہوں ہیں تو تجھے طلاق یا آٹا ہے تو تجھے طلاق، اور بوری میں گیہوں اور آٹا دونوں ہیں تو کچھ نہیں اور یوں کہا کہ اگر تیرے پیٹ میں لڑکا ہے تو ایک طلاق اور لڑکی تو دو اور دونوں ہوئے تو تین طلاقیں ہوئیں۔[4] (درمختار)

**مسئلہ ۲۱:** عورت سے کہا اگر تیرے بچہ پیدا ہو تو تجھ کو طلاق، اب عورت کہتی ہے میرے بچہ پیدا ہوا اور شوہر تکذیب کرتا ہے[5] اور حمل ظاہر نہ تھا نہ شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا تو صرف جنائی[6] کی شہادت پر حکم طلاق نہ دینگے۔[7] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۲:** یہ کہا کہ اگر تو بچہ جنے تو طلاق ہے اور مُردہ بچہ پیدا ہوا طلاق ہوگئی اور کچا بچہ جنی اور بعض اعضا بن چکے تھے جب بھی طلاق ہوگئی ورنہ نہیں۔[8] (جوہرہ وغیرہا)

**مسئلہ ۲۳:** عورت سے کہا اگر تو بچہ جنے تو تجھ کو طلاق، پھر کہا اگر تو اُسے لڑکا جنے تو دو طلاقیں، اور لڑکا ہوا تو تین واقع ہوگئیں۔[9] (ردالمحتار) اور اگر یوں کہا کہ تو اگر بچہ جنے تو تجھ کو دو طلاقیں، پھر کہا وہ بچہ کہ تیرے شکم میں ہے لڑکا ہو تو تجھ کو طلاق، اور لڑکا ہوا تو ایک ہی طلاق ہوگی اور بچہ پیدا ہوتے ہی عدت بھی گزر جائے گی۔[10] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۴:** حمل پر طلاق معلق کی ہو تو مستحب یہ ہے کہ استبرا یعنی حیض کے بعد وطی کرے کہ شاید

---

[1] ...... ہیجڑا۔

[2] ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مطلب: اختلاف الزوجین في وجود الشرط، ج٤، ص٦١٠.

[3] ...... پیٹ۔

[4] ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج٤، ص٦١١.

[5] ...... یعنی جھٹلاتا ہے۔ [6] ...... دائی، بچہ جنانے والی۔

[7] ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج١، ص٤٢٤.

[8] ...... "الجوهرة النیرة"، کتاب الطلاق، الجزء الثاني، ص٥٤، وغیرها.

[9] ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مطلب: اختلاف الزوجین في وجود الشرط، ج٤، ص٦١١.

[10] ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج١، ص٤٢٤، ٤٢٥.

حمل ہو۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۵:** اگر دو شرطوں پر طلاق معلق کی مثلاً جب زید آئے اور جب عمرو آئے یا جب زید و عمرو آئیں تو تجھ کو طلاق ہے تو طلاق اُس وقت واقع ہوگی کہ پچھلی شرط اس کی ملک[2] میں پائی جائے اگرچہ پہلی اُس وقت پائی گئی کہ عورت ملک میں نہ تھی مثلاً اُسے طلاق دیدی تھی اور عدّت گزر چکی تھی اب زید آیا پھر اُس سے نکاح کیا اب عمرو آیا تو طلاق واقع ہوگئی اور دوسری شرط ملک میں نہ ہو تو پہلی اگرچہ ملک میں پائی گئی طلاق نہ ہوئی۔[3] (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۲۶:** وطی پر تین طلاقیں معلق کی تھیں تو حشفہ[4] داخل ہونے سے طلاق ہو جائے گی، اور واجب ہے کہ فوراً جُدا ہو جائے۔[5] (درمختار)

**مسئلہ ۲۷:** اپنی عورت سے کہا جب تک تو میرے نکاح میں ہے اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اُسے طلاق پھر عورت کو طلاق بائن دی اور عدّت کے اندر دوسری عورت سے نکاح کیا تو طلاق نہ ہوئی اور رجعی کی عدّت میں تھی تو ہوگئی۔[6] (درمختار)

**مسئلہ ۲۸:** کسی کی تین عورتیں ہیں، ایک سے کہا اگر میں تجھے طلاق دوں تو اُن دونوں کو بھی طلاق ہے، پھر دوسری اور تیسری سے بھی یوہیں کہا، پھر پہلی کو ایک طلاق دی، تو اُن دونوں کو بھی ایک ایک ہوئی اور اگر دوسری کو ایک طلاق دی تو پہلی کو ایک ہوئی اور دوسری اور تیسری پر دو دو، اور اگر تیسری عورت کو ایک طلاق دی تو اس پر تین ہوئیں اور دوسری پر دو، اور پہلی پر ایک۔[7] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۹:** یہ کہا کہ اگر اس شب میں تو میرے پاس نہ آئی تو تجھے طلاق، عورت دروازہ تک آئی اندر نہ گئی، طلاق ہوگئی اور اگر اندر گئی مگر شوہر سورہا تھا تو نہ ہوئی اور پاس آنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی قریب آجائے کہ شوہر ہاتھ بڑھائے تو عورت تک پہنچ جائے۔ مرد نے عورت کو بلایا اُس نے انکار کیا اس پر کہا اگر تو نہ آئی تو تجھ کو طلاق ہے، پھر شوہر خود زبردستی اُسے لے آیا

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج١، ص٤٢٥.

2 ...... ملکیت۔

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦١٣، وغيره.

4 ...... آلہ تناسل کی سپاری۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦١٤.

6 ...... المرجع السابق، ص٦١٥.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج١، ص٤٢٦.

طلاق نہ ہوئی۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۰:** کوئی شخص مکان میں ہے لوگ اُسے نکلنے نہیں دیتے، اُس نے کہا اگر میں یہاں سوؤں تو میری عورت کو طلاق ہے اُسکا مقصد خاص وہ جگہ ہے جہاں بیٹھا یا کھڑا ہے پھر اُسی مکان میں سویا مگر اُس جگہ سے ہٹ کر تو قضاءً طلاق ہو جائے گی دیانۃً نہیں۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۱:** عورت سے کہا اگر تو اپنے بھائی سے میری شکایت کریگی تو تجھ کو طلاق ہے، اُس کا بھائی آیا عورت نے کسی بچہ کو مخاطب کر کے کہا میرے شوہر نے ایسا کیا ایسا کیا اور اُسکا بھائی سب سُن رہا ہے طلاق نہ ہوگی۔[3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۲:** آپس میں جھگڑ رہے تھے مرد نے کہا اگر تو چُپ نہ رہے گی تو تجھ کو طلاق ہے، عورت نے کہا نہیں چُپ ہوں گی اِس کے بعد خاموش ہوگئی طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں اگر کہا کہ تو چیخے گی تو تجھ کو طلاق ہے عورت نے کہا چیخوں گی تو مگر پھر چُپ ہوگئی طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں اگر کہا کہ فلاں کا ذکر کرے گی تو ایسا ہے عورت نے کہا میں اُس کا ذکر نہ کروں گی یا کہا جب تو منع کرتا ہے تو اُس کا ذکر نہ کروں گی طلاق نہ ہوگی کہ اتنی بات مستثنےٰ ہے۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۳:** عورت نے فاقہ کشی کی شکایت کی، شوہر نے کہا اگر میرے گھر تو بھوکی رہے تو تجھے طلاق ہے، تو علاوہ روزے کے بھوکی رہنے پر طلاق ہوگی۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۴:** اگر تو فلاں کے گھر جائے تو تجھ کو طلاق ہے اور وہ شخص مر گیا اور مکان ترکہ میں چھوڑا اب وہاں جانے سے طلاق نہ ہوگی۔ یوہیں اگر بیع یا ہبہ[6] یا کسی اور وجہ سے اُس کی مِلک میں مکان نہ رہا جب بھی طلاق نہ ہوگی۔[7] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۵:** عورت سے کہا اگر تو بغیر میری اجازت کے گھر سے نکلی تو تجھ پر طلاق پھر سائل نے دروازہ پر سوال کیا شوہر نے عورت سے کہا اُسے روٹی کا ٹکڑا دے آ اگر سائل دروازہ سے اتنے فاصلہ پر ہے کہ بغیر باہر نکلے نہیں دے سکتی تو باہر نکلنے سے طلاق نہ ہوگی اور اگر بغیر باہر نکلے دے سکتی تھی مگر نکلی تو طلاق ہوگئی اور اگر جس وقت شوہر نے عورت کو بھیجا تھا اُس وقت سائل

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج۱، ص ٤٣٠.

2 ...... المرجع السابق، ص ٤٣١.

3 ...... المرجع السابق، ص ٤٣٢.

4 ...... المرجع السابق، ص ٤٣٢.

5 ...... المرجع السابق، ص ٤٣٢.

6 ...... تحفے میں دینا۔

7 ...... "الفتاوی الهندیة"، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج۱، ص ٤٣٤.

دروازہ سے قریب تھا اور جب عورت وہاں لے کر پہنچی تو ہٹ گیا تھا کہ عورت کو نکل کر دینا پڑا جب بھی طلاق ہوگئی۔ اور اگر عربی میں اجازت دی اور عورت عربی نہ جانتی ہو تو اجازت نہ ہوئی لہٰذا اگر نکلے گی طلاق ہو جائے گی۔ یوہیں سوتی تھی یا موجود نہ تھی یا اُس نے سُنا نہیں تو یہ اجازت ناکافی ہے یہاں تک کہ شوہر نے اگر لوگوں کے سامنے کہا کہ میں نے اُسے نکلنے کی اجازت دی مگر یہ نہ کہا کہ اُس سے کہہ دو یا خبر پہنچا دو اور لوگوں نے بطور خود عورت سے جا کر کہا کہ اُس نے اجازت دیدی اور اُن کے کہنے سے عورت نکلی طلاق ہوگئی۔ اگر عورت نے میکے جانے کی اجازت مانگی شوہر نے اجازت دی مگر عورت اُس وقت نہ گئی کسی اور وقت گئی تو طلاق ہوگئی۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۶:** اس بچہ کو اگر گھر سے باہر نکلنے دیا تو تجھ کو طلاق ہے، عورت غافل ہوگئی یا نماز پڑھنے لگی اور بچہ نکل بھاگا تو طلاق نہ ہوگی۔ اگر تو اس گھر کے دروازہ سے نکلی تو تجھ پر طلاق، عورت چھت پر سے پڑوس کے مکان میں گئی طلاق نہ ہوئی۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۷:** تجھ پر طلاق ہے یا میں مرد نہیں، تو طلاق ہوگئی اور اگر کہا تجھ پر طلاق ہے یا میں مرد ہوں تو نہ ہوئی۔[3] (خانیہ)

**مسئلہ ۳۸:** اپنی عورت سے کہا اگر تو میری عورت ہے تو تجھے تین طلاقیں اور اُس کے متصل ہی[4] اگر ایک طلاق بائن دیدی، تو یہی ایک پڑے گی ورنہ تین۔[5] (خانیہ)

# استثنا کا بیان

استثنا کے لیے شرط یہ ہے کہ کلام کے ساتھ متصل ہو یعنی بلا وجہ نہ سکوت کیا ہو نہ کوئی بیکار بات درمیان میں کہی ہو، اور یہ بھی شرط ہے کہ اتنی آواز سے کہے کہ اگر شور و غل وغیرہ کوئی مانع[6] نہ ہو تو خود سُن سکے بہرے کا استثنا صحیح ہے۔[7]

**مسئلہ ۱:** عورت نے طلاق کے الفاظ سُنے مگر استثنا نہ سُنا تو جس طرح ممکن ہو شوہر سے علیحدہ ہو جائے اُسے جماع نہ

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج١، ص٤٣٨، ٤٣٩ .

2 ...... المرجع السابق، ص٤٤١ .

3 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٢، ص٢٢٤ .

4 ...... فوراً ہی یعنی درمیان میں کوئی اور کلام وغیرہ نہ کیا۔

5 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٢، ص٢٢٦ .

6 ...... یعنی رکاوٹ۔

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، مطلب: الاستثناء يطلق على الشرط لغة واستعمالا، ج٤، ص٦١٧ ـ ٦١٩ .
و "الفتاوى الخانية"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٢، ص٢٤٢ .

کرنے دے۔[1] (خانیہ)

**مسئلہ۲:** سانس یا چھینک یا کھانسی یا ڈکار یا جماہی یا زبان کی گرانی[2] کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ کسی نے اس کا مونھ بند کردیا اگر وقفہ ہوا تو اتصال[3] کے منافی نہیں۔ یوہیں اگر درمیان میں کوئی مفید بات کہی تو اتصال کے منافی نہیں مثلاً تاکید کی نیت سے لفظ طلاق دوبار کہہ کر استثنا کا لفظ بولا۔[4] (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ۳:** درمیان میں کوئی غیر مفید بات کہی پھر استثنا کیا تو صحیح نہیں مثلاً تجھ کو طلاق رجعی ہے ان شاء اللہ تو طلاق ہوگئی اور اگر کہا تجھ کو طلاق بائن ہے ان شاء اللہ تو واقع نہ ہوئی۔[5] (درمختار)

**مسئلہ۴:** لفظ ان شاء اللہ اگرچہ بظاہر شرط معلوم ہوتا ہے مگر اس کا شمار استثنا میں ہے مگر اُنھیں چیزوں میں جن کا وجود بولنے پر موقوف ہے مثلاً طلاق وحلف وغیرہما اور جن چیزوں کو تلفظ سے خصوصیت نہیں وہاں استثنا کے معنی نہیں مثلاً یہ کہا **نویت ان اصوم غداً ان شاء اللّٰہ تعالٰی**[6] کہ یہاں نہ استثنا ہے نہ نیت روزہ پر اسکا اثر بلکہ یہ لفظ ایسے مقام پر برکت وطلب توفیق کے لیے ہوتا ہے۔[7] (ردالمحتار)

**مسئلہ۵:** عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے ان شاء اللہ تعالیٰ طلاق واقع نہ ہوئی اگرچہ ان شاء اللہ کہنے سے پہلے مرگئی اور اگر شوہر اتنا لفظ کہہ کر کہ تجھ کو طلاق ہے مرگیا ان شاء اللہ کہنے کی نوبت نہ آئی مگر اُس کا ارادہ اس کے کہنے کا بھی تھا تو طلاق ہوگئی رہا یہ کہ کیونکر معلوم ہوا کہ اُس کا ارادہ ایسا تھا یہ یوں معلوم ہوا کہ پہلے سے اُس نے کہدیا تھا کہ میں اپنی عورت کو طلاق دے کر استثنا کروں گا۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ۶:** استثنا میں یہ شرط نہیں کہ بالقصد[9] کہا ہو بلکہ بلاقصد[10] زبان سے نکل گیا جب بھی طلاق واقع نہ ہوگی، بلکہ اگر اُس کے معنے بھی نہ جانتا ہو جب بھی واقع نہ ہوگی اور یہ بھی شرط نہیں کہ لفظ طلاق واستثنا دونوں بولے، بلکہ اگر زبان سے طلاق کا لفظ کہا اور فوراً لفظ ان شاء اللہ لکھ دیا یا طلاق لکھی اور زبان سے انشاء اللہ کہہ دیا جب بھی طلاق واقع نہ ہوئی یا دونوں کو لکھا

---

1 ...... "الفتاوی الخانیۃ".

2 ......یعنی لکنت۔ 3 ......یعنی ملا ہوا ہونا۔

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج٤، ص٦١٧ وغیرہ.

5 ...... المرجع السابق، ص٦١٧ . 6 ......ترجمہ: میں نیت کرتا ہوں کہ کل روزہ رکھوں گا ان شاء اللّٰہ تعالیٰ۔

7 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مطلب: مسائل الاستثناء، ومطلب: الاستثناء یثبت حکمه...الخ، ج٤، ص٦١٦.

8 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مطلب: قال: انت طالق وسکت...الخ، ج٤، ص٦١٦، ٦١٩.

9 ......ارادتاً۔ 10 ......ارادہ کے بغیر۔

پھر لفظ استثنا مٹا دیا طلاق واقع نہ ہوئی۔ [1] (درمختار)

**مسئلہ ۷:** دو شخصوں نے شہادت دی کہ تو نے انشاء اللہ کہا تھا مگر اسے یاد نہیں تو اگر اُس وقت غصہ زیادہ تھا اور لڑائی جھگڑے کی وجہ سے یہ احتمال ہے کہ بوجہ مشغولی یاد نہ ہوگا تو اُن کی بات پر عمل کر سکتا ہے اور اگر اتنی مشغولی نہ تھی کہ بھول جاتا تو اُن کا قول نہ مانے۔ [2] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۸:** تجھ کو طلاق ہے مگر یہ کہ خدا چاہے یا اگر خدا نہ چاہے یا جو اللہ (عزوجل) چاہے یا جب خدا چاہے یا مگر جو خدا چاہے یا جب تک خدا نہ چاہے یا اللہ (عزوجل) کی مشیت [3] یا ارادہ یا رضا کے ساتھ یا اللہ (عزوجل) کی مشیت یا ارادہ یا اُس کی رضا یا حکم یا اذن [4] یا امر میں، تو طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر یوں کہا کہ اللہ (عزوجل) کے امر یا حکم یا اذن یا علم یا قضا یا قدرت سے یا اللہ (عزوجل) کے علم میں یا اُس کی مشیت یا ارادہ یا حکم وغیرہا کے سبب تو ہو جائے گی۔ [5] (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۹:** ایسے کی مشیت پر طلاق معلق کی جس کی مشیت کا حال معلوم نہ ہوسکے یا اُس کے لیے مشیت ہی نہ ہو تو طلاق نہ ہوگی جیسے جن و ملائکہ اور دیوار اور گدھا وغیرہا۔ یوہیں اگر کہا کہ اگر خدا چاہے اور فلاں [6] تو طلاق نہ ہوگی اگرچہ فلاں کا چاہنا معلوم ہو۔ یوہیں اگر کسی سے کہا تو میری عورت کو طلاق دیدے اگر اللہ (عزوجل) چاہے اور تو یا جو اللہ (عزوجل) چاہے اور تو اور اُس نے طلاق دیدی طلاق واقع نہ ہوئی۔ [7] (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۱۰:** عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے اگر اللہ (عزوجل) میری مدد کرے یا اللہ (عزوجل) کی مدد سے اور نیت استثنا کی ہے تو دیانۃً طلاق نہ ہوئی۔ [8] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۱:** تجھ کو طلاق ہے اگر فلاں چاہے یا ارادہ کرے یا پسند کرے یا خواہش کرے۔ یا مگر یہ کہ فلاں اس کے غیر کا ارادہ کرے یا پسند کرے یا خواہش کرے یا چاہے یا مناسب جانے تو یہ تملیک [9] ہے لہٰذا جس مجلس میں اُس شخص کو علم ہوا اگر

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦١٩.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، مطلب: فيما لو حلف وأنشأله آخر، ج٤، ص٦٢١.

3 ...... یعنی چاہت۔

4 ...... اجازت۔

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الرابع، ج١، ص٤٥٤، ٤٥٥.

6 ...... اس طرح کہنا ناجائز ہے کہ مشیت خدا کے ساتھ بندہ کی مشیت کو جمع کیا ۱۲ منہ

7 ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، ص٤٥٥.

8 ...... المرجع السابق، ص٤٥٥.

9 ...... مالک بنانا۔

اُس نے طلاق چاہی تو ہوئی ورنہ نہیں یعنی اپنی زبان سے اگر طلاق چاہنا ظاہر کیا ہوگئی اگرچہ دل میں نہ چاہتا ہو۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۲:** تجھ کو طلاق اگر تیرا مہر نہ ہوتا یا تیری شرافت نہ ہوتی یا تیرا باپ نہ ہوتا یا تیرا حسن و جمال نہ ہوتا یا اگر میں تجھ سے محبت نہ کرتا ہوتا ان سب صورتوں میں طلاق نہ ہوگی۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۳:** اگر انشاء اللہ کو مقدم کیا یعنی یوں کہا انشاء اللہ تجھ کو طلاق ہے جب بھی طلاق نہ ہوگی اور اگر یوں کہا کہ تجھ کو طلاق ہے انشاء اللہ اگر تو گھر میں گئی تو مکان میں جانے سے طلاق نہ ہوگی۔ اور اگر انشاء اللہ دو جملے طلاق کے درمیان میں ہو مثلاً کہا تجھ کو طلاق ہے انشاء اللہ تجھ کو طلاق ہے تو استثنا پہلے کی طرف رجوع کرے گا لہٰذا دوسرے سے طلاق ہو جائے گی۔ یوہیں اگر کہا تجھ کو تین طلاقیں ہیں انشاء اللہ تجھ پر طلاق ہے تو ایک واقع ہوگی۔[3] (بحر، درمختار، خانیہ)

**مسئلہ ۱۴:** اگر کہا تجھ پر ایک طلاق ہے اگر خدا چاہے اور تجھ پر دو طلاقیں اگر خدا نہ چاہے تو ایک بھی واقع نہ ہوگی اور اگر کہا تجھ پر آج ایک طلاق ہے اگر خدا چاہے اور اگر خدا نہ چاہے تو دو اور آج کا دن گزر گیا اور عورت کو طلاق نہ دی تو دو واقع ہوئیں اور اگر اُس دن ایک طلاق دیدی تو یہی ایک واقع ہوگی۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۵:** اگر تین طلاقیں دیکر اُن میں سے ایک یا دو کا استثنا کرے تو یہ استثنا صحیح ہے یعنی استثنا کے بعد جو باقی ہے واقع ہوگی مثلاً کہا تجھ کو تین طلاقیں ہیں مگر ایک تو دو ہونگی اور اگر کہا مگر دو تو ایک ہوگی۔ اور کل کا استثنا صحیح نہیں خواہ اُسی لفظ سے ہو مثلاً تجھ پر تین طلاقیں مگر تین یا ایسے لفظ سے ہو جس کے معنی کل کے مساوی ہوں مثلاً کہا تجھ پر تین طلاقیں ہیں مگر ایک اور ایک اور ایک یا مگر دو اور ایک، تو ان صورتوں میں تینوں واقع ہونگی۔ یا اُس کی کئی عورتیں ہیں سب کو مخاطب کر کے کہا تم سب کو طلاق ہے مگر فلانی اور فلانی اور فلانی نام لیکر سب کا استثنا کر دیا تو سب مطلقہ ہو جائیں گی اور اگر باعتبار معنی کے وہ لفظ مساوی نہ ہو اگرچہ اس خاص صورت میں مساوی ہو تو استثنا صحیح ہے مثلاً کہا میری ہر عورت پر طلاق مگر فلانی اور فلانی پر، تو طلاق نہ ہوگی اگرچہ اُسکی یہی دو عورتیں ہوں۔[5] (درمختار وغیرہ)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الرابع، ج١، ص٤٥٥.

2 ...... المرجع السابق، ص٤٥٦.

3 ...... "البحر الرائق"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦٥.

و"الفتاوی الخانية"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٢، ص٢٤٢.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الرابع، ج١، ص٤٥٦.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦٢٩ وغيره.

**مسئلہ ۱۶:** تجھ کو طلاق ہے تجھ کو طلاق ہے تجھ کو طلاق ہے مگر ایک، یا کہا تجھ کو طلاق ہے ایک اور ایک اور ایک مگر ایک، تو ان دونوں صورتوں میں تین پڑیں گی کہ ہر ایک مستقل کلام ہے اور ہر ایک سے استثنا کا تعلق ہوسکتا ہے اور استثنا چونکہ ہر ایک کا مساوی ہے لہٰذا صحیح نہیں۔[1] (بحر)

**مسئلہ ۱۷:** اگر تین سے زائد طلاق دے کر اُن میں سے کم کا استثنا کیا تو صحیح ہے اور استثنا کے بعد جو باقی ہے واقع ہوگی مثلاً کہا تجھ پر دس طلاقیں ہیں مگر نو، تو ایک ہوگی اور آٹھ کا استثنا کیا تو دو ہوں گی۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۱۸:** استثنا اگر اصل پر زیادہ ہو تو باطل ہے مثلاً کہا تجھ پر تین طلاقیں مگر چار یا پانچ، تو تین واقع ہوں گی۔ یوہیں جز و طلاق کا استثنا بھی باطل ہے مثلاً کہا تجھ پر تین طلاقیں مگر نصف تو تین واقع ہوں گی اور تین میں سے ڈیڑھ کا استثنا کیا تو دو واقع ہوں گی۔[3] (عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۱۹:** اگر کہا تجھ کو طلاق ہے مگر ایک، تو دو واقع ہوں گی کہ ایک سے ایک کا استثنا تو ہو نہیں سکتا لہٰذا طلاق سے تین طلاقیں مراد ہیں۔[4] (درمختار)

**مسئلہ ۲۰:** چند استثنا جمع کیے تو اس کی دو صورتیں ہیں، اُن کے درمیان ''اور'' کا لفظ ہے تو ہر ایک اُسی اول کلام سے استثنا ہے مثلاً تجھ پر دس طلاقیں ہیں مگر پانچ اور مگر تین اور مگر ایک، تو ایک ہوگی اور اگر درمیان میں ''اور'' کا لفظ نہیں تو ہر ایک اپنے ماقبل سے استثنا ہے، مثلاً تجھ پر دس طلاقیں مگر نو مگر آٹھ مگر سات، تو دو ہوں گی۔[5] (درمختار)

# طلاق مریض کا بیان

امیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ فرمایا اگر مریض طلاق دے تو عورت جب تک عدّت میں ہے شوہر کی وارث ہے اور شوہر اُس کا وارث نہیں۔[6]

---

1 ...... "البحر الرائق"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦٩.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦٣٠.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الرابع، ج١، ص٤٥٧ وغيره.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦٣٢.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج٤، ص٦٣١.

6 ...... "المصنف" لعبد الرزاق، كتاب الطلاق، باب طلاق المريض، الحديث: ١٢٢٤٨، ج٧، ص٤٧.

فتح القدیر وغیرہ میں ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ کو مرض میں طلاق بائن دی اور عدت میں اُن کی وفات ہوگئی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کی زوجہ کو میراث دلائی اور یہ واقعہ مجمع صحابۂ کرام کے سامنے ہوا اور کسی نے انکار نہ کیا۔ لہٰذا اس پر اجماع ہوگیا۔ [1]

**مسئلہ ۱:** مریض سے مراد وہ شخص ہے، جس کی نسبت غالب گمان ہو کہ اس مرض سے ہلاک ہوجائے گا کہ مرض نے اُسے اتنا لاغر [2] کر دیا ہے کہ گھر سے باہر کے کام کے لیے نہیں جاسکتا مثلاً نماز کے لیے مسجد کو نہ جاسکتا ہو یا تاجر اپنی دوکان تک نہ جاسکتا ہو اور یہ اکثر کے لحاظ سے ہے، ورنہ اصل حکم یہ ہے کہ اُس مرض میں غالب گمان موت ہو اگرچہ ابتداءً جبکہ شدت نہ ہوئی ہو باہر جاسکتا ہو مثلاً ہیضہ وغیرہا امراض مہلکہ [3] میں بعض لوگ گھر سے باہر کے بھی کام کر لیتے ہیں مگر ایسے امراض میں غالب گمان ہلاکت ہے۔ یوہیں یہاں مریض کے لیے صاحب فراش ہونا بھی ضروری نہیں اور امراض مزمنہ مثلاً سِل [4]۔ فالج اگر روز بروز زیادتی پر ہوں تو یہ بھی مرض الموت ہیں اور اگر ایک حالت پر قائم ہوگئے اور پُرانے ہوگئے یعنی ایک سال کا زمانہ گزر گیا تو اب اُس شخص کے تصرفات تندرست کی مثل نافذ ہونگے۔ [5] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۲:** مریض نے عورت کو طلاق دی تو اُسے فار بالطلاق کہتے ہیں کہ وہ زوجہ کو ترکہ سے محروم کرنا چاہتا ہے [6] اور اس کے احکام آگے آتے ہیں۔

**مسئلہ ۳:** جو شخص لڑائی میں دشمن سے لڑ رہا ہو وہ بھی مریض کے حکم میں ہے اگرچہ مریض نہیں کہ غالب خوف ہلاک ہے۔ یوہیں جو شخص قصاص میں قتل کے لیے یا پھانسی دینے کے لیے یا سنگسار کرنے کے لیے لایا گیا یا شیر وغیرہ کسی درندہ نے اُسے پچھاڑا یا کشتی میں سوار ہے اور کشتی موج کے طلاطم [7] میں پڑگئی یا کشتی ٹوٹ گئی اور یہ اُس کے کسی تختہ پر بہتا ہوا جارہا ہے تو یہ سب مریض کے حکم میں ہیں جبکہ اُسی سبب سے مر بھی جائیں اور اگر وہ سبب جاتا رہا پھر کسی اور وجہ سے مر گئے تو مریض نہیں اور اگر شیر کے مونھ سے چھوٹ گیا مگر زخم ایسا کاری لگا ہے کہ غالب گمان یہی ہے کہ اُس سے مرجائیگا تو اب بھی مریض ہے۔ [8] (فتح، درمختار وغیرہما)

---

1 ...... "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ٤، ص ٣.

2 ...... کمزور۔ 3 ...... ہلاک کردینے والی بیماریاں۔ 4 ...... بیماری کا نام ہے۔

5 ...... "الدرالمختار و ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ٥، ص ٥ ـ ٨.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ٥، ص ٥.

7 ...... موجوں کا زور۔ پانی کے تھپیڑے۔

8 ...... "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ٤، ص ٧-٨.

و"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ٥، ص ٥ ـ ٨، وغیرهما.

**مسئلہ۴:** مریض نے تبرع[1] کیا مثلاً اپنی جائداد وقف کردی یا کسی اجنبی کو ہبہ کر دیا یا کسی عورت سے مہرِ مثل سے زیادہ پر نکاح کیا تو صرف تہائی مال میں اُس کا تصرف[2] نافذ ہوگا کہ یہ افعال وصیت کے حکم میں ہیں۔[3]

**مسئلہ۵:** عورت کو طلاق رجعی دی اور عدّت کے اندر مر گیا تو مطلقاً عورت وارث ہے صحت میں طلاق دی ہو یا مرض میں، عورت کی رضامندی سے دی ہو یا بغیر رضا۔ یوہیں اگر عورت کتابیہ تھی یا باندی اور طلاق رجعی کی عدّت میں مسلمان ہوگئی یا آزاد کردی گئی اور شوہر مر گیا تو مطلقاً وارث ہے اگرچہ شوہر کو اُس کے مسلمان ہونے یا آزاد ہونے کی خبر نہ ہو۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ۶:** اگر مرض الموت میں عورت کو بائن طلاق دی ایک دی ہو یا زیادہ اور اُسی مرض میں عدّت کے اندر مر گیا خواہ اُسی مرض سے مرا یا کسی اور سبب سے مثلاً قتل کر ڈالا گیا تو عورت وارث ہے جبکہ باختیار خود اور عورت کی بغیر رضامندی کے طلاق دی ہو بشرطیکہ بوقت طلاق عورت وارث ہونے کی صلاحیت بھی رکھتی ہو اگرچہ شوہر کو اس کا علم نہ ہو مثلاً عورت کتابیہ تھی یا کنیز اور اُس وقت مسلمان یا آزاد ہو چکی تھی۔ اور اگر عدّت گزرنے کے بعد مرا یا اُس مرض سے اچھا ہوگیا پھر مر گیا خواہ اُسی مرض میں پھر مُبتلا ہو کر مرا یا کسی اور سبب سے یا طلاق دینے پر مجبور کیا گیا یعنی مار ڈالنے یا عضو کاٹنے کی صحیح دھمکی دی گئی ہو یا عورت کی رضا سے طلاق دی تو وارث نہ ہوگی اور اگر قید کی دھمکی دی گئی اور طلاق دیدی تو عورت وارث ہے اور اگر عورت طلاق پر راضی نہ تھی مگر مجبور کی گئی کہ طلاق طلب کرے اور عورت کی طلب پر طلاق دی تو وارث ہوگی۔[5] (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ۷:** یہ حکم کہ مرض الموت میں عورت بائن کی گئی اور شوہر عدّت کے اندر مر جائے تو بشرائط سابقہ[6] عورت وارث ہوگی طلاق کے ساتھ خاص نہیں بلکہ جو فرقت[7] جانب زوج سے ہو سب کا یہی حکم ہے مثلاً شوہر نے بخیار بلوغ[8] عورت کو بائن کیا یا عورت کی ماں یا لڑکی کا شہوت سے بوسہ لیا یا معاذ اللہ مرتد ہوگیا اور جو فرقت جانبِ زوجہ سے ہو اُس میں وارث نہ ہوگی مثلاً عورت نے شوہر کے لڑکے کا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا مرتد ہوگئی یا خلع کرایا۔ یوہیں اگر غیر کی جانب سے ہو مثلاً شوہر کے لڑکے نے عورت کا بوسہ لیا اگرچہ عورت کو مجبور کیا ہو ہاں اگر اس کے باپ نے حکم دیا ہو تو وارث ہوگی۔[9] (ردالمحتار)

---

1 ...... کسی بدلے کی امید کے بغیر کسی کو چیز دینا۔
2 ...... عمل دخل کا اختیار۔

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج٥، ص٩.

4 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس في طلاق المریض، ج١، ص٤٦٢.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج٥، ص٩۔١١، وغیرہ.

6 ...... پچھلی شرائط کے مطابق۔
7 ...... جدائی۔
8 ...... بالغ ہونے کے اختیار کے ساتھ۔

9 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج٥، ص٩.

**مسئلہ ۸:** مریض نے عورت کو تین طلاقیں دی تھیں اس کے بعد عورت مرتدہ ہوگئی پھر مسلمان ہوئی اب شوہر مرا تو وارث نہ ہوگی اگرچہ ابھی عدّت پوری نہ ہوئی ہو۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۹:** عورت نے طلاق رجعی یا طلاق کا سوال کیا تھا مرد مریض نے طلاق بائن یا تین طلاقیں دیدیں اور عدّت میں مرگیا تو عورت وارث ہے۔ یوہیں عورت نے بطور خود اپنے کو تین طلاقیں دے لی تھیں اور شوہر مریض نے جائز کردیں تو وارث ہوگی۔ اور اگر شوہر نے عورت کو اختیار دیا تھا عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا شوہر نے کہا تھا تو اپنے کو تین طلاقیں دیدے عورت نے دیدیں تو وارث نہ ہوگی۔[2] (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۱۰:** مریض نے عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عورت ہی اثنائے عدّت [3] میں مرگئی تو یہ شوہر اُس کا وارث نہ ہوگا اور اگر رجعی طلاق تھی تو وارث ہوگا۔[4] (درمختار)

**مسئلہ ۱۱:** قتل کے لیے لایا گیا تھا مگر پھر قید خانہ کو واپس کردیا گیا یا دشمن سے میدان جنگ میں لڑ رہا تھا پھر صف میں واپس گیا تو یہ اُس مریض کے حکم میں ہے کہ اچھا ہوگیا لہٰذا اُس حالت میں طلاق دی تھی اور عدّت کے اندر مارا گیا تو عورت وارث نہ ہوگی۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۲:** مریض نے طلاق دی تھی اور خود عورت نے اُسے عدّت کے اندر قتل کرڈالا تو وارث نہ ہوگی کہ قاتل مقتول کا وارث نہیں۔[6] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۳:** عورت مریضہ تھی اور اُس نے کوئی ایسا کام کیا جس کی وجہ سے شوہر سے فرقت ہوگئی مثلاً خیار بلوغ وعتق یا شوہر کے لڑکے کا بوسہ لینا وغیرہا پھر مرگئی تو شوہر اس کا وارث ہوگا۔[7] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۴:** مریض نے عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عورت نے ابن زوج [8] کا بوسہ لیا یا مطاوعت [9] کی یا مرض کی

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الخامس في طلاق المریض، ج۱، ص۴٦۲.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج۵، ص۱۱.

و "الفتاوی الهندیة"، المرجع السابق.

3 ......عدت کے دوران یعنی ابھی عدت پوری نہیں ہوئی تھی۔

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج۵، ص۱۱.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الخامس في طلاق المریض، ج۱، ص۴٦۳.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق.

8 ......شوہر کا بیٹا۔

9 ......یعنی خاوند کے بیٹے کو اپنے اوپر بخوشی قادر کیا۔

حالت میں لعان کیا یا مرض کی حالت میں ایلا کیا اور اس کی مدت گزر گئی تو عورت وارث ہوگی اور اگر رجعی طلاق میں ابن زوج کا بوسہ عدّت میں لیا تو وارث نہ ہوگی کہ اب فرقت جانب زوجہ سے ہے۔ یوہیں اگر بلوغ یا عتق یا شوہر کے نامرد ہونے یا عضوتناسل کٹ جانے کی بنا پر عورت کو اختیار دیا گیا اور عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو وارث نہ ہوگی کہ فرقت جانب زوجہ سے ہے اور اگر صحت میں ایلا کیا تھا اور مرض میں مدت پوری ہوئی تو وارث نہ ہوگی اور اگر عورت مریضہ سے لعان کیا اور عدّت کے اندر مرگئی تو شوہر وارث نہیں۔[1] (درمختار)

**مسئلہ ۱۵:** عورت مریضہ تھی اور شوہر نامرد، عورت کو اختیار دیا گیا یعنی پہلے سال بھر کی شوہر کو میعاد دی گئی مگر اس مدت میں شوہر نے جماع نہ کیا پھر عورت کو اختیار دیا گیا اُس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور عدّت کے اندر مرگئی یا شوہر نے دخول کے بعد عورت کو طلاق بائن دی پھر شوہر کا عضوتناسل کٹ گیا اس کے بعد اُسی عورت سے عدّت کے اندر نکاح کیا اب عورت کو اُس کا حال معلوم ہوا اُس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور مریضہ تھی عدّت کے اندر مرگئی تو ان دونوں صورتوں میں شوہر اس کا وارث نہیں۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۶:** دشمنوں نے قید کرلیا ہے یا صف قتال[3] میں ہے مگر لڑتا نہیں ہے یا بخار وغیرہ کسی بیماری میں مبتلا ہے جس میں غالب گمان ہلاکت نہ ہو یا وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے یا کشتی پر سوار ہے اور ڈوبنے کا خوف نہیں یا شیروں کے بَن[4] میں ہے یا ایسی جگہ ہے جہاں دشمنوں کا خوف ہے یا قصاص یا رجم کے لیے قید ہے تو اِن صورتوں میں مریض کے حکم میں نہیں طلاق دینے کے بعد عدّت میں مارا جائے یا مرجائے تو عورت وارث نہیں۔[5] (درمختار)

**مسئلہ ۱۷:** حمل کی حالت میں جانب زوجہ سے تفریق واقع ہوئی اور بچہ پیدا ہونے میں مرگئی تو شوہر وارث نہ ہوگا ہاں اگر دردزہ[6] میں ایسا ہوا تو وارث ہوگا کہ اب عورت فارّہ ہے۔[7] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۸:** مریض نے طلاق بائن کسی غیر کے فعل پر معلق کی مثلاً اگر فلاں یہ کام کرے گا تو میری عورت کو طلاق ہے اگرچہ وہ غیر خود انھیں دونوں کی اولاد ہو۔ یا کسی وقت کے آنے پر تعلیق ہو مثلاً جب فلاں وقت آئے تو تجھ کو طلاق ہے اور تعلیق اور

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج٥، ص١٢.

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الخامس في طلاق المریض، ج١، ص٤٦٣.

3 ...... جنگ کرنے والوں کی صف۔

4 ...... جنگل۔

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج٥، ص١٣۔١٥.

6 ...... بچہ پیدا ہونے کا درد۔

7 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الخامس في طلاق المریض، ج١، ص٤٦٣.

شرط کا پایا جانا دونوں حالت مرض میں ہیں یا اپنے کسی کام کرنے پر طلاق معلق کی مثلاً اگر میں یہ کام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے اور تعلیق وشرط دونوں مرض میں ہیں یا تعلیق صحت میں ہوا اور شرط کا پایا جانا مرض میں۔ یا عورت کے کسی کام کرنے پر معلق کی اور وہ کام ایسا ہے جس کا کرنا شرعاً یا طبعاً ضروری ہے مثلاً اگر تو کھائے گی یا نماز پڑھے گی اور تعلیق وشرط دونوں مرض میں ہوں یا صرف شرط تو اِن صورتوں میں عورت وارث ہوگی اور اگر فعل غیر یا کسی وقت کے آنے پر معلق کی اور تعلیق وشرط دونوں یا فقط تعلیق صحت میں ہو یا عورت کے فعل پر معلق کیا اور وہ فعل ایسا نہیں جس کا کرنا عورت کے لیے ضروری ہو تو ان صورتوں میں وارث نہیں۔ (1) (درمختار)

**مسئلہ ۱۹:** صحت کی حالت میں عورت سے کہا اگر میں اور فلاں شخص چاہیں تو تجھ کو تین طلاقیں ہیں پھر شوہر مریض ہوگیا اور دونوں نے ایک ساتھ طلاق چاہی یا پہلے شوہر نے چاہی پھر اُس شخص نے تو عورت وارث نہ ہوگی اور اگر پہلے اُس شخص نے چاہی پھر شوہر نے تو وارث ہوگی۔ (2) (خانیہ) اور اگر مرض کی حالت میں کہا تھا تو بہر صورت وارث ہوگی۔ (3) (ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۰:** مریض نے عورت مدخولہ کو طلاق بائن دی پھر اُس سے کہا اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ پر تین طلاقیں اور عدّت کے اندر نکاح کرلیا تو طلاقیں پڑجائیں گی اور اب سے نئی عدّت ہوگی اور عدّت کے اندر شوہر مرجائے تو عورت وارث نہ ہوگی۔ (4) (خانیہ)

**مسئلہ ۲۱:** مریض نے اپنی عورت سے جو کسی کی کنیز ہے یہ کہا کہ تجھ پر کل تین طلاقیں اور اُس کے مولیٰ نے کہا تو کل آزاد ہے تو دوسرے دن کی صبح چمکتے ہی طلاق و آزادی دونوں ایک ساتھ ہونگی اور عورت وارث نہ ہوگی۔ اور اگر مولیٰ نے پہلے کہا تھا پھر شوہر نے، جب بھی یہی حکم ہے ہاں اگر شوہر نے یوں کہا کہ جب تو آزاد ہو تو تجھ کو تین طلاقیں تو اب وارث ہوگی۔ اور اگر مولیٰ نے کہا تو کل آزاد ہے اور شوہر نے کہا تجھے پرسوں طلاق ہے اگر شوہر کو مولیٰ کا کہنا معلوم تھا تو فار بالطلاق ہے ورنہ نہیں۔ (5) (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۲:** عورت سے کہا جب میں بیمار ہوں تو تجھ پر طلاق شوہر بیمار ہوا تو طلاق ہوگئی اور عدّت میں مرگیا تو عورت

---

(1) "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب طلاق المريض، ج٥، ص١٥.

(2) "الفتاوى الخانية"، كتاب الطلاق، فصل في المعتدة التي ترث، ج٢، ص٢٧٣.

(3) "رد المحتار"، كتاب الطلاق، باب طلاق المريض، مطلب: حال فشو الطاعون...الخ، ج٥، ص١٧.

(4) "الفتاوى الخانية"، كتاب الطلاق، فصل في المعتدة التي ترث، ج٢، ص٢٧٣.

(5) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس في طلاق المريض، ج١، ص٤٦٥.

وارث ہوگی۔[1] (خانیہ)

**مسئلہ ۲۳:** مسلمان مریض نے اپنی عورت کتابیہ سے کہا جب تو مسلمان ہو جائے تو تجھ کو تین طلاقیں ہیں وہ مسلمان ہوگئی اور شوہر عدت کے اندر مرگیا تو وارث ہوگی اور اگر کہا کل تجھ کو تین طلاقیں ہیں اور وہ عورت آج ہی مسلمان ہوگئی تو وارث نہ ہوگی اور اگر مسلمان ہونے کے بعد طلاق دی تو وارث ہوگی اگرچہ شوہر کو علم نہ ہو۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۴:** مریض نے اپنی دو عورتوں سے کہا تم دونوں اپنے کو طلاق دے لو ہر ایک نے اپنے کو اور سَوت[3] کو آگے پیچھے طلاق دی تو پہلی ہی کے طلاق دینے سے دونوں مطلقہ ہوگئیں اور اس کے بعد دوسری کا طلاق دینا بیکار ہے اور دوسری وارث ہوگی پہلی نہیں اور اگر پہلی نے صرف سَوت کو طلاق دی اپنے کو نہیں یا ہر ایک نے دوسری کو طلاق دی اپنے کو نہ دی تو دونوں وارث ہوں گی۔ اور اگر ہر ایک نے اپنے کو اور سَوت کو معاً[4] طلاق دی تو دونوں مطلقہ ہوگئیں اور وارث نہ ہوں گی اور اگر ایک نے اپنے کو طلاق دی اور دوسری نے بھی اسی کو طلاق دی تو یہی مطلقہ ہوگی۔ اور یہ وارث نہ ہوگی۔ اور اگر ایک نے سَوت کو طلاق دی پھر اس کے بعد دوسری نے خود اپنے ہی کو طلاق دی تو وارث ہوگی۔ یہ سب صورتیں اُس وقت ہیں کہ اُسی مجلس میں ایسا ہوا اور اگر مجلس بدلنے کے بعد ہر ایک نے اپنے کو اور سَوت کو معاً طلاق دی یا آگے پیچھے یا ہر ایک نے دوسری کو طلاق دی بہر حال دونوں وارث ہیں اور ہر ایک نے اپنے کو طلاق دی تو طلاق ہی نہ ہوئی خلاصہ یہ ہے کہ جس صورت میں عورت خود اپنے طلاق دینے سے مطلقہ ہوئی ہو تو وارث نہ ہوگی ورنہ ہوگی۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۵:** دو عورتیں مدخولہ ہیں شوہر نے صحت میں کہا تم دونوں میں سے ایک کو تین طلاقیں اور یہ بیان نہ کیا کہ کس کو پھر جب مریض ہوا تو بیان کیا کہ وہ مطلَّقہ فلاں عورت ہے تو یہ عورت میراث سے محروم نہ ہوگی اور اگر اس شخص کی ان دو کے علاوہ کوئی اور عورت بھی ہے تو اس کے لیے نصف میراث ہے اور وہ عورت جس کا مطلَّقہ ہونا بیان کیا اگر شوہر سے پہلے مرگئی تو شوہر کا بیان صحیح مانا جائیگا اور دوسری جو باقی ہے میراث لے گی لہٰذا اگر کوئی تیسری عورت بھی ہے تو دونوں حق زوجیت میں برابر کی حقدار ہیں۔ اور اگر جس کا مطلَّقہ ہونا بیان کیا زندہ ہے اور دوسری شوہر کے پہلے مرگئی تو یہ نصف ہی کی حقدار ہے لہٰذا اگر کوئی اور

---

1 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، فصل فی المعتدة التی ترث، ج۲، ص۲۷٤.

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الخامس في طلاق المریض، ج۱، ص٤٦٦.

3 ...... خاوند کی دو یا زیادہ بیویاں آپس میں ایک دوسرے کی سَوت کہلاتی ہیں۔

4 ...... یعنی ایک ساتھ۔

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الخامس في طلاق المریض، ج۱، ص٤٦٦.

عورت بھی ہے تو اُسے تین ربع [1] ملیں گے اور اسے ایک ربع [2] اور اگر شوہر کے بیان کرنے اور مرنے سے پہلے اُن میں کی ایک مرگئی تو اب جو باقی ہے وہی مطلّقہ سمجھی جائے گی اور میراث نہ پائے گی اور اگر ایک کے مرنے کے بعد شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے اُسی کو طلاق دی تھی تو شوہر اُس کا وارث نہ ہوگا مگر جو موجود ہے وہ مطلّقہ سمجھی جائے گی اور اگر دونوں آگے پیچھے مریں اب یہ کہتا ہے کہ پہلے جو مری ہے اُسے طلاق دی تھی تو کسی کا وارث نہیں۔ اور اگر دونوں ایک ساتھ مریں مثلاً اُن پر دیوار ڈھ پڑی [3] یا دونوں ایک ساتھ ڈوب گئیں یا آگے پیچھے مریں مگر یہ نہیں معلوم کہ کون پہلے مری کون پیچھے، تو ہر ایک کے مال میں جتنا شوہر کا حصہ ہوتا ہے اُس کا نصف نصف اسے ملے گا اور اس صورت میں کہ ایک ساتھ مریں یا معلوم نہیں کہ پہلے کون مری اس نے ایک کا مطلقہ ہونا معین کیا تو اس کے مال میں سے شوہر کو کچھ نہ ملے گا اور دوسری کے ترکہ میں سے نصف حق پائے گا۔ [4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۶:** صحت میں کسی کو طلاق کی تفویض کی اُس نے مرض کی حالت میں طلاق دی تو اگر اُسے طلاق کا مالک کر دیا تھا تو عورت وارث نہ ہوگی اور اگر وکیل کیا تھا اور معزول کرنے پر قادر تھا تو وارث ہوگی۔ [5] (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۲۷:** عورت سے مرض میں کہا میں نے صحت میں تجھے طلاق دیدی تھی اور تیری عدّت بھی پوری ہوچکی عورت نے اس کی تصدیق کی پھر شوہر نے اقرار کیا کہ عورت کا مجھ پر اتنا دَین [6] ہے یا اُس کی فلاں شے مجھ پر ہے یا اُس کے لیے کچھ مال کی وصیت کی تو اُس اقرار و میراث یا وصیت و میراث میں جو کم ہے عورت وہ پائیگی اور اس بارے میں عِدّت وقت اقرار سے شروع ہوگی یعنی اب سے عدّت پوری ہونے تک کے درمیان میں شوہر مرا تو یہی اقل [7] پائے گی اور اگر عدّت گزرنے پر مرا تو جو کچھ اقرار کیا یا وصیت کی کل پائے گی۔ اور اگر صحت میں ایسا کہا تھا اور عورت نے تصدیق کرلی یا وہ مرض مرض الموت نہ تھا یعنی وہ بیماری جاتی رہی تو اقرار وغیرہ صحیح ہے اگرچہ عدّت میں مرگیا۔ اور اگر عورت نے تکذیب کی [8] اور شوہر اُسی مرض میں وقت اقرار سے عدّت میں مرگیا تو اقرار و وصیت صحیح نہیں اور اگر بعد عدّت مرا یا اُس مرض سے اچھا ہوگیا تھا اور عدّت میں مرا تو عورت وارث نہ ہوگی اور اقرار و وصیت صحیح ہیں۔ اور اگر مرض میں عورت کے کہنے سے طلاق دی پھر اقرار یا وصیت کی جب بھی وہی حکم ہے کہ دونوں میں جو کم ہے وہ پائے گی۔ [9] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... چار حصوں میں سے تین حصے۔ 2 ...... چار حصوں میں سے ایک حصہ۔ 3 ...... گر پڑی۔

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الخامس فی طلاق المریض، ج۱، ص۴٦۷ ـ ٤٦٨.

5 ...... المرجع السابق، ص٤٦٨.

6 ...... قرض۔ 7 ...... یعنی کم۔ 8 ...... یعنی جھٹلایا۔

9 ...... "الدر المختار و رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، مطلب: حال فشو الطاعون...الخ، ج٥، ص١٧ ـ ١٩.

**مسئلہ ۲۸:** عورت نے شوہر مریض پر دعویٰ کیا کہ اُس نے اسے طلاق بائن دی اور شوہر انکار کرتا ہے قاضی نے شوہر کو حلف دیا اُس نے قسم کھالی پھر عورت نے بھی شوہر کے مرنے سے پہلے اُس کی تصدیق کی تو وارث ہوگی اور مرنے کے بعد تصدیق کی تو نہیں جبکہ یہ دعویٰ ہو کہ صحت میں طلاق بائن دی تھی۔ [1] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۹:** شوہر کے مرنے کے بعد عورت کہتی ہے کہ اُس نے مجھے مرض الموت میں بائن طلاق دی تھی اور میں عدت میں تھی کہ مر گیا لہٰذا مجھے میراث ملنی چاہیے اور ورثہ کہتے ہیں کہ صحت میں طلاق دی تھی لہٰذا نہ ملنی چاہیے تو قول عورت کا معتبر ہے۔ [2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۰:** عورت کو مرض الموت میں تین طلاقیں دیں اور مر گیا عورت کہتی ہے میری عدت پوری نہیں ہوئی تو قسم کے ساتھ اُس کا قول معتبر ہے اگرچہ زمانہ دراز ہو گیا ہو اگر قسم کھالے گی وارث ہوگی قسم سے انکار کرے گی تو نہیں اور اگر عورت نے ابھی کچھ نہیں کہا مگر اتنے زمانے کے بعد جس میں عدت پوری ہو سکتی ہے اُس نے دوسرے سے نکاح کیا اب کہتی ہے کہ عدت پوری نہیں ہوئی تو وارث نہ ہوگی اور وہ دوسرے ہی کی عورت ہے۔ اور اگر ابھی نکاح نہیں کیا ہے مگر کہتی ہے میں آئسہ ہوں تین مہینے کی عدت پوری کی اور شوہر مر گیا اب دوسرے سے نکاح کیا اور عورت کے بچہ ہوا یا حیض آیا تو وارث ہوگی اور دوسرے سے جو نکاح کیا ہے یہ نکاح نہیں ہوا۔ [3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۱:** کسی نے کہا پچھلی عورت جس سے نکاح کروں تو اُسے طلاق ہے اور ایک سے نکاح کرنے کے بعد دوسری سے مرض میں نکاح کیا اور شوہر مر گیا تو اس عورت کو نکاح کرتے ہی طلاق ہو گئی اور وارث نہ ہوگی۔ [4] (درمختار)

# رجعت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ﴾ [5]

---

1 ...... "الدر المختار" و"رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المريض، مطلب: حال فشو الطاعون... الخ، ج٥، ص١٩.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الخامس في طلاق المريض، ج١، ص٤٦٤.

3 ...... المرجع السابق، ص٤٦٤، ٤٦٥.

4 ...... "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المريض، ج٥، ص٢٤.

5 ...... پ ٢، البقرة: ٢٢٨.

مطلقات رجعیہ کے شوہروں کو عدّت میں واپس کر لینے کا حق ہے، اگر اصلاح مقصود ہو۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ﴾ [1]

جب عورتوں کو طلاق دو اور اُن کی عدّت پوری ہونے کے قریب پہنچ جائے تو اُن کو خوبی کیساتھ روک سکتے ہو۔

**حدیث ۱:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی زوجہ کو طلاق دی تھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب اسکی خبر پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا: کہ ''اُن کو حکم کرو کہ رجعت کرلیں۔'' [2]

**مسئلہ ۱:** رجعت کے یہ معنیٰ ہیں کہ جس عورت کو رجعی طلاق دی ہو، عدّت کے اندر اُسے اُسی پہلے نکاح پر باقی رکھنا۔ [3]

**مسئلہ ۲:** رجعت اُسی عورت سے ہوسکتی ہے جس سے وطی کی ہو، اگر خلوت صحیحہ ہوئی مگر جماع نہ ہوا تو نہیں ہوسکتی اگرچہ اُسے شہوت کے ساتھ چھوا یا شہوت کے ساتھ فرجِ داخل [4] کی طرف نظر کی ہو۔ [5] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۳:** شوہر دعویٰ کرتا ہے کہ یہ عورت میری مدخولہ ہے تو اگر خلوت ہوچکی ہے رجعت کرسکتا ہے ورنہ نہیں۔ [6] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴:** رجعت کو کسی شرط پر معلق کیا یا آئندہ زمانہ کی طرف مضاف کیا مثلاً اگر تو گھر میں گئی تو میرے نکاح میں واپس ہوجائے گی یا کل تو میرے نکاح میں واپس آجائے گی تو یہ رجعت نہ ہوئی اور اگر مذاق یا کھیل یا غلطی سے رجعت کے الفاظ کہے تو رجعت ہوگئی۔ [7] (بحر)

**مسئلہ ۵:** کسی اور نے رجعت کے الفاظ کہے اور شوہر نے جائز کردیا تو ہوگئی۔ [8] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۶:** رجعت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کسی لفظ سے رجعت کرے اور رجعت پر دو عادل شخصوں کو گواہ کرے اور

---

1 ...... پ ۲، البقرۃ: ۲۳۱.

2 ...... "سنن النسائي"، کتاب الطلاق، باب وقت الطلاق للعدۃ... إلخ، الحدیث: ۳۳۸۶، ص ۵۵۲.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعۃ، ج ۵، ص ۲۶.

4 ...... شرمگاہ کا اندرونی حصہ۔

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، المرجع السابق.

6 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعۃ ...الخ، ج ۱، ص ۴۷۰.

7 ...... "البحرالرائق"، کتاب الطلاق، باب الرجعۃ، ج ۴، ص ۸۳.

8 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعۃ، ج ۵، ص ۲۷.

عورت کو بھی اس کی خبر کردے کہ عدّت کے بعد کسی اور سے نکاح نہ کرلے اور اگر کرلیا تو تفریق کردی جائے اگرچہ دخول کر چکا ہو کہ یہ نکاح نہ ہوا۔ اور اگر قول سے رجعت کی مگر گواہ نہ کیے یا گواہ بھی کیے مگر عورت کو خبر نہ کی تو مکروہ خلافِ سنت ہے مگر رجعت ہو جائے گی۔ اور اگر فعل سے رجعت کی مثلاً اُس سے وطی کی یا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا اُس کی شرمگاہ کی طرف نظر کی تو رجعت ہو گئی مگر مکروہ ہے۔ اُسے چاہیے کہ پھر گواہوں کے سامنے رجعت کے الفاظ کہے۔ (1)(جوہرہ)

**مسئلہ ۷:** شوہر نے رجعت کرلی مگر عورت کو خبر نہ کی اُس نے عدّت پوری کر کے کسی سے نکاح کرلیا اور رجعت ثابت ہو جائے تو تفریق کردی جائے گی اگرچہ دوسرا دخول بھی کر چکا ہو۔ (2)(درمختار)

**مسئلہ ۸:** رجعت کے الفاظ یہ ہیں میں نے تجھ سے رجعت کی یا اپنی زوجہ سے رجعت کی یا تجھ کو واپس لیا۔ یا روک لیا یہ سب صریح الفاظ ہیں کہ اِن میں بلا نیت بھی رجعت ہو جائیگی۔ یا کہا تو میرے نزدیک ویسی ہی ہے جیسی تھی یا تو میری عورت ہے تو اگر بہ نیت رجعت یہ الفاظ کہے ہو گئی ورنہ نہیں اور نکاح کے الفاظ سے بھی رجعت ہو جاتی ہے۔ (3)(عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۹:** مطلقہ سے کہا تجھ سے ہزار روپے مہر پر میں نے رجعت کی، اگر عورت نے قبول کیا تو ہو گئی، ورنہ نہیں۔ (4)(عالمگیری)

**مسئلہ ۱۰:** جس فعل سے حرمت مصاہرت ہوتی ہے اُس سے رجعت ہو جائیگی مثلاً وطی کرنا یا شہوت کے ساتھ مونھ یا رخسار یا ٹھوڑی یا پیشانی یا سر کا بوسہ لینا یا بلا حائل (5) بدن کو شہوت کے ساتھ چھونا یا حائل ہو تو بدن کی گرمی محسوس ہو یا فرج داخل کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کرنا اور اگر یہ افعال شہوت کے ساتھ نہ ہوں تو رجعت نہ ہوگی اور شہوت کے ساتھ بلا قصد رجعت (6) ہوں جب بھی رجعت ہو جائے گی۔ اور بغیر شہوت بوسہ لینا یا چھونا مکروہ ہے جبکہ رجعت کا ارادہ نہ ہو۔ یوہیں اُسے برہنہ (7) دیکھنا بھی مکروہ ہے۔ (8)(عالمگیری، ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۱:** عورت نے مرد کا بوسہ لیا یا چھوا خواہ مرد نے عورت کو اس کی قدرت دی تھی یا غفلت میں یا زبردستی عورت

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الرجعة ، الجزء الثاني، ص ٦٥.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ٥، ص ٣٠.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة وفيماتحل به المطلقة وما يتصل به، ج ١، ص ٤٦٨، وغيره.

4 ...... المرجع السابق، ص ٤٦٩.

5 ...... بغیر آڑ کے۔ 6 ...... رجعت کے ارادہ کے بغیر۔ 7 ...... ننگا۔

8 ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ٥، ص ٢٧، ٢٨.

نے ایسا کیایا مرد سورہا تھایا بوہرایا مجنون ہے اور عورت نے ایسا کیا جب بھی رجعت ہوگئی جبکہ مرد تصدیق کرتا ہو کہ اُس وقت شہوت تھی اور اگر مرد شہوت ہونے یا نفسِ فعل ہی سے انکار کرتا ہو تو رجعت نہ ہوئی اور مرد مر گیا ہو تو اُس کے ورثہ کی تصدیق یا انکار کا اعتبار ہے۔[1] (درمختار)

**مسئلہ ۱۲:** مجنون کی رجعت فعل سے ہوگی قول سے نہیں اور اگر مرد سورہا تھایا مجنون ہے اور عورت نے اپنی شرمگاہ میں اُس کا عضو داخل کرلیا تو رجعت ہوگئی۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۳:** عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے رجعت کرلی تو یہ رجعت نہ ہوئی۔[3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۴:** محض خلوت سے رجعت نہ ہوگی اگرچہ صحیحہ ہو اور پیچھے کے مقام میں وطی کرنے سے بھی رجعت ہو جائے گی اگرچہ یہ حرام اور سخت حرام ہے اور اس کی طرف بشہوت[4] نظر کرنے سے نہ ہوگی۔[5] (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۱۵:** عدّت میں اُس سے نکاح کرلیا جب بھی رجعت ہو جائے گی۔[6] (درمختار)

**مسئلہ ۱۶:** رجعت میں عورت کی رضا کی ضرورت نہیں بلکہ اگر وہ انکار بھی کرے جب بھی ہو جائے گی بلکہ اگر شوہر نے طلاق دینے کے بعد کہہ دیا ہو کہ میں نے رجعت باطل کردی یا مجھے رجعت کا اختیار نہیں جب بھی رجعت کرسکتا ہے۔[7] (درمختار)

**مسئلہ ۱۷:** عورت کا مہر مؤجل بطلاق تھا (یعنی طلاق ہونے کے بعد مہر کا مطالبہ کریگی) ایسی صورت میں اگر شوہر نے طلاق رجعی دی تو اب میعاد پوری ہوگئی، عورت عدّت کے اندر مہر کا مطالبہ کرسکتی ہے اور رجعت کرلینے سے مطالبہ ساقط نہ ہوگا۔[8] (درمختار)

**مسئلہ ۱۸:** زوج وزوجہ[9] دونوں کہتے ہیں کہ عدّت پوری ہوگئی مگر رجعت میں اختلاف ہے ایک کہتا ہے کہ رجعت

---

1. ..."الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٢٨.
2. ..."الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة وفيماتحل به المطلقة وما يتصل به، ج١، ص٤٦٩، ٤٧٠.
3. ... المرجع السابق، ص٤٦٩.
4. ...شہوت کے ساتھ۔
5. ..."الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، ص٤٦٩، و "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٢٦، ٢٨.
6. ..."الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٢٨.
7. ..."الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٢٩.
8. ..."الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٢٩.
9. ...میاں اور بیوی۔

ہوئی اور دوسرا منکر [1] ہے تو زوجہ کا قول معتبر ہے اور قسم کھلانے کی حاجت نہیں اور عدّت کے اندر یہ اختلاف ہوا تو زوج کا قول معتبر ہے اور اگر عدّت کے بعد شوہر نے گواہوں سے ثابت کیا کہ میں نے عدّت میں کہا تھا کہ میں نے اُسے واپس لیا یا کہا تھا کہ میں نے اُس سے جماع کیا تو رجعت ہوگئی۔ [2] (ہدایہ، بحر وغیرہما)

**مسئلہ ۱۹:** عدّت پوری ہونے کے بعد کہتا ہے کہ میں نے عدّت میں رجعت کر لی ہے اور عورت تصدیق کرتی ہے تو رجعت ہوگئی اور تکذیب کرتی ہے تو نہیں۔ [3] (ہدایہ)

**مسئلہ ۲۰:** زوج و زوجہ متفق ہیں کہ جمعہ کے دن رجعت ہوئی مگر عورت کہتی ہے میری عدت جمعرات کو پوری ہوئی تھی اور شوہر کہتا ہے ہفتہ کے دن، تو قسم کے ساتھ شوہر کا قول معتبر ہے۔ [4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۱:** عورت سے عدت میں کہا میں نے تجھے واپس لیا اُس نے فوراً کہا میری عدت ختم ہو چکی اور طلاق کو اتنا زمانہ ہو چکا ہے کہ اتنے دنوں میں عدت پوری ہو سکتی ہے تو رجعت نہ ہوئی مگر عورت سے قسم لی جائے گی کہ اُس وقت عدت پوری ہو چکی تھی اگر قسم کھانے سے انکار کریگی تو رجعت ہو جائے گی۔ اور اگر طلاق کو اتنا زمانہ نہیں ہوا کہ عدت پوری ہو سکے تو رجعت ہوگئی البتہ اگر عورت کہتی ہے کہ میرے بچہ پیدا ہوا اور اسے ثابت بھی کردے تو مدت کا لحاظ نہ کیا جائے گا اور اگر جس وقت شوہر نے رجعت کے الفاظ کہے عورت چُپ رہی پھر بعد میں کہا کہ میری عدت پوری ہو چکی تو رجعت ہوگئی۔ [5] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۲:** باندی کے شوہر نے عدت گزرنے کے بعد کہا میں نے عدت میں رجعت کر لی تھی مولیٰ [6] اس کی تصدیق کرتا ہے اور باندی تکذیب اور شوہر کے پاس گواہ نہیں یا باندی کہتی ہے میری عدت گزر چکی تھی اور شوہر و مولیٰ دونوں انکار کرتے ہیں تو ان دونوں صورتوں میں باندی کا قول معتبر ہے اور اگر مولیٰ شوہر کی تکذیب کرتا ہے اور باندی تصدیق تو مولیٰ کا قول معتبر ہے۔ اور اگر دونوں شوہر کی تصدیق کرتے ہیں تو کوئی اختلاف ہی نہیں۔ اور دونوں تکذیب کرتے ہوں تو رجعت نہیں ہوئی۔ [7] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... انکار کرنے والا۔

2 ...... "الهداية"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ٢، ص ٢٥٤، ٢٥٥.

و"البحر الرائق"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٤، ص ٨٥، ٨٦، وغيرهما.

3 ...... "الهداية"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ٢، ص ٢٥٤.

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة وفيماتحل به المطلقة وما يتصل به، ج١، ص ٤٧٠.

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص ٣٢.

6 ...... مالک۔

7 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، المرجع السابق، ص ٣٣.

اور اگر مولیٰ کہتا ہے تو نے رجعت کی ہے اور شوہر منکر ہے تو مولیٰ کا قول معتبر نہیں۔[1] (جوہرہ)

**مسئلہ ۲۳:** عورت نے پہلے یہ کہا کہ میری عدت پوری ہو چکی اب کہتی ہے کہ پوری نہیں ہوئی تو شوہر کو رجعت کا اختیار ہے۔[2] (تنویر)

**مسئلہ ۲۴:** عورت عدت پوری ہونا بتائے تو مدت کا لحاظ ضروری ہے یعنی اتنا زمانہ گزر چکا ہو کہ عدت پوری ہو سکتی ہو یعنی اُس زمانہ میں تین حیض پورے ہو سکیں اور اگر وضع حمل سے عدت ہو تو اُس کے لیے کوئی مدّت نہیں اگر کچا بچہ ہوا جس کے اعضا بن چکے ہوں جب بھی عدت پوری ہو جائیگی مگر اس میں عورت سے قسم لی جائیگی کہ اُس کے اعضا بن چکے تھے اور اگر ولادت کا دعویٰ کرتی ہے تو گواہ ہونے چاہیے۔[3] (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۲۵:** عورت سے کہا اگر میں تجھے چھوؤں تو تجھ کو طلاق ہے اور چھوا تو طلاق ہوگئی پھر دوبارہ چھوا تو رجعت ہوگئی جبکہ یہ شہوت کے ساتھ ہو۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۶:** اپنی عورت سے کہا اگر میں تجھ سے رجعت کروں تو تجھ کو طلاق ہے تو مراد رجعت حقیقی ہے یعنی اگر اُسے طلاق دی پھر نکاح کیا تو طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر رجعت کی تو ہو جائے گی۔ اور طلاق رجعی کی عدت میں اُس سے کہا کہ اگر میں رجعت کروں تو تجھ کو تین طلاقیں اور عدت پوری ہونے کے بعد اُس سے نکاح کیا تو طلاق نہیں ہوگی اور بائن کی عدت میں کہا تو ہو جائے گی۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۷:** رجعت اُس وقت تک ہے کہ پچھلے حیض سے پاک نہ ہوئی ہو اُس کے بعد نہیں ہو سکتی یعنی اگر باندی ہے تو دوسرے حیض سے پاک ہونے تک اور آزاد عورت ہے تو تیسرے سے پاک ہونے تک رجعت ہے اب اگر پچھلا حیض پورے دس دن پر ختم ہوا ہے تو دس دن رات پورے ہوتے ہی رجعت کا بھی خاتمہ ہے اگرچہ غسل ابھی نہ کیا ہو اور دس دن رات سے کم میں پاک ہوئی تو جب تک نہا نہ لے یا نماز کا ایک وقت نہ گزر لے رجعت ختم نہیں ہوئی اور اگر گدھے کے جھوٹے پانی سے نہائی جب بھی رجعت نہیں کر سکتا مگر اُس غسل سے نماز نہیں پڑھ سکتی نہ ابھی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الرجعة، الجزء الثاني، ص٦٧.

2 ...... "تنويرالابصار"، كتاب الطلاق باب الرجعة، ج٥، ص٣٣.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٣٣، وغيره.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة وفيماتحل به المطلقة وما يتصل به، ج١، ص٤٦٩.

5 ...... المرجع السابق.

جب تک غیر مشکوک پانی[1] سے نہانہ لے یا نماز کا وقت نہ گزر لے اور اگر وقت اتنا باقی ہے کہ نہا کر تحریمہ باندھ لے تو اُس وقت کے ختم ہونے پر رجعت بھی ختم ہے اور اگر اتنا خفیف[2] وقت باقی ہے کہ نہا نہیں سکتی یا نہا سکتی ہے مگر غسل اور کپڑا پہننے کے بعد اللہ اکبر کہنے کا بھی وقت نہ رہے گا تو اُس وقت کا اعتبار نہیں بلکہ یا نہالے یا اس کے بعد کا دوسرا وقت گزر لے۔ اور اگر ایسے وقت میں خون بند ہوا کہ وہ وقت فرض نماز کا نہیں یعنی آفتاب نکلنے سے ڈھلنے تک تو اس کا بھی اعتبار نہیں بلکہ اسکے بعد کا وقت ختم ہو جائے یعنی ظہر کا۔ اور اگر دس دن رات سے کم میں خون بند ہوا اور عورت نے غسل کر لیا پھر خون جاری ہو گیا اور دس دن سے متجاوز نہ ہوا تو ابھی رجعت ختم نہ ہوئی تھی اور اگر عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تھا تو نکاح صحیح نہ ہوا۔ یوہیں اگر غسل یا نماز کا وقت گزرنے سے پہلے اس صورت میں نکاح دوسرے سے کیا جب بھی نکاح نہ ہوا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۸:** کسی عورت کو کبھی پانچ دن خون آتا ہے اور کبھی چھ[۶] دن اور اس بار استحاضہ ہو گیا یعنی دس[۱۰] دن سے زیادہ آیا تو رجعت کے حق میں پانچ دن کا اعتبار ہے کہ پانچ دن پورے ہونے پر رجعت نہ ہوگی اور دوسرے سے نکاح کرنا چاہتی ہے تو اس حیض کے چھ[۶] دن پورے ہونے پر کر سکتی ہے۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۹:** عورت اگر کتابیہ ہے تو پچھلا حیض ختم ہوتے ہی رجعت ختم ہو گئی غسل و نماز کا وقت گزرنا شرط نہیں۔ (عالمگیری)[5] مجنونہ اور معتوہہ کا بھی یہی حکم ہے۔[6] (درمختار)

**مسئلہ ۳۰:** دس[۱۰] دن رات سے کم میں منقطع ہوا اور نہائی نہ نماز کا وقت ختم ہوا بلکہ تیمم کر لیا تو رجعت منقطع نہ ہوئی ہاں اگر اس تیمم سے پوری نماز پڑھ لی تو اب رجعت نہیں ہو سکتی اگرچہ وہ نماز نفل ہو اور اگر ابھی نماز پوری نہیں ہوئی ہے، بلکہ شروع کی ہے تو رجعت کر سکتا ہے اور اگر تیمم کر کے قرآن مجید پڑھا یا مصحف شریف چھوا یا مسجد میں گئی تو رجعت ختم نہ ہوئی۔[7] (فتح وغیرہ)

**مسئلہ ۳۱:** غسل کیا اور کوئی جگہ ایک عضو سے کم مثلاً بازو یا کلائی کا کچھ حصہ یا دو ایک اونگلی بھول گئی جہاں پانی پہنچنے نہ پہنچنے میں شک ہے تو رجعت ختم ہو گئی مگر دوسرے سے نکاح اُس وقت کر سکتی ہے کہ اُس جگہ کو دھولے یا نماز کا وقت گزر جائے اور

---

1 ...... یعنی وہ پانی جس کے پاک ہونے میں کوئی شک نہ ہو۔
2 ...... تھوڑا۔

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٣٤.

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة وفیما تحل به المطلقة وما یتصل به، ج١، ص٤٧١.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة وفیما تحل به المطلقة وما یتصل به، ج١، ص٤٧١.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٣٥.

7 ...... "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٤، ص٢١، وغیره.

اگر یقین ہے کہ وہاں پانی نہیں پہنچا ہے یا قصداً اُس جگہ کو چھوڑ دیا تو رجعت ہوسکتی ہے اور اگر پورا عضو جیسے ہاتھ یا پاؤں بھولی تو رجعت ہوسکتی ہے، کُلّی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا دونوں ملکر ایک عضو ہیں اور ہر ایک ایک عضو سے کم۔[1] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

**مسئلہ ۳۲:** حاملہ کو طلاق دی اور اُس کی وطی سے منکر ہے اور رجعت کر لی پھر چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہو مگر وقت نکاح سے چھ مہینے یا زیادہ میں ولادت ہوئی تو رجعت ہوگئی۔[2] (شرح وقایہ)

**مسئلہ ۳۳:** نکاح کے بعد چھ مہینے یا زیادہ کے بعد بچہ پیدا ہوا پھر اُسے طلاق دی اور وطی سے انکار کرتا ہے تو رجعت کرسکتا ہے کہ جب بچہ پیدا ہو چکا شرعاً وطی ثابت ہے اُس کا انکار بیکار ہے۔[3] (درمختار)

**مسئلہ ۳۴:** اگر خلوت ہو چکی ہے مگر وطی سے انکار کرتا ہے پھر طلاق دی تو رجعت نہیں کرسکتا اور اگر شوہر وطی کا اقرار کرتا ہے مگر عورت منکر ہے اور خلوت ہو چکی ہے تو رجعت کرسکتا ہے اور خلوت نہیں ہوئی تو نہیں۔[4] (درمختار)

**مسئلہ ۳۵:** عورت سے کہا اگر تو جنے تو تجھ کو طلاق ہے اُس کے بچہ پیدا ہوا طلاق ہوگئی پھر چھ مہینے یا زیادہ میں دوسرا بچہ پیدا ہوا تو رجعت ہوگئی اگرچہ دوسرا بچہ دو برس[5] سے زیادہ میں پیدا ہوا کہ اکثر مدت حمل دو برس ہے اور اِس صورت میں عدت حیض سے ہے تو ہوسکتا ہے کہ زیادہ زیادہ دنوں کے بعد حیض آیا اور عدت ختم ہونے سے پیشتر شوہر نے وطی کی ہو۔ ہاں اگر عورت عدت گزرنے کا اقرار کر چکی ہو تو مجبوری ہے۔ اور اگر دوسرا بچہ پہلے بچہ سے چھ مہینے سے کم میں پیدا ہوا تو بچہ پیدا ہونے کے بعد رجعت نہیں۔[6] (درمختار)

**مسئلہ ۳۶:** طلاق رجعی کی عدت میں عورت بناؤ سنگار کرے جبکہ شوہر موجود ہو اور عورت کو رجعت کی امید ہو اور اگر شوہر موجود نہ ہو یا عورت کو معلوم ہو کہ رجعت نہ کریگا تو تزیُّن[7] نہ کرے۔ اور طلاق بائن اور وفات کی عدت میں زینت حرام ہے اور مطلقہ رجعیہ کو سفر میں نہ لیجائے بلکہ سفر سے کم مسافت تک بھی نہ لیجائے جب تک رجعت پر گواہ نہ قائم کرلے یہ اُس وقت ہے کہ شوہر نے صراحۃً رجعت کی نفی کی ہو ورنہ سفر میں لے جانا ہی رجعت ہے۔[8] (درمختار وغیرہ)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص ٣٥، وغیرهما.

2 ...... "شرح الوقاية"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج١، الجزء الثاني، ص١١٢ـ١١٤.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٣٦.

4 ...... المرجع السابق، ص٣٩.

5 ......غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے۔ اصل کتاب میں دو برس کے بجائے دس برس کا ذکر ہے۔... عِلمِیہ

6 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص ٤٠.

7 ......بناؤ سنگار۔

8 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص ٤١، وغیره.

**مسئلہ ۳۷:** شوہر کو چاہیے کہ جس مکان میں عورت ہے جب وہاں جائے تو اُسے خبر کردے یا کھنکار کر جائے یا اس طرح چلے کہ جوتے کی آواز عورت سُنے یہ اُس صورت میں ہے کہ رجعت کا ارادہ نہ ہو۔ یوہیں جب رجعت کا ارادہ نہ ہو تو خلوت بھی مکروہ ہے اور رجعت کا ارادہ ہے تو مکروہ نہیں اور رجعت کا ارادہ ہو تو اس کی باری بھی ہے ورنہ نہیں۔[1] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

**مسئلہ ۳۸:** عورت باندی تھی اُسے طلاق دیدی اور حرہ سے نکاح کرلیا تو اُس سے رجعت کرسکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۹:** جس عورت کو تین سے کم طلاق بائن دی ہے اُس سے عدت میں بھی نکاح کرسکتا ہے اور بعد عدت بھی اور تین طلاقیں دی ہوں یا لونڈی کو دو تو بغیر حلالہ نکاح نہیں کرسکتا اگرچہ دخول نہ کیا ہو البتہ اگر غیر مدخولہ[3] ہو تو تین طلاق ایک لفظ سے ہوگی تین لفظ سے ایک ہی ہوگی جیسا پہلے معلوم ہو چکا اور دوسرے سے عدت کے اندر مطلقاً نکاح نہیں کرسکتی تین طلاقیں دی ہوں یا تین سے کم۔[4] (عامہ کتب)

## (حلالہ کے مسائل)

**مسئلہ ۴۰:** حلالہ کی صورت یہ ہے کہ اگر عورت مدخولہ[5] ہے تو طلاق کی عدت پوری ہونے کے بعد عورت کسی اور سے نکاح صحیح کرے اور یہ شوہر ثانی[6] اُس عورت سے وطی بھی کرلے اب اس شوہر ثانی کے طلاق یا موت کے بعد عدت پوری ہونے پر شوہر اول سے نکاح ہوسکتا ہے اور اگر عورت مدخولہ نہیں ہے تو پہلے شوہر کے طلاق دینے کے بعد فوراً دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے کہ اس کے لیے عدت نہیں۔[7] (عامہ کتب)

**مسئلہ ۴۱:** پہلے شوہر کے لیے حلال ہونے میں نکاح صحیح نافذ کی شرط ہے اگر نکاح فاسد ہوا یا موقوف اور وطی بھی ہوگئی تو حلالہ نہ ہوا مثلاً کسی غلام نے بغیر اجازت مولیٰ اُس سے نکاح کیا اور وطی بھی کرلی پھر مولیٰ نے جائز کیا تو اجازت مولیٰ کے بعد

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة وفيماتحل به المطلقة وما يتصل به، ج١، ص٤٧٢.
و"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٤٢، وغيرهما.

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة وفيماتحل به المطلقة وما يتصل به، ج١، ص٤٧٢.

3 ......جس سے وطی نہ کی گئی۔

4 ...... "الفتاوی الهندية"، الباب السادس في الرجعة وفيما تحل به المطلقة وما يتصل به، ج١، ص٤٧٢، وغيره.

5 ......جس سے دخول کیا گیا۔ 6 ......دوسرا شوہر۔

7 ...... "البحرالرائق"، كتاب الطلاق، فصل فيما تحل به المطلقة، ج٤، ص٩٧، ٩٨، وغيره.

وطی کرکے چھوڑے گا تو پہلے شوہر سے نکاح کرسکتی ہے اور بلا وطی طلاق دی تو وہ پہلے کی وطی کافی نہیں۔ یوہیں زنا یا وطی بالشبہ سے بھی حلالہ نہ ہوگا۔ یوہیں اگر وہ عورت کسی کی باندی تھی عدت پوری ہونے کے بعد مولیٰ نے اُس سے جماع کیا تو شوہر اول کے لیے اب بھی حلال نہ ہوئی اور اگر زوجہ باندی تھی اُسے دو۲ طلاقیں دیں پھر اُس کے مالک سے خرید لی یا اور کسی طرح سے اُس کا مالک ہوگیا تو اُس سے وطی نہیں کرسکتا جب تک دوسرے سے نکاح نہ ہولے اور وہ دوسرا وطی بھی نہ کرلے۔ یوہیں اگر عورت معاذ اللہ مُرتدہ ہو کر دار الحرب میں چلی گئی پھر وہاں سے جہاد میں پکڑ آئی اور شوہر اُس کا مالک ہوگیا تو اس کے لیے حلال نہ ہوئی۔ حلالہ میں جو وطی شرط ہے، اس سے مراد وہ وطی ہے جس سے غسل فرض ہو جاتا ہے یعنی دخول حشفہ [1] اور انزال [2] شرط نہیں۔ [3] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

**مسئلہ ۴۲:** عورت حیض میں ہے یا احرام باندھے ہوئے ہے اس حالت میں شوہر ثانی نے وطی کی تو یہ وطی حلالہ کے لیے کافی ہے اگرچہ حیض کی حالت میں وطی کرنا بہت سخت حرام ہے۔ [4] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۴۳:** دوسرا نکاح مراہق سے ہوا (یعنی ایسے لڑکے سے جو نابالغ ہے مگر قریب بلوغ ہے اور اُس کی عمر والے جماع کرتے ہیں) اور اُس نے وطی کی اور بعد بلوغ طلاق دی تو وہ وطی کہ قبل بلوغ کی تھی حلالہ کے لیے کافی ہے مگر طلاق بعد بلوغ ہونی چاہیے کہ نابالغ کی طلاق واقع ہی نہ ہوگی مگر بہتر یہ ہے کہ بالغ کی وطی ہو کہ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انزال شرط ہے اور نابالغ میں انزال کہاں۔ [5] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۴۴:** اگر مطلقہ چھوٹی لڑکی ہے کہ وطی کے قابل نہیں تو شوہر ثانی اُس سے وطی کر بھی لے جب بھی شوہر اول کے لیے حلال نہ ہوئی اور اگر نابالغہ ہے مگر اُس جیسی لڑکی سے وطی کی جاتی ہے یعنی وہ اس قابل ہے تو وطی کافی ہے۔ [6] (درمختار)

**مسئلہ ۴۵:** اگر عورت کے آگے اور پیچھے کا مقام ایک ہوگیا ہے تو محض وطی کافی نہیں بلکہ شرط یہ ہے کہ حاملہ ہو جائے۔ یوہیں اگر ایسے شخص سے نکاح ہوا جس کا عضو تناسل کٹ گیا ہے تو اس میں بھی حمل شرط ہے۔ [7] (عالمگیری)

---

1 ...... آلہ تناسل کی سپاری کا داخل کرنا۔ 2 ...... منی کا نکلنا۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٤٥ ـ ٤٨.

و "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة ...الخ، ج١، ص٤٧٣، وغيرهما.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، مطلب: حيلة اسقاط عدة المحلل، ج٥، ٥٠.

5 ...... "الدرالمختار و رد المحتار"، باب الرجعة، مطلب: فی العقد علی المبانة، ج٥، ص٤٤.

6 ...... "الدرالمختار"، المرجع السابق، ص٤٧.

7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة ،فصل فيما تحل به المطلقة...الخ، ج١، ص٤٧٣.

**مسئلہ ۴۶:** مجنون یا خصی[1] سے نکاح ہوا اور وطی کی تو شوہر اول کے لیے حلال ہوگئی۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۴۷:** کتابیہ عورت مسلمان کے نکاح میں تھی اُسے طلاق دی اور اُس نے کسی کتابی سے نکاح کیا اور حلالہ کے تمام شرائط پائے گئے تو شوہر اول کے لیے حلال ہوگئی۔[3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۸:** پہلے شوہر نے تین طلاقیں دیں عورت نے دوسرے سے نکاح کیا بغیر وطی اُس نے بھی تین طلاقیں دیدیں پھر عورت نے تیسرے سے نکاح کیا اس نے وطی کر کے طلاق دی تو پہلے اور دوسرے دونوں کے لیے حلال ہوگئی یعنی اب پہلے یا دوسرے جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۹:** بہت زیادہ عمر والے سے نکاح کیا جو وطی پر قادر نہیں ہے اُس نے کسی ترکیب سے عضو تناسل داخل کر دیا تو یہ وطی حلالہ کے لیے کافی نہیں ہاں اگر آلہ میں کچھ انتشار پایا گیا اور دخول ہوگیا تو کافی ہے۔[5] (فتح وغیرہ)

**مسئلہ ۵۰:** عورت سو رہی تھی یا بیہوش تھی شوہر ثانی نے اس حالت میں اُس سے وطی کی تو یہ وطی حلالہ کے لیے کافی ہے۔[6] (درمختار)

**مسئلہ ۵۱:** عورت کو تین طلاقیں دی تھیں اب وہ آکر شوہر اول سے یہ کہتی ہے کہ عدت پوری ہونے کے بعد میں نے نکاح کیا اور اُس نے جماع بھی کیا اور طلاق دیدی اور یہ عدت بھی پوری ہو چکی اور پہلے شوہر کو طلاق دیے اتنا زمانہ گزر چکا ہے کہ یہ سب باتیں ہو سکتی ہیں تو اگر عورت کو اپنے گمان میں سچی سمجھتا ہے تو اُس سے نکاح کر سکتا ہے۔[7] (ہدایہ) اور اگر عورت فقط اتنا ہی کہے کہ میں حلال ہوگئی تو اُس سے نکاح حلال نہیں، جب تک سب باتیں پوچھ نہ لے۔[8] (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۲:** عورت کہتی ہے کہ شوہر ثانی نے جماع کیا ہے اور شوہر ثانی انکار کرتا ہے تو شوہر اول کو نکاح جائز ہے اور

---

1 ...... جس کے خصیے نہ ہوں یا نکال دیے گئے ہوں۔

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٤٥.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة ،فصل فيما تحل به المطلقة ...الخ، ج١، ص٤٧٣.

4 ...... المرجع السابق.

5 ......"فتح القدير"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تحل له به المطلقة، ج٤، ص٣٣، وغيره.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة ، ج٥، ص٥٠.

7 ......"الهداية"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة، ج٢، ص٢٥٨،٢٥٩.

8 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة ،فصل فيما تحل به المطلقة...الخ، ج١، ص٤٧٤.

شوہر ثانی کہتا ہے کہ میں نے جماع کیا ہے اور عورت انکار کرتی ہے تو نکاح جائز نہیں اور اگر عورت اقرار کرتی ہے اور شوہر اول نے نکاح کے بعد کہا کہ شوہر ثانی نے جماع نہیں کیا ہے تو دونوں میں تفریق کردی جائے اور اگر شوہر اول سے نکاح ہوجانے کے بعد عورت کہتی ہے میں نے دوسرے سے نکاح کیا ہی نہ تھا اور شوہر کہتا ہے کہ تو نے دوسرے سے نکاح کیا اور اُس نے وطی بھی کی تو عورت کی تصدیق نہ کی جائے اور اگر شوہر ثانی عورت سے کہتا ہے کہ میرا نکاح تجھ سے فاسد ہوا کہ میں نے تیری ماں سے جماع کیا ہے اگر عورت اُسکے کہنے کو سچ سمجھتی ہے تو عورت شوہر اول کے لیے حلال نہ ہوئی۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۳:** کسی عورت سے نکاح فاسد کر کے تین طلاقیں دے دیں تو حلالہ کی حاجت نہیں بغیر حلالہ اُس سے نکاح کرسکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۴:** نکاح بشرط التحلیل[3] جس کے بارے میں حدیث میں لعنت آئی وہ یہ ہے کہ عقدِ نکاح یعنی ایجاب و قبول میں حلالہ کی شرط لگائی جائے اور یہ نکاح مکروہ تحریمی ہے زوج اول و ثانی[4] اور عورت تینوں گنہگار ہوں گے مگر عورت اِس نکاح سے بھی بشرائط حلالہ شوہر اول کے لیے حلال ہوجائیگی۔ اور شرط باطل ہے۔ اور شوہر ثانی طلاق دینے پر مجبور نہیں۔ اور اگر عقد میں شرط نہ ہوا گرچہ نیت میں ہو تو کراہت اصلاً نہیں بلکہ اگر نیت خیر ہو تو مستحق اجر ہے۔[5] (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۵۵:** اگر نکاح اس نیت سے کیا جارہا ہے کہ شوہر اول کے لیے حلال ہوجائے اور عورت یا شوہر اول کو یہ اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ نکاح کر کے طلاق نہ دے تو دقت[6] ہوگی تو اس کے لیے بہتر حیلہ یہ ہے کہ اُس سے یہ کہلوالیں کہ اگر میں اس عورت سے نکاح کر کے جماع کروں یا نکاح کر کے ایک رات سے زیادہ رکھوں تو اس پر بائن طلاق ہے اب عورت سے جماع کرتے ہی یا رات گزرنے پر طلاق پڑجائے گی یا یوں کرے کہ عورت یا اُسکا وکیل یہ کہے کہ میں نے یا میری مؤکلہ نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا اس شرط پر کہ مجھے یا اُسے اپنے نفس کا اختیار ہے کہ جب چاہے اپنے کو طلاق دے لے وہ کہے میں نے قبول کیا اب عورت کو طلاق دینے کا خود اختیار ہے۔ اور اگر پہلے زوج کی جانب سے الفاظ کہے گئے کہ میں نے اُس عورت سے نکاح کیا اِس شرط پر کہ اُسے اُس کے نفس کا اختیار ہے تو یہ شرط لغو[7] ہے عورت کو اختیار نہ ہوگا۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۵۶:** دوسرے سے عورت نے نکاح کیا اور اُس نے دخول بھی کیا پھر اس کے مرنے یا طلاق دینے کے بعد

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، المرجع السابق، ص ٤٧٤.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... حلالہ کی شرط کے ساتھ نکاح کرنا۔

4 ...... یعنی پہلا شوہر جس نے طلاق دی اور دوسرا جس سے نکاح کیا۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص ٥١، وغيره.

6 ...... دشواری۔

7 ...... فضول۔

8 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، باب الرجعة، مطلب: حيلة اسقاط عدة المحلل، ج٥، ص ٥١ .

شوہراول سے اسکا نکاح ہوا تو اب شوہر اول تین طلاقوں کا مالک ہوگیا پہلے جو کچھ طلاق دے چکا تھا اُس کا اعتبار اب نہ ہوگا۔ اور اگر شوہر ثانی نے دخول نہ کیا ہو اور شوہر اول نے تین طلاقیں دی تھیں جب تو ظاہر ہے کہ حلالہ ہوا ہی نہیں پہلے شوہر سے نکاح ہی نہیں ہوسکتا اور تین سے کم دی تھی تو جو باقی رہ گئی ہے اُسی کا مالک ہے تین کا مالک نہیں اور زوجہ لونڈی ہو تو اس کی دو طلاقیں حرہ کی تین کی جگہ ہیں۔[1] (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۵۷:** عورت کے پاس دو شخصوں نے گواہی دی کہ اُس کے شوہر نے اُسے تین طلاقیں دیدیں اور شوہر غائب ہے تو عورت بعد عدت دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے بلکہ اگر ایک شخص ثقہ نے طلاق کی خبر دی ہے جب بھی عورت نکاح کرسکتی ہے بلکہ اگر شوہر کا خط آیا جس میں اسے طلاق لکھی ہے اور عورت کا غالب گمان ہے کہ خط اُسی کا ہے تو نکاح کرنے کی عورت کے لیے گنجائش ہے اور اگر شوہر موجود ہے اور دونوں میاں بی بی کی طرح رہتے ہیں تو اب نکاح نہیں کرسکتی۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار)

**مسئلہ ۵۸:** شوہر نے عورت کو تین طلاقیں دیدیں یا بائن طلاق دی مگر اب انکار کرتا ہے اور عورت کے پاس گواہ نہیں تو جس طرح ممکن ہو عورت اُس سے پیچھا چھڑائے، مہر معاف کر کے یا اپنا مال دیکر اُس سے علیحدہ ہو جائے، غرض جس طرح بھی ممکن ہو اُس سے کنارہ کشی کرے اور کسی طرح وہ نہ چھوڑے تو عورت مجبور ہے مگر ہر وقت اسی فکر میں رہے کہ جس طرح ممکن ہو رہائی حاصل کرے اور پوری کوشش اس کی کرے کہ صحبت نہ کرنے پائے یہ حکم نہیں کہ خود کشی کرلے[3] ۔ عورت جب اِن باتوں پر عمل کرے گی تو معذور ہے اور شوہر بہرحال گنہگار ہے۔[4] (درمختار مع زیادۃ)

**مسئلہ ۵۹:** عورت کو اب تین طلاقیں دیں اور کہتا یہ ہے کہ اس سے پیشتر ایک طلاق دے چکا تھا اور عدت بھی ہوچکی تھی یعنی اُس کا مقصد یہ ہے کہ چونکہ عدت گزرنے پر عورت اجنبیہ ہوگئی لہٰذا یہ طلاقیں واقع نہ ہوئیں اور عورت بھی تصدیق کرتی ہے تو کسی کی تصدیق نہ کیجائے دونوں جھوٹے ہیں کہ ایسا تھا تو میاں بی بی کی طرح رہتے کیونکر تھے ہاں اگر لوگوں کو اُسکا طلاق دینا اور عدت گزر جانا معلوم ہو تو اور بات ہے۔[5] (درمختار)

---

❶...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة ،فصل فيما تحل به المطلقة...الخ، ج ١، ص ٤٧٥ .
و "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ٥، ص ٥٥ .

❷...... "الفتاوی الهندية"،المرجع السابق.
و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة ،مطلب: الاقدام على النكاح...الخ ، ج ٥، ص ٦٠ .

❸......امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں ''خود کشی گناہ کبیرہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ''تم سے پہلی امتوں میں سے ایک شخص کے بدن میں پھوڑا نکلا (جب اس میں سخت تکلیف ہونے لگی) تو اس نے اپنے ترکش (یعنی تیردان) سے تیر نکالا اور پھوڑے کو چیر دیا جس سے خون بہنے لگا اور رک نہ سکا یہاں تک کہ اس سبب سے وہ ہلاک ہوگیا تمھارے رب عزوجل نے فرمایا میں نے اس پر جنت حرام کردی'' (صحیح مسلم، حدیث ۱۸۰، ص ۱۷)
(مزید معلومات کے لیے دیکھیے رسالہ ''خود کشی کا علاج'' ص ٦)۔...علمیه

❹...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ٥ ص ٥٩ ، مع زيادة. ❺......"الدرالمختار" المرجع السابق، ص ٦٠ .

**مسئلہ ٦٠:** شوہر تین طلاقیں دے کر انکاری ہوگیا عورت نے گواہ پیش کیے اور تین طلاق کا حکم دیا گیا اب کہتا ہے کہ پہلے ایک طلاق دے چکا تھا اور عدت گزر چکی تھی اور گواہ بھی پیش کرتا ہے تو گواہ بھی مقبول نہیں۔[1] (ردالمحتار)

**مسئلہ ٦١:** غیر مدخولہ کو دو۲ طلاقیں دیں اور کہتا ہے کہ ایک پہلے دے چکا ہے تو تین قرار پائیں گی۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ٦٢:** تین طلاقیں کسی شرط پر معلق تھیں اور وہ شرط پائی گئی لہٰذا تین طلاقیں پڑ گئیں عورت ڈرتی ہے کہ اگر اُس سے کہے گی تو وہ سرے سے تعلیق ہی سے انکار کر جائے گا تو عورت کو چاہیے خفیہ حلالہ کرائے اور عدت پوری ہونے کے بعد شوہر سے تجدید نکاح کی درخواست کرے۔[3] (عالمگیری)

# ایلا کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۖ فَإِن فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ ﴾[4]

جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس جانے کی قسم کھالیتے ہیں اُن کے لیے چار مہینے کی مدت ہے پھر اگر اِس مدت میں واپس ہوگئے (قسم توڑ دی) تو اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے اور اگر طلاق کا پکا ارادہ کرلیا (رجوع نہ کی) تو اللہ (عزوجل) سننے والا، جاننے والا ہے (طلاق ہوجائے گی)۔

**مسئلہ ۱:** ایلا کے معنی یہ ہیں کہ شوہر نے یہ قسم کھائی کہ عورت سے قربت[5] نہ کریگا یا چار مہینے قربت نہ کریگا عورت باندی ہے تو اس کے ایلا کی مدت دو۲ ماہ ہے۔[6]

**مسئلہ ۲:** قسم کی دو صورت ہے ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ یا اُس کے اُن صفات کی قسم کھائی جن کی قسم کھائی جاتی ہے مثلاً اُس کی عظمت وجلال کی قسم، اُس کی کبریائی کی قسم، قرآن کی قسم، کلام اللہ کی قسم، دوسری تعلیق مثلاً یہ کہ اگر اِس سے وطی کروں تو میرا

---

1 ...... "رد المحتار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، مطلب: الاقدام على النكاح...الخ، ج٥، ص٦١.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج٥، ص٦١.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة ...الخ، ج١، ص٤٧٥.

4 ...... پ٢، البقرة: ٢٢٦، ٢٢٧.

5 ...... جماع، ہمبستری۔

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج١، ص٤٧٦.

غلام آزاد ہے یا میری عورت کو طلاق ہے یا مُجھ پر اتنے دنوں کا روزہ ہے یا حج ہے۔ [1] (عامہ کتب)

**مسئلہ ۳:** ایلا دو۲ قسم ہے ایک موقت یعنی چار مہینے کا، دوسرا مؤبد یعنی چار مہینے کی قید اُس میں نہ ہو بہر حال اگر عورت سے چار ماہ کے اندر جماع کیا تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ مجنون ہو اور کفارہ لازم جبکہ اللہ تعالیٰ یا اُس کے اُن صفات کی قسم کھائی ہو۔ اور جماع سے پہلے کفارہ دے چکا ہے تو اُس کا اعتبار نہیں بلکہ پھر کفارہ دے۔ اور اگر تعلیق تھی تو جس بات پر تھی وہ ہو جائے گی مثلاً یہ کہا کہ اگر اس سے صحبت کروں تو غلام آزاد ہے اور چار مہینے کے اندر جماع کیا تو غلام آزاد ہو گیا اور قربت نہ کی یہاں تک کہ چار مہینے گزر گئے تو طلاق بائن ہو گئی۔ پھر اگر ایلائے موقت تھا یعنی چار ماہ کا تو یمین [2] ساقط ہو گئی یعنی اگر اُس عورت سے پھر نکاح کیا تو اُسکا کچھ اثر نہیں۔ اور اگر مؤبد تھا یعنی ہمیشہ کی اُس میں قید تھی مثلاً خدا کی قسم تجھ سے کبھی قربت نہ کرونگا یا اس میں کچھ قید نہ تھی مثلاً خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کرونگا تو اِن صورتوں میں ایک بائن طلاق پڑ گئی پھر بھی قسم بدستور باقی ہے یعنی اگر اُس عورت سے پھر نکاح کیا تو پھر ایلا بدستور آگیا اگر وقت نکاح سے چار ماہ کے اندر جماع کر لیا تو قسم کا کفارہ دے اور تعلیق تھی تو جزا واقع ہو جائیگی۔ اور اگر چار مہینے گزر لیے اور قربت نہ کی تو ایک طلاق بائن واقع ہو گئی مگر یمین بدستور باقی ہے سہ بارہ [3] نکاح کیا تو پھر ایلا آگیا اب بھی جماع نہ کرے تو چار ماہ گزرنے پر تیسری طلاق پڑ جائیگی اور اب بے حلالہ نکاح نہیں کر سکتا اگر حلالہ کے بعد پھر نکاح کیا تو اب ایلا نہیں یعنی چار مہینے بغیر قربت گزرنے پر طلاق نہ ہوگی مگر قسم باقی ہے اگر جماع کریگا کفارہ واجب ہوگا۔ اور اگر پہلی یا دوسری طلاق کے بعد عورت نے کسی اور سے نکاح کیا اُس کے بعد پھر اس سے نکاح کیا تو مستقل طور پر اب سے تین طلاق کا مالک ہوگا مگر ایلا رہے گا یعنی قربت نہ کرنے پر طلاق ہو جائے گی پھر نکاح کیا پھر وہی حکم ہے پھر ایک یا دو طلاق کے بعد کسی سے نکاح کیا پھر اس سے نکاح کیا پھر وہی حکم ہے یعنی جب تک تین طلاق کے بعد دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے ایلا بدستور باقی رہے گا۔ [4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴:** ذمی نے ذات وصفات [5] کی قسم کے ساتھ ایلا کیا یا طلاق و عتاق [6] پر تعلیق کی تو ایلا ہے اور حج و روزہ و دیگر عبادات پر تعلیق کی تو ایلا نہ ہوا اور جہاں ایلا صحیح ہے وہاں مسلمان کے حکم میں ہے، مگر صحبت کرنے پر کفارہ واجب نہیں۔ [7] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج۱، ص۴۷۶.
و "البحر الرائق"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج٤، ص۱۰۰.

2 ...... قسم۔

3 ...... یعنی تیسری مرتبہ۔

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع في الایلاء، ج۱، ص٤٧٦.

5 ...... یعنی اللہ عزوجل کی ذات وصفات۔

6 ...... یعنی غلام آزاد کرنے۔

7 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع في الایلاء، ج۱، ص٤٧٦.

**مسئلہ ۵:** یوں ایلا کیا کہ اگر میں قربت کروں تو میرا فلاں غلام آزاد ہے اسکے بعد غلام مرگیا تو ایلا ساقط ہوگیا۔ یوہیں اگر اُس غلام کو بیچ ڈالا جب بھی ساقط ہے مگر وہ غلام اگر قربت سے پہلے پھر اس کی مِلک میں آگیا تو ایلا کا حکم لوٹ آئیگا۔[1] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۶:** ایلا صرف منکوحہ سے ہوتا ہے یا مطلقہ رجعی سے کہ وہ بھی منکوحہ ہی کے حکم میں ہے اجنبیہ[2] سے اور جسے بائن طلاق دی ہے اُس سے ابتداءً نہیں ہوسکتا۔ یوہیں اپنی لونڈی سے بھی نہیں ہوسکتا ہاں دوسرے کی کنیز اس کے نکاح میں ہے تو ایلا کرسکتا ہے یوہیں اجنبیہ کا ایلا اگر نکاح پر معلق کیا تو ہوجائیگا مثلاً اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کرونگا۔[3] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۷:** ایلا کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ شوہر اہل طلاق ہو یعنی وہ طلاق دے سکتا ہو لہٰذا مجنون و نابالغ کا ایلا صحیح نہیں کہ یہ اہل طلاق نہیں۔[4] (درمختار)

**مسئلہ ۸:** غلام نے اگر قسم کیساتھ ایلا کیا مثلاً خدا کی قسم میں تجھ سے قربت نہ کروں گا یا ایسی چیز پر معلق کیا جسے مال سے تعلق نہیں مثلاً اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر اتنے دنوں کا روزہ ہے یا حج یا عمرہ ہے یا میری عورت کو طلاق ہے تو ایلا صحیح ہے۔ اور اگر مال سے تعلق ہے تو صحیح نہیں مثلاً مجھ پر ایک غلام آزاد کرنا یا اتنا صدقہ دینا لازم ہے تو ایلا نہ ہوا کہ وہ مال کا مالک ہی نہیں۔[5] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۹:** یہ بھی شرط ہے کہ چار مہینے سے کم کی مدت نہ ہو اور زوجہ کنیز ہے تو دو ماہ سے کم کی نہ ہو اور زیادہ کی کوئی حد نہیں اور زوجہ کنیز تھی اس کے شوہر نے ایلا کیا تھا اور مدت پوری نہ ہوئی تھی کہ آزاد ہوگئی تو اب اس کی مدت آزاد عورتوں کی ہے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ جگہ معین نہ کرے اگر جگہ معین کی مثلاً واللہ فلاں جگہ تجھ سے قربت نہ کروں گا تو ایلا نہیں۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ زوجہ کے ساتھ کسی باندی یا اجنبیہ کو نہ ملائے مثلاً تجھ سے اور فلاں عورت سے قربت نہ کرونگا۔ اور یہ کہ بعض مدت کا استثنا نہ ہو مثلاً چار مہینے تجھ سے قربت نہ کرونگا مگر ایک دن۔ اور یہ کہ قربت کے ساتھ کسی اور چیز کو نہ ملائے مثلاً اگر میں تجھ سے قربت کروں یا

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الايلاء، ج٥، ص٦٢.

2 ...... یعنی غیر محرمہ عورت۔

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الايلاء، ج٥، ص٦٢.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الايلاء، ج٥، ص٦٢.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الايلاء، ج٥، ص٦٢.

تجھے اپنے بچھونے پر بُلاؤں تو تجھ کو طلاق ہے تو یہ ایلا نہیں۔[1] (خانیہ، درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۰:** اس کے الفاظ بعض صریح ہیں بعض کنایہ صریح وہ الفاظ ہیں جن سے ذہن معنی جماع کی طرف سبقت[2] کرتا ہو اس معنی میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہو اس میں نیت درکار نہیں بغیر نیت بھی ایلا ہے اور اگر صریح لفظ میں یہ کہے کہ میں نے معنی جماع کا ارادہ نہ کیا تھا تو قضاءً اُس کا قول معتبر نہیں دیانۃً معتبر ہے۔ کنایہ وہ جس سے معنی جماع متبادر نہ ہوں دوسرے معنی کا بھی احتمال ہو اس میں بغیر نیت ایلا نہیں اور دوسرے معنی مراد ہونا بتاتا ہے تو قضاءً بھی اس کا قول مان لیا جائیگا۔[3] (ردالمحتار وغیرہ)

**مسئلہ ۱۱:** صریح کے بعض الفاظ یہ ہیں واللہ میں تجھ سے جماع نہ کرونگا، قربت نہ کرونگا، صحبت نہ کروں گا، وطی نہ کرونگا اور اُردو میں بعض اور الفاظ بھی ہیں جو خاص جماع ہی کے لیے بولے جاتے ہیں اُن کے ذکر کی حاجت نہیں ہر شخص اُردوداں جانتا ہے۔ علامہ شامی نے اس لفظ کو کہ میں تیرے ساتھ نہ سوؤں گا صریح کہا ہے اور اصل یہ ہے کہ مدار[4] عرف پر ہے عرفاً جس لفظ سے معنی جماع متبادر ہوں[5] صریح ہے، اگرچہ یہ معنی مجازی ہوں۔ کنایہ کے بعض الفاظ یہ ہیں: تیرے بچھونے کے قریب نہ جاؤنگا، تیرے ساتھ نہ لیٹوں گا، تیرے بدن سے میرا بدن نہ ملے گا، تیرے پاس نہ رہوں گا، وغیرہا۔[6]

**مسئلہ ۱۲:** ایسی بات کی قسم کھائی کہ بغیر جماع کیے قسم ٹوٹ جائے تو ایلا نہیں مثلاً اگر میں تجھ کو چھوؤں تو ایسا ہے کہ محض بدن پر ہاتھ رکھنے ہی سے قسم ٹوٹ جائیگی۔[7] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۳:** اگر کہا میں نے تجھ سے ایلا کیا ہے اب کہتا ہے کہ میں نے ایک جھوٹی خبر دی تھی تو قضاءً ایلا ہے اور دیانۃً اُس کا قول مان لیا جائیگا اور اگر یہ کہے کہ اس لفظ سے ایلا کرنا مقصود تھا تو قضاءً و دیانۃً ہر طرح ایلا ہے۔[8] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۴:** یہ کہا کہ واللہ تجھ سے قربت نہ کرونگا جب تک تو یہ کام نہ کرلے اور وہ کام چار مہینے کے اندر کرسکتی ہے تو ایلا

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الايلاء، ج٥، ص٦٤.

"والفتاوى الخانية"، كتاب الطلاق، باب الايلاء، ج١، ص٢٦٥-٢٦٦.

2 ...... یعنی لفظ کے بولنے سے پہلے پہل ذہن میں جماع کا معنی ہی آتا ہو۔

3 ......"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الايلاء، ج٥، ص٦٥، وغيره.

4 ......انحصار۔ 5 ......یعنی لفظ بولنے سے معنی جماع جلد ذہن میں آجائے۔

6 ......"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الايلاء، ج٥، ص٦٥، ٦٧، وغيرها.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج١، ص٤٧٧.

8 ...... المرجع السابق، ص٤٧٨.

نہ ہوا اگرچہ چار مہینے سے زیادہ میں کرے۔[1] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۵:** ایلا اگر تعلیق سے ہو تو ضرور ہے کہ جماع پر کسی ایسے فعل کو معلق کرے جس میں مشقت ہو لہٰذا اگر یہ کہا کہ اگر میں قربت کروں تو مجھ پر دو رکعت نفل ہے تو ایلا نہ ہوا اور اگر کہا کہ مجھ پر سو رکعتیں نفل کی ہیں تو ایلا ہوگیا اور اگر وہ چیز ایسی ہے جس کی منت نہیں جب بھی ایلا نہ ہوا مثلاً تلاوت قرآن، نماز جنازہ، تکفین میت[2]، سجدۂ تلاوت، بیت المقدس میں نماز۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۶:** اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر فلاں مہینے کا روزہ ہے اگر وہ مہینہ چار مہینے پورے ہونے سے پہلے پورا ہو جائے تو ایلا نہیں، ورنہ ہے۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۷:** اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر ایک مسکین کا کھانا ہے یا ایک دن کا روزہ تو ایلا ہوگیا یا کہا خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا جب تک اپنے غلام کو آزاد نہ کروں یا اپنی فلاں عورت کو طلاق نہ دوں یا ایک مہینے کا روزہ نہ رکھ لوں تو ان سب صورتوں میں ایلا ہے۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۸:** تو مجھ پر ویسی ہے جیسے فلاں کی عورت اور اُس نے ایلا کیا ہے اور اِس نے بھی ایلا کی نیت کی تو ایلا ہے ورنہ نہیں۔ یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو تُو مجھ پر حرام ہے اور نیت ایلا کی ہے تو ہوگیا۔[6] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۹:** ایک عورت سے ایلا کیا پھر دوسری سے کہا تجھے میں نے اُس کے ساتھ شریک کردیا تو دوسری سے ایلا نہ ہوا۔[7] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۰:** دو عورتوں سے کہا واللہ میں تم دونوں سے قربت نہ کرونگا تو دونوں سے ایلا ہوگیا اب اگر چار مہینے گزر گئے اور دونوں سے قربت نہ کی تو دونوں بائن ہوگئیں اور اگر ایک سے چار مہینے کے اندر جماع کرلیا تو اس کا ایلا باطل ہوگیا اور دوسری کا باقی ہے، مگر کفارہ واجب نہیں اور اگر مدت کے اندر ایک مرگئی تو دونوں کا ایلا باطل ہے اور کفارہ نہیں اور اگر ایک کو طلاق دی

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الايلاء، ج٥، ص٦٦.

2 ......میت کو کفن دینا۔

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الايلاء، ج٥، ص٦٧.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج١، ص٤٧٨.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق.

تو ایلا باطل نہیں اور اگر مدت میں دونوں سے جماع کیا تو دونوں کا ایلا باطل ہوگیا اور ایک کفارہ واجب ہے۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۱:** اپنی چار عورتوں سے کہا خدا کی قسم میں تم سے قربت نہ کرونگا مگر فلانی یا فلانی سے، تو ان دونوں سے ایلا نہ ہوا۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۲:** اپنی دو عورتوں کو مخاطب کر کے کہا خدا کی قسم تم میں سے ایک سے قربت نہ کرونگا تو ایک سے ایلا ہوا۔ پھر اگر ایک سے وطی کرلی ایلا باطل ہوگیا اور کفارہ واجب ہے۔ اور اگر ایک مرگئی یا مرتدہ ہوگئی یا اُس کو تین طلاقیں دیدیں تو دوسری ایلا کے لیے معیّن ہے۔ اور اگر کسی سے وطی نہ کی یہاں تک کہ مدت گزر گئی تو ایک کو بائن طلاق پڑ گئی اُسے اختیار ہے جسے چاہے اس کے لیے معین کرے۔ اور اگر چار مہینے کے اندر ایک کو معین کرنا چاہتا ہے تو اسکا اُسے اختیار نہیں اگر معین کر بھی دے جب بھی معین نہ ہوئی مدت کے بعد معین کرنے کا اُسے اختیار ہے۔ اگر ایک سے بھی جماع نہ کیا اور چار مہینے اور گزر گئے تو دونوں بائن ہوگئیں اس کے بعد اگر پھر دونوں سے نکاح کیا ایک ساتھ یا آگے پیچھے تو پھر ایک سے ایلا ہے مگر غیر معین اور دونوں مدتیں گزرنے پر دونوں بائن ہوجائیں گی۔[3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۳:** اگر کہا تم دونوں میں کسی سے قربت نہ کرونگا تو دونوں سے ایلا ہے چار مہینے گزر گئے اور کسی سے قربت نہ کی تو دونوں کو طلاق بائن ہوگئی اور ایک سے وطی کرلی تو ایلا باطل ہے اور کفارہ واجب۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۴:** اپنی عورت اور باندی سے کہا تم میں ایک سے قربت نہ کرونگا تو ایلا نہیں ہاں اگر عورت مراد ہے تو ہے اور ان میں ایک سے وطی کی تو قسم ٹوٹ گئی کفارہ دے۔ پھر اگر لونڈی کو آزاد کر کے اُس سے نکاح کیا جب بھی ایلا نہیں اور اگر دو زوجہ ہوں ایک حرہ[5] دوسری باندی اور کہا تم دونوں سے قربت نہ کرونگا تو دونوں سے ایلا ہے دو۲ مہینے گزر گئے اور کسی سے قربت نہ کی تو باندی کو بائن طلاق ہوگئی اسکے بعد دو۲ مہینے اور گزرے تو حرہ بھی بائن۔[6] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۵:** اپنی دو عورتوں سے کہا کہ اگر تم میں ایک سے قربت کروں تو دوسری کو طلاق ہے اور چار مہینے گزر گئے مگر کسی سے وطی نہ کی تو ایک بائن ہوگئی اور شوہر کو اختیار ہے جس کو چاہے طلاق کے لیے معین کرے اور اب دوسری سے ایلا ہے

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج ١، ص ٤٧٩.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

5 ......آزاد عورت جو لونڈی نہ ہو۔

6 ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق.

اگر پھر چار مہینے گزر گئے اور ہنوز[1] پہلی عدت میں ہے تو دوسری بھی بائن ہوگئی ورنہ نہیں اور اگر معین نہ کیا یہاں تک کہ اور چار مہینے گزر گئے تو دونوں بائن ہوگئیں۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۶:** جس عورت کو طلاق بائن دی ہے اُس سے ایلا نہیں ہوسکتا اور رجعی دی ہے تو عدت میں ہوسکتا ہے مگر وقت ایلا سے چار مہینے پورے نہ ہوئے تھے کہ عدت ختم ہوگئی تو ایلا ساقط ہوگیا اور اگر ایلا کرنے کے بعد طلاق بائن دی تو طلاق ہوگئی اور وقت ایلا سے چار مہینے گزرے اور ہنوز طلاق کی عدت پوری نہ ہوئی تو دوسری طلاق پھر پڑی اور اگر عدت پوری ہونے پر ایلا کی مدت پوری ہوئی تو اب ایلا کی وجہ سے طلاق نہ پڑے گی۔ اور اگر ایلا کے بعد طلاق دی اور عدت کے اندر اُس سے پھر نکاح کرلیا تو ایلا بدستور باقی ہے یعنی وقت ایلا سے چار مہینے گزرنے پر طلاق واقع ہوجائے گی اور عدت پوری ہونے کے بعد نکاح کیا جب بھی ایلا ہے مگر وقت نکاح ثانی سے چار ماہ گزرنے پر طلاق ہوگی۔[3] (خانیہ)

**مسئلہ ۲۷:** یہ کہا کہ خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کرونگا دو مہینے اور دو مہینے تو ایلا ہوگیا۔ اور اگر یہ کہا کہ واللہ دو مہینے تجھ سے قربت نہ کروں گا پھر ایک دن بعد بلکہ تھوڑی دیر بعد کہا واللہ اُن دو مہینوں کے بعد دو مہینے قربت نہ کرونگا تو ایلا نہ ہوا مگر اس مدت میں جماع کریگا تو قسم کا کفارہ لازم ہے۔ اگر کہا قسم خدا کی تجھ سے چار مہینے قربت نہ کرونگا مگر ایک دن، پھر فوراً کہا واللہ اُس دن بھی قربت نہ کرونگا تو ایلا ہوگیا۔[4] (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۲۸:** اپنی عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے قبل اس کے کہ تجھ سے قربت کروں تو ایلا ہوگیا اگر قربت کی تو فوراً طلاق ہوگئی اور چار مہینے تک نہ کی تو ایلا کی وجہ سے بائن ہوگئی۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۹:** یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر اپنے لڑکے کو قربانی کردینا ہے تو ایلا ہوگیا۔[6] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۰:** یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو میرا یہ غلام آزاد ہے، چار مہینے گزر گئے اب عورت نے قاضی کے یہاں دعویٰ کیا قاضی نے تفریق کردی پھر اُس غلام نے دعویٰ کیا کہ میں غلام نہیں بلکہ اصلی آزاد ہوں اور گواہ بھی پیش کردیے

---

1 ...... ابھی تک۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج۱، ص۴۸۰.

3 ...... "الفتاوی الخانية"، کتاب الطلاق، باب الايلاء، ج۱، ص۲۶۶، ۲۶۷.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الايلاء، ج۵، ص۷۰.

"الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج۱، ص۴۸۱، ۴۸۲.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، المرجع السابق، ص۴۸۲.

6 ...... المرجع السابق.

قاضی فیصلہ کریگا کہ وہ آزاد ہے اور ایلا باطل ہو جائیگا اور عورت واپس ملے گی کہ ایلا تھا ہی نہیں۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۱:** اپنی عورت سے کہا خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا ایک دن بعد پھر یہی کہا ایک دن اور گزرا پھر یہی کہا تو یہ تین ایلا ہوئے اور تین قسمیں۔ چار مہینے گزرنے پر ایک بائن طلاق پڑی پھر ایک دن اور گزرا تو ایک اور پڑی، تیسرے دن پھر ایک اور پڑی اب بغیر حلالہ اس کے نکاح میں نہیں آسکتی، حلالہ کے بعد اگر نکاح اور قربت کی تو تین کفارے ادا کرے اور اگر ایک ہی مجلس میں یہ لفظ تین بار کہے اور نیت تاکید کی ہے تو ایک ہی ایلا ہے اور ایک ہی قسم اور اگر کچھ نیت نہ ہو یا بار بار قسم کھانا تشدد کی نیت سے ہو تو ایلا ایک ہے مگر قسم تین، لہٰذا اگر قربت کریگا تو تین کفارے دے اور قربت نہ کرے تو مدت گزرنے پر ایک طلاق واقع ہوگی۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۳۲:** خدا کی قسم میں تجھ سے ایک سال تک قربت نہ کرونگا مگر ایک دن یا ایک گھنٹا تو فی الحال ایلا نہیں مگر جبکہ سال میں کسی دن جماع کرلیا اور ابھی سال پورا ہونے میں چار ماہ یا زیادہ باقی ہیں تو اب ایلا ہو گیا۔ اور اگر جماع کرنے کے بعد سال میں چار مہینے سے کم باقی ہے یا اُس سال قربت ہی نہ کی تو اب بھی ایلا نہ ہوا۔ اور اگر صورت مذکورہ میں ایک دن کی جگہ ایک بار کہا جب بھی یہی حکم ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اگر ایک دن کہا ہے تو جس دن جماع کیا ہے اُس دن آفتاب ڈوبنے کے بعد سے اگر چار مہینے باقی ہیں تو ایلا ہے ورنہ نہیں اگرچہ وقت جماع سے چار مہینے ہوں اور اگر ایک بار کا لفظ کہا تو جماع سے فارغ ہونے سے چار ماہ باقی ہیں تو ایلا ہو گیا۔ اور اگر یوں کہا کہ میں ایک سال تک جماع نہ کرونگا مگر جس دن جماع کروں تو ایلا کسی طرح نہ ہوا اور اگر یہ کہا کہ تجھ سے قربت نہ کرونگا مگر ایک دن یعنی سال کا لفظ نہ کہا تو جب کبھی جماع کریگا اُسوقت سے ایلا ہے۔[3] (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۳۳:** عورت دوسرے شہر یا دوسرے گاؤں میں ہے شوہر نے قسم کھائی کہ میں وہاں نہیں جاؤنگا تو ایلا نہ ہوا اگرچہ وہاں تک چار مہینے یا زیادہ کی راہ ہو۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۳۴:** جماع کرنے کو کسی ایسی چیز پر موقوف کیا جسکی نسبت یہ امید نہیں ہے کہ چار مہینے کے اندر ہو جائے تو ایلا ہو گیا مثلاً رجب کے مہینے میں کہے واللہ میں تجھ سے قربت نہ کرونگا جب تک محرم کا روزہ نہ رکھ لوں یا میں تجھ سے جماع نہ

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج١، ص٤٨٢.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الايلاء، ج٥، ص٧٠.

3 ...... المرجع السابق، ص٧٢، وغيره.

4 ...... "الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الطلاق، باب الايلاء، ج٥، ص٧٠.

کرونگا مگر فلاں جگہ اور وہاں تک چار مہینے سے کم میں نہیں پہنچ سکتا یا جب تک بچہ کے دودھ چُھڑانے کا وقت نہ آئے اور ابھی دو برس پورے ہونے میں چار ماہ یا زیادہ باقی ہے تو ان سب صورتوں میں ایلا ہے۔ یوہیں اگر وہ کام مدت کے اندر تو ہوسکتا ہے مگر یوں کہ نکاح نہ رہیگا جب بھی ایلا ہے مثلاً قربت نہ کرونگا یہاں تک کہ تو مرجائے یا میں مرجاؤں یا تو قتل کی جائے یا میں مارڈالا جاؤں یا تو مجھے مارڈالے یا میں تجھے مارڈالوں یا میں تجھے تین طلاقیں دیدوں۔[1] (جوہرہ وغیرہا)

**مسئلہ ۳۵:** یہ کہا کہ تجھ سے قیامت تک قربت نہ کرونگا یا یہاں تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے یا دجال لعین کا خروج[2] ہو یا دابۃ الارض[3] ظاہر ہو یا اونٹ سوئی کے ناکے میں چلا جائے یہ سب ایلائے مؤبد ہے۔[4] (جوہرہ نیرہ)

**مسئلہ ۳۶:** عورت نابالغہ ہے اُس سے قسم کھا کر کہا کہ تجھ سے قربت نہ کرونگا جب تک تجھے حیض نہ آجائے، اگر معلوم ہے کہ چار مہینے تک نہ آئیگا تو ایلا ہے۔ یوہیں اگر عورت آئسہ ہے اُس سے کہا جب بھی ایلا ہے۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۷:** قسم کھا کر کہا تجھ سے قربت نہ کرونگا جب تک تو میری عورت ہے پھر اسے بائن طلاق دیکر نکاح کیا تو ایلا نہیں اور اب قربت کریگا تو کفارہ بھی نہیں۔[6] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۸:** قربت کرنا ایسی چیز پر معلق کیا جو کر نہیں سکتا مثلاً یہ کہا جب تک آسمان کو نہ چھولوں تو ایلا ہو گیا اور اگر کہا کہ جماع نہ کرونگا جب تک یہ نہر جاری ہے اور وہ نہر بارہوں مہینے جاری رہتی ہے تو ایلا ہے۔[7] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۹:** صحت کی حالت میں ایلا کیا تھا اور مدت کے اندر وطی کی مگر اس وقت مجنون ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور ایلا ساقط۔[8] (فتح)

**مسئلہ ۴۰:** ایلا کیا اور مدت کے اندر قسم توڑنا چاہتا ہے مگر وطی کرنے سے عاجز ہے کہ وہ خود بیمار ہے یا عورت بیمار ہے یا عورت صغیر سن[9] ہے یا عورت کا مقام بند ہے کہ وطی ہو نہیں سکتی یا یہی نامرد ہے یا اسکا عضو کاٹ ڈالا گیا ہے یا عورت اتنے فاصلہ پر ہے کہ چار مہینے میں وہاں نہیں پہنچ سکتا یا خود قید ہے اور قید خانہ میں وطی نہیں کرسکتا اور قید بھی ظلماً ہو یا عورت جماع نہیں

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الايلاء، الجزء الثاني ص ٧١، وغيرها.

2 ...... یعنی ظہور۔

3 ...... ایک جانور کا نام ہے، جو قرب قیامت میں نکلے گا۔ دیکھیے بہار شریعت جلد اول، حصہ اول، ص۱۲۶۔

4 ...... "الجوهرة النيرة"، المرجع السابق.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج١، ص ٤٨٥.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق.

8 ...... "فتح القدير"، كتاب الطلاق، باب الايلاء، ج ٤، ص ٥٧.

9 ...... چھوٹی عمر والی۔

کرنے دیتی یا کہیں ایسی جگہ ہے کہ اسکو اُسکا پتا نہیں تو ایسی صورتوں میں زبان سے رجوع کے الفاظ کہہ لے مثلاً کہے میں نے تجھے رجوع کرلیا یا ایلا کو باطل کر دیا یا میں نے اپنے قول سے رجوع کیا یا واپس لیا تو ایلا جاتا رہیگا یعنی مدت پوری ہونے پر طلاق واقع نہ ہوگی اور احتیاط یہ ہے کہ گواہوں کے سامنے کہے مگر قسم اگر مطلق ہے یا مؤبد تو وہ بحالہ[1] باقی ہے جب وطی کریگا کفارہ لازم آیگا۔ اور اگر چار مہینے کی تھی اور چار مہینے کے بعد وطی کی تو کفارہ نہیں مگر زبان سے رجوع کرنے کے لیے یہ شرط ہے کہ مدت کے اندر یہ عجز[2] قائم رہے اور اگر مدت کے اندر زبانی رجوع کے بعد وطی پر قادر ہوگیا تو زبانی رجوع ناکافی ہے وطی ضرور ہے۔[3] (درمختار، جوہرہ وغیرہما)

**مسئلہ ۴۱:** اگر کسی عذر شرعی کی وجہ سے وطی نہیں کرسکتا مثلاً خود یا عورت نے حج کا احرام باندھا ہے اور ابھی حج پورے ہونے میں چار مہینے کا عرصہ ہے تو زبان سے رجوع نہیں کرسکتا۔ یوہیں اگر کسی کے حق کی وجہ سے قید ہے تو زبانی رجوع کافی نہیں کہ یہ عاجز نہیں کہ حق ادا کر کے قید سے رہائی پاسکتا ہے اور اگر جہاں عورت ہے وہاں تک چار مہینے سے کم میں پہنچے گا مگر دشمن یا بادشاہ جانے نہیں دیتا تو یہ عذر نہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۴۲:** وطی سے عاجز نے دل سے رجوع کرلیا مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو رجوع نہیں۔[5] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۴۳:** جس وقت ایلا کیا اُس وقت عاجز نہ تھا پھر عاجز ہوگیا تو زبانی رجوع کافی نہیں مثلاً تندرست نے ایلا کیا پھر بیمار ہوگیا تو اب رجوع کے لیے وطی ضرور ہے، مگر جبکہ ایلا کرتے ہی بیمار ہوگیا اتنا وقت نہ ملا کہ وطی کرتا تو زبان سے کہہ لینا کافی ہے اور اگر مریض نے ایلا کیا تھا اور ابھی اچھا نہ ہوا تھا کہ عورت بیمار ہوگئی، اب یہ اچھا ہوگیا تو زبانی رجوع ناکافی ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۴۴:** زبان سے رجوع کے لیے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وقت رجوع نکاح باقی ہو اور اگر بائن طلاق دیدی تو رجوع نہیں کرسکتا یہاں تک کہ اگر مدت کے اندر نکاح کرلیا پھر مدت پوری ہوئی تو طلاق بائن واقع ہوگئی۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... اسی حالت پر۔
2 ...... عذر، مجبوری

3 ...... "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج٥، ص٧٤، ٧٦.
و"الجوهرة النيرة"، كتاب الايلاء، الجزء الثاني، ص٧٥، وغيرهما.

4 ...... "الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الطلاق، باب الايلاء، ج٥، ص٧٤.

5 ...... "رد المحتار"، المرجع السابق، ص٧٥.

6 ...... "الدر المختار" و"ردالمحتار"، المرجع السابق، ص٧٦، ٧٧.

7 ...... المرجع السابق، ص٧٧.

**مسئلہ ۴۵:** شہوت کے ساتھ بوسہ لینایا چھونایا اُس کی شرمگاہ کی طرف نظر کرنایا آگے کے مقام کے علاوہ کسی اور جگہ وطی کرنا رجوع نہیں۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۶:** اگر حیض میں جماع کرلیا تو اگرچہ یہ بہت سخت حرام ہے مگر ایلا جاتا رہا۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۷:** اگر ایلا کسی شرط پر معلق تھا اور جس وقت شرط پائی گئی اُس وقت عاجز ہے تو زبانی رجوع کافی ہے ورنہ نہیں، تعلیق کے وقت کا لحاظ نہیں۔[3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۸:** مریض نے ایلا کیا پھر دس دن کے بعد دوبارہ ایلا کے الفاظ کہے تو دو۲ ایلا ہیں اور دو۲ قسمیں اور دونوں کی دو مدتیں اگر دونوں مدتیں پوری ہونے سے پہلے زبانی رجوع کرلیا اور دونوں مدتیں پوری ہونے تک بیمار رہا تو زبانی رجوع صحیح ہے دونوں ایلا جاتے رہے۔ اور اگر پہلی مدت پوری ہونے سے پہلے اچھا ہوگیا تو وہ رجوع کرنا بیکار گیا اور اگر زبانی رجوع نہ کیا تھا تو دونوں مدتیں پوری ہونے پر دو۲ طلاقیں واقع ہونگی اور اگر جماع کرلے گا تو دونوں قسمیں ٹوٹ جائیں گی اور دو کفارے لازم اور اگر پہلی مدت پوری ہونے سے پہلے زبانی رجوع کیا اور مدت پوری ہونے پر اچھا ہوگیا تو اب دوسرے کے لیے وہ کافی نہیں بلکہ جماع ضرور ہے۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۹:** مدت میں اگر زوج وزوجہ کا اختلاف ہو تو شوہر کا قول معتبر ہے مگر عورت کو جب اُس کا جھوٹا ہونا معلوم ہو تو اُسے اجازت نہیں کہ اُس کے ساتھ رہے جس طرح ہوسکے مال وغیرہ دیکر اُس سے علیحدہ ہوجائے۔ اور اگر مدت کے اندر جماع کرنا بتاتا ہے تو شوہر کا قول معتبر ہے اور پوری ہونے کے بعد کہتا ہے کہ اثنائے مدت[5] میں جماع کیا ہے تو جب تک عورت اُس کی تصدیق نہ کرے اُس کا قول نہ مانیں۔[6] (عالمگیری، جوہرہ)

**مسئلہ ۵۰:** عورت سے کہا اگر تو چاہے تو خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کرونگا اُسی مجلس میں عورت نے کہا میں نے چاہا تو ایلا ہوگیا۔ یوہیں اگر اور کسی کے چاہنے پر ایلا معلق کیا تو مجلس میں اُس کے چاہنے سے ایلا ہوجائیگا۔[7] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج ١، ص ٤٨٥ .

2 ...... المرجع السابق، ص٤٨٦ .

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج ١، ص٤٨٦ .

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... مدت کے دوران۔

6 ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، ص٤٨٧ .
و"الجوهرة النيرة"، كتاب الايلاء، الجزء الثاني، ص٧٥ .

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج ١، ص ٤٨٧ .

**مسئلہ ۵۱:** عورت سے کہا تو مجھ پر حرام ہے اس لفظ سے ایلا کی نیت کی تو ایلا ہے اور ظہار کی، تو ظہار ورنہ طلاق بائن اور تین کی نیت کی تو تین۔ اور اگر عورت نے کہا کہ میں تجھ پر حرام ہوں تو یمین ہے شوہر نے زبردستی یا اُس کی خوشی سے جماع کیا تو عورت پر کفارہ لازم ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۵۲:** اگر شوہر نے کہا تو مجھ پر مثل مُردار یا گوشتِ خنزیر یا خون یا شراب کے ہے اگر اس سے جھوٹ مقصود ہے تو جھوٹ ہے اور حرام کرنا مقصود ہے تو ایلا ہے اور طلاق کی نیت ہے تو طلاق۔[2] (جوہرہ)

**مسئلہ ۵۳:** عورت کو کہا تو میری ماں ہے اور نیت تحریم کی ہے تو حرام نہ ہوگی، بلکہ یہ جھوٹ ہے۔[3] (جوہرہ)

**مسئلہ ۵۴:** اپنی دو عورتوں سے کہا تم دونوں مجھ پر حرام ہو اور ایک میں طلاق کی نیت ہے، دوسری میں ایلا کی یا ایک میں ایک طلاق کی نیت کی، دوسری میں تین کی تو جیسی نیت کی، اُس کے موافق حکم دیا جائے گا۔[4] (درمختار، عالمگیری)

# خلع کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّاۤ اَنْ يَّخَافَاۤ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ﴾[5]

تمھیں حلال نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا ہے اُس میں سے کچھ واپس لو، مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ (عزوجل) کی حدیں قائم نہ رکھیں گے پھر اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ وہ دونوں اللہ (عزوجل) کی حدیں قائم نہ رکھیں گے تو اُن پر کچھ گناہ نہیں، اِس میں کہ بدلا دیکر عورت چھٹی لے، یہ اللہ (عزوجل) کی حدیں ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور جو اللہ (عزوجل) کی حدوں سے تجاوز کریں تو وہ لوگ ظالم ہیں۔

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، مطلب فی قولہ: أنت عليّ حرام، ج٥، ص٧٧۔٨١.

2 ...... "الجوھرۃ النیرۃ"، کتاب الایلاء، الجزء الثانی، ص٧٦. 3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج٥، ص٨٥.

و "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع في الایلاء، ج١، ص٤٨٧.

5 ...... پ ٢، البقرۃ: ٢٢٩.

**حدیث ۱:** صحیح بخاری وصحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی، کہ یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ثابت بن قیس کے اخلاق ودین کی نسبت مجھے کچھ کلام نہیں (یعنی اُن کے اخلاق بھی اچھے ہیں اور دیندار بھی ہیں) مگر اسلام میں کفران نعمت کو میں پسند نہیں کرتی (یعنی بوجہ خوبصورت نہ ہونے کے میری طبیعت ان کی طرف مائل نہیں) ارشاد فرمایا: ''اُس کا باغ (جومہر میں تجھ کو دیا ہے) تو واپس کردیگی؟'' عرض کی، ہاں۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ثابت بن قیس سے فرمایا: ''باغ لے لو اور طلاق دیدو۔''(1)

**مسئلہ ۱:** مال کے بدلے میں نکاح زائل کرنے کو خلع کہتے ہیں عورت کا قبول کرنا شرط ہے بغیر اُس کے قبول کیے خلع نہیں ہوسکتا اور اس کے الفاظ معین ہیں ان کے علاوہ اور لفظوں سے نہ ہوگا۔

**مسئلہ ۲:** اگر زوج وزوجہ میں نااتفاقی رہتی ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ احکام شرعیہ کی پابندی نہ کرسکیں گے تو خلع میں مضایقہ نہیں اور جب خلع کرلیں تو طلاق بائن واقع ہوجائے گی اور جو مال ٹھہرا ہے عورت پر اُس کا دینا لازم ہے۔(2) (ہدایہ)

**مسئلہ ۳:** اگر شوہر کی طرف سے زیادتی ہو تو خلع پر مطلقاً عوض لینا مکروہ ہے اور اگر عورت کی طرف سے ہو تو جتنا مہر میں دیا ہے اُس سے زیادہ لینا مکروہ پھر بھی اگر زیادہ لے لے گا تو قضاءً جائز ہے۔(3) (عالمگیری)

**مسئلہ ۴:** جو چیز مہر ہوسکتی ہے وہ بدل خلع بھی ہوسکتی ہے اور جو چیز مہر نہیں ہوسکتی وہ بھی بدل خلع ہوسکتی ہے مثلاً دس درہم سے کم کو بدل خلع کرسکتے ہیں مگر مہر نہیں کرسکتے۔(4) (درمختار)

**مسئلہ ۵:** خلع شوہر کے حق میں طلاق کو عورت کے قبول کرنے پر معلق کرنا ہے کہ عورت نے اگر مال دینا قبول کرلیا تو طلاق بائن ہوجائے گی لہٰذا اگر شوہر نے خلع کے الفاظ کہے اور عورت نے ابھی قبول نہیں کیا تو شوہر کو رجوع کا اختیار نہیں نہ شوہر کو شرط خیار حاصل اور نہ شوہر کی مجلس بدلنے سے خلع باطل۔(5) (خانیہ)

**مسئلہ ۶:** خلع عورت کی جانب میں اپنے کو مال کے بدلے میں چھڑانا ہے تو اگر عورت کی جانب سے ابتدا ہوئی مگر

---

1 ...... "صحیح البخاري"، کتاب الطلاق، باب الخلع و کیف الطلاق فیه، الحدیث: ٥٢٧٣، ج٣، ص٤٨٧.

2 ...... "الهدایة"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج٢، ص٢٦١.

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حکمه، الفصل الاول، ج١، ص٤٨٨.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج٥، ص٨٩.

5 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج١، ص٢٥٦.

ابھی شوہر نے قبول نہیں کیا تو عورت رجوع کرسکتی ہے اور اپنے لیے اختیار بھی لے سکتی ہے اور یہاں تین دن سے زیادہ کا بھی اختیار لے سکتی ہے۔ بخلاف بیع[1] کے کہ بیع میں تین دن سے زیادہ کا اختیار نہیں اور دونوں میں سے ایک کی مجلس بدلنے کے بعد عورت کا کلام باطل ہو جائیگا۔[2] (خانیہ)

**مسئلہ ۷:** خلع چونکہ معاوضہ ہے لہٰذا یہ شرط ہے کہ عورت کا قبول اُس لفظ کے معنے سمجھ کر ہو، بغیر معنے سمجھے اگر محض لفظ بول دے گی تو خلع نہ ہوگا۔[3] (درمختار)

**مسئلہ ۸:** چونکہ شوہر کی جانب سے خلع طلاق ہے لہٰذا شوہر کا عاقل بالغ ہونا شرط ہے نابالغ یا مجنون خلع نہیں کرسکتا کہ اہل طلاق نہیں[4] اور یہ بھی شرط ہے کہ عورت محل طلاق ہو لہٰذا اگر عورت کو طلاق بائن دیدی ہے تو اگرچہ عدت میں ہو اُس سے خلع نہیں ہوسکتا۔ یوہیں اگر نکاح فاسد ہوا ہے یا عورت مرتدہ ہوگئی جب بھی خلع نہیں ہوسکتا کہ نکاح ہی نہیں ہے خلع کس چیز کا ہوگا اور رجعی کی عدت میں ہے تو خلع ہوسکتا ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۹:** شوہر نے کہا میں نے تجھ سے خلع کیا اور مال کا ذکر نہ کیا تو خلع نہیں بلکہ طلاق ہے اور عورت کے قبول کرنے پر موقوف نہیں۔[6] (بدائع)

**مسئلہ ۱۰:** شوہر نے کہا میں نے تجھ سے اتنے پر خلع کیا عورت نے جواب میں کہا ہاں تو اس سے کچھ نہیں ہوگا جب تک یہ نہ کہے کہ میں راضی ہوئی یا جائز کیا یہ کہا تو صحیح ہوگیا۔ یوہیں اگر عورت نے کہا مجھے ہزار روپیہ کے بدلے میں طلاق دیدے شوہر نے کہا ہاں تو یہ بھی کچھ نہیں اور اگر عورت نے کہا مجھ کو ہزار روپیہ کے بدلے میں طلاق ہے شوہر نے کہا ہاں تو ہوگئی۔[7] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۱:** نکاح کی وجہ سے جتنے حقوق ایک کے دوسرے پر تھے وہ خلع سے ساقط ہو جاتے ہیں اور جو حقوق کہ نکاح سے علاوہ ہیں وہ ساقط نہ ہوں گے۔ عدت کا نفقہ اگرچہ نکاح کے حقوق سے ہے مگر یہ ساقط نہ ہوگا ہاں اگر اس کے ساقط ہونے کی

---

1 ...... خرید و فروخت۔

2 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج۱، ص۲۵۶.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج۵، ص۹۱.

4 ...... یعنی طلاق دینے کی اہلیت نہیں رکھتا۔

5 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج۵، ص۸۷، ۸۹.

6 ...... "بدائع الصنائع"، کتاب الطلاق، فصل رکن الخلع، ج۳، ص۲۲۹.

7 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حکمه، الفصل الاول، ج۱، ص۴۸۸.

شرط کردی گئی تو یہ بھی ساقط ہو جائیگا۔ یوہیں عورت کے بچہ ہو تو اُس کا نفقہ اور دودھ پلانے کے مصارف [1] ساقط نہ ہوں گے اور اگر ان کے ساقط ہونے کی بھی شرط ہے اور اس کے لیے کوئی وقت معین کر دیا گیا ہے تو ساقط ہو جائیں گے ورنہ نہیں اور بصورت وقت معین کرنے کے اگر اُس وقت سے پیشتر بچہ کا انتقال ہو گیا تو باقی مدت میں جو صرف ہوتا وہ عورت سے شوہر لے سکتا ہے۔ اور اگر یہ ٹھہرا ہے کہ عورت اپنے مال سے دس برس تک بچہ کی پرورش کریگی تو بچہ کے کپڑے کا عورت مطالبہ کر سکتی ہے۔ اور اگر بچہ کا کھانا کپڑا دونوں ٹھہرا ہے تو کپڑے کا مطالبہ بھی نہیں کر سکتی اگرچہ یہ معین نہ کیا ہو کہ کس قسم کا کپڑا پہنائے گی اور بچہ کو چھوڑ کر عورت بھاگ گئی تو باقی نفقہ کی قیمت شوہر وصول کر سکتا ہے۔ اور اگر یہ ٹھہرا ہے کہ بلوغ تک اپنے پاس رکھے گی تو لڑکی میں ایسی شرط ہو سکتی ہے لڑکے میں نہیں۔ [2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۲:** خلع کسی مقدار معین پر ہوا اور عورت مدخولہ ہے اور مہر پر عورت نے قبضہ کر لیا ہے تو جو ٹھہرا ہے شوہر کو دے اور اس کے علاوہ شوہر کچھ نہیں لے سکتا ہے۔ اور مہر عورت کو نہیں ملا ہے تو اب عورت مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتی اور جو ٹھہرا ہے شوہر کو دے۔ اور اگر غیر مدخولہ ہے اور پورا مہر لے چکی ہے تو شوہر نصف مہر کا دعویٰ نہیں کر سکتا اور مہر عورت کو نہیں ملا ہے تو عورت نصف مہر کا شوہر پر دعویٰ نہیں کر سکتی اور دونوں صورتوں میں جو ٹھہرا ہے دینا ہوگا اور اگر مہر پر خلع ہوا اور مہر لے چکی ہے تو مہر واپس کرے اور مہر نہیں لیا ہے تو شوہر سے مہر ساقط ہو گیا اور عورت سے کچھ نہیں لے سکتا۔ اور اگر مثلاً مہر کے دسویں حصہ پر خلع ہوا اور مہر مثلاً ہزار روپے کا ہے اور عورت مدخولہ ہے اور کل مہر لے چکی ہے تو شوہر اُس سے سو روپے لے گا اور مہر بالکل نہیں لیا ہے تو شوہر سے کل مہر ساقط ہو گیا اور اگر عورت غیر مدخولہ ہے اور مہر لے چکی ہے تو شوہر اُس سے پچاس روپے لے سکتا ہے اور عورت کو کچھ مہر نہیں ملا ہے تو کل ساقط ہو گیا۔ [3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۳:** عورت کا جو مہر شوہر پر ہے اُسکے بدلے میں خلع ہوا پھر معلوم ہوا کہ عورت کا کچھ مہر شوہر پر نہیں تو عورت کو مہر واپس کرنا ہوگا۔ یوہیں اگر اُس اسباب [4] کے بدلے میں خلع ہوا جو عورت کا مرد کے پاس ہے پھر معلوم ہوا کہ اُس کا اسباب اسکے پاس کچھ نہیں ہے تو مہر کے بدلے میں خلع قرار پائیگا مہر لے چکی ہے تو واپس کرے اور شوہر پر باقی ہے تو ساقط۔ [5] (خانیہ)

**مسئلہ ۱۴:** جو مہر عورت کا شوہر پر ہے اُس کے بدلے میں خلع ہوا یا طلاق اور شوہر کو معلوم ہے کہ اُس کا کچھ مجھ پر نہیں چاہیے تو اُس سے کچھ نہیں لے سکتا ہے خلع کی صورت میں طلاق بائن ہوگی اور طلاق کی صورت میں رجعی۔ [6] (خانیہ)

---

1 ...... اخراجات۔

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، المرجع السابق، ص۴۸۸ ـ ۴۹۰.

3 ...... المرجع السابق، ص۴۸۹.

4 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج۱، ص۲۵۷.

5 ...... سامان۔

6 ...... "الفتاوی الخانیة"، المرجع السابق، ص۲۵۷.

**مسئلہ ۱۵:** یوں خلع ہوا کہ جو کچھ شوہر سے لیا ہے واپس کرے اور عورت نے جو کچھ لیا تھا فروخت کرڈالا یا ہبہ کر کے قبضہ دلا دیا کہ وہ چیز شوہر کو واپس نہیں کرسکتی تو اگر وہ چیز قیمتی ہے تو اُس کی قیمت دے اور مثلی ہے تو اُس کی مثل۔[1] (خانیہ)

**مسئلہ ۱۶:** عورت کو طلاق بائن دے کر پھر اُس سے نکاح کیا پھر مہر پر خلع ہوا تو دوسرا مہر ساقط ہوگیا پہلا نہیں۔[2] (جوہرہ نیرہ)

**مسئلہ ۱۷:** بغیر مہر نکاح ہوا تھا اور دخول سے پہلے خلع ہوا تو متعہ[3] ساقط اور اگر عورت نے مال معین پر خلع کیا اس کے بعد بدل خلع میں زیادتی[4] کی تو یہ زیادتی باطل ہے۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۸:** خلع اس پر ہوا کہ کسی عورت سے زوجہ اپنی طرف سے نکاح کرا دے اور اُسکا مہر زوجہ دے تو زوجہ پر صرف وہ مہر واپس کرنا ہوگا جو زوج سے لے چکی ہے اور کچھ نہیں۔[6] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۹:** شراب وخنزیر ومردار وغیرہ ایسی چیز پر خلع ہوا جو مال نہیں تو طلاق بائن پڑگئی اور عورت پر کچھ واجب نہیں اور اگر ان چیزوں کے بدلے میں طلاق دی تو رجعی واقع ہوئی۔ یوہیں اگر عورت نے یہ کہا میرے ہاتھ میں جو کچھ ہے اُس کے بدلے میں خلع کر اور ہاتھ میں کچھ نہ تھا تو کچھ واجب نہیں اور اگر یوں کہا کہ اُس مال کے بدلے میں جو میرے ہاتھ میں ہے اور ہاتھ میں کچھ نہ ہو تو اگر مہر لے چکی ہے تو واپس کرے ورنہ مہر ساقط ہو جائیگا اور اس کے علاوہ کچھ دینا نہیں پڑیگا۔ یوہیں اگر شوہر نے کہا میں نے خلع کیا اُس کے بدلے میں جو میرے ہاتھ میں ہے اور ہاتھ میں کچھ نہ ہو تو کچھ نہیں اور ہاتھ میں جواہرات ہوں تو عورت پر دینا لازم ہوگا اگرچہ عورت کو یہ معلوم نہ تھا کہ اُس کے ہاتھ میں کیا ہے۔[7] (درمختار، جوہرہ)

**مسئلہ ۲۰:** میرے ہاتھ میں جو روپے ہیں اُن کے بدلے میں خلع کر اور ہاتھ میں کچھ نہیں تو تین روپے دینے ہوں گے۔[8] (درمختار وغیرہ) مگر اُردو میں چونکہ جمع دو پر بھی بولتے ہیں لہٰذا دو ہی روپے لازم ہوں گے اور صورت مذکورہ میں اگر ہاتھ

---

1 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب الطلاق، باب الخلع، ج۱، ص۲۵۸.

2 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الخلع، الجزء الثاني، ص۸۱.

3 ...... یعنی کپڑوں کا وہ جوڑا جو طلاق کے بعد شوہر بیوی کو دے۔

4 ...... اضافہ۔

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، الفصل الاول، ج۱، ص۴۹۰.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الخلع، ج۵، ص۹۶.

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الخلع، ج۵، ص۹۷، وغيره.

میں ایک ہی روپیہ ہے، جب بھی دو دے۔

**مسئلہ ۲۱:** اگر یہ کہا کہ اِس گھر میں یا اس صندوق میں جو مال یا روپے ہیں اُن کے بدلے میں خلع کر اور حقیقۃً ان میں کچھ نہ تھا تو یہ بھی اُسی کے مثل ہے کہ ہاتھ میں کچھ نہ تھا۔ یوہیں اگر یہ کہا کہ اس جاریہ[1] یا بکری کے پیٹ میں جو ہے اُس کے بدلے میں اور کمتر مدت حمل میں نہ جنی تو مفت طلاق واقع ہوگئی اور کمتر مدت حمل میں جنی تو وہ بچہ خلع کے بدلے ملے گا۔ کمتر مدت حمل عورت میں چھ مہینے ہے اور بکری میں چار مہینے اور دوسرے چوپایوں میں بھی وہی چھ مہینے۔ یوہیں اگر کہا اس درخت میں جو پھل ہیں اُن کے بدلے اور درخت میں پھل نہیں تو مہر واپس کرنا ہوگا۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۲۲:** کوئی جانور گھوڑا خچر بیل وغیرہ بدل خلع قرار دیا اور اُس کی صفت بھی بیان کردی تو اوسط[3] درجہ کا دینا واجب آئیگا اور عورت کو یہ بھی اختیار ہے کہ اُس کی قیمت دیدے اور جانور کی صفت نہ بیان کی ہو تو جو کچھ مہر میں لے چکی ہے وہ واپس کرے۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۳:** عورت سے کہا میں نے تجھ سے خلع کیا عورت نے کہا میں نے قبول کیا تو اگر وہ لفظ شوہر نے بہ نیت طلاق کہا تھا طلاق بائن واقع ہوگئی اور مہر ساقط نہ ہوگا بلکہ اگر عورت نے قبول نہ کیا ہو جب بھی یہی حکم ہے اور اگر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے طلاق کی نیت سے نہ کہا تھا تو طلاق واقع نہ ہوگی جب تک عورت قبول نہ کرے۔ اور اگر یہ کہا تھا کہ فلاں چیز کے بدلے میں نے تجھ سے خلع کیا تو جب تک عورت قبول نہ کرے گی طلاق واقع نہ ہوگی اور عورت کے قبول کرنے کے بعد اگر شوہر کہے کہ میری مراد طلاق نہ تھی تو اُس کی بات نہ مانی جائے۔[5] (خانیہ وغیرہ)

**مسئلہ ۲۴:** بھاگے ہوئے غلام کے بدلے میں خلع کیا اور عورت نے یہ شرط لگادی کہ میں اُس کی ضامن نہیں یعنی اگر مل گیا تو دیدوں گی اور نہ ملا تو اس کا تاوان میرے ذمہ نہیں تو خلع صحیح ہے اور شرط باطل یعنی اگر نہ ملا تو عورت اُس کی قیمت دے اور اگر یہ شرط لگائی کہ اگر اُس میں کوئی عیب ہو تو میں بَری ہوں تو شرط صحیح ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار) جانور گم شدہ کے بدلے میں ہو جب بھی یہی حکم ہے۔

**مسئلہ ۲۵:** عورت نے شوہر سے کہا ہزار روپے پر مجھ سے خلع کر شوہر نے کہا تجھ کو طلاق ہے تو یہ اُس کا جواب سمجھا

---

1 ......لونڈی۔

2 ...... "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، مطلب: فی معنی المجتهد فيه، ج٥، ص٩٨.

3 ......درمیانہ۔

4 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، الفصل الثاني، ج١، ص٤٩٥.

5 ...... "الفتاوى الخانية"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج١، ص٢٥٧، وغيره.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج٥، ص٩٩.

جائیگا۔ ہاں اگر شوہر کہے کہ میں نے جواب کی نیت سے نہ کہا تھا تو اُس کا قول مان لیا جائیگا اور طلاق مفت واقع ہوگی۔ اور بہتر یہ ہے کہ پہلے ہی شوہر سے دریافت کرلیا جائے۔ یوہیں اگر عورت کہتی ہے میں نے خلع طلب کیا تھا اور شوہر کہتا ہے میں نے تجھے طلاق دی تھی تو شوہر سے دریافت کریں اگر اُس نے جواب میں کہا تھا تو خلع ہے ورنہ طلاق۔[1] (خانیہ)

**مسئلہ ۲۶:** خرید و فروخت کے لفظ سے بھی خلع ہوتا ہے مثلاً مرد نے کہا میں نے تیرا امر یا تیری طلاق تیرے ہاتھ اتنے کو بیچی عورت نے اُسی مجلس میں کہا میں نے قبول کی طلاق واقع ہوگئی۔ یوہیں اگر مہر کے بدلے میں بیچی اور اُس نے قبول کی ہاں اگر اُس کا مہر شوہر پر باقی نہ تھا اور یہ بات شوہر کو معلوم تھی پھر مہر کے بدلے بیچی تو طلاق رجعی ہوگی۔[2] (خانیہ)

**مسئلہ ۲۷:** لوگوں نے عورت سے کہا تو نے اپنے نفس کو مہر و نفقۂ عدّت[3] کے بدلے خریدا عورت نے کہا ہاں خریدا پھر شوہر سے کہا تو نے بیچا اُس نے کہا ہاں تو خلع ہوگیا اور شوہر تمام حقوق سے بَری ہوگیا۔ اور اگر خلع کرانے کے لیے لوگ جمع ہوئے اور الفاظ مذکورہ دونوں سے کہلائے اب شوہر کہتا ہے میرے خیال میں یہ تھا کہ کسی مال کی خرید و فروخت ہورہی ہے جب بھی طلاق کا حکم دیں گے۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۸:** لفظ بیع سے خلع ہو تو اُس سے عورت کے حقوق ساقط نہ ہوں گے جب تک یہ ذکر نہ ہو کہ اُن حقوق کے بدلے بیچا۔[5] (خانیہ)

**مسئلہ ۲۹:** شوہر نے عورت سے کہا تو نے اپنے مہر کے بدلے مجھ سے تین طلاقیں خریدیں عورت نے کہا خریدیں تو طلاق واقع نہ ہوگی جب تک مرد اس کے بعد یہ نہ کہے کہ میں نے بیچیں اور اگر شوہر نے پہلے یہ لفظ کہے کہ مہر کے بدلے مجھ سے تین طلاقیں خرید اور عورت نے کہا خریدیں تو واقع ہوگئیں، اگرچہ شوہر نے بعد میں بیچنے کا لفظ نہ کہا۔[6] (خانیہ)

**مسئلہ ۳۰:** عورت نے شوہر سے کہا میں نے اپنا مہر اور نفقۂ عدّت تیرے ہاتھ بیچا تو نے خریدا، شوہر نے کہا میں نے

---

1 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب الطلاق، باب الخلع، ج ١، ص ٢٥٩.

2 ......المرجع السابق، فصل فى الخلع بلفظ...الخ، ص ٢٦٢.

3 ......نفقۂ عدت یعنی وہ اخراجات جو دورانِ عدت عورت کو دیے جاتے ہیں۔

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن فى الخلع ومافى حكمه، الفصل الاول، ج ١، ص ٤٩٣.

5 ......" الفتاوى الخانية"، كتاب الطلاق، فصل فى الخلع بلفظ البيع والشراء، ج ٢، ص ٢٦٣.

6 ......"الفتاوى الخانية"، كتاب الطلاق، باب الخلع، ج ١، ص ٢٦٢.

خریدا، اُٹھ جا، وہ چلی گئی تو طلاق واقع نہ ہوئی مگر احتیاط یہ ہے کہ اگر پہلے دو طلاقیں نہ دے چکا ہو تو تجدیدِ نکاح کرے۔ [1] (خانیہ)

**مسئلہ ۳۱:** عورت سے کہا میں نے تیرے ہاتھ ایک طلاق بیچی اور عوض کا ذکر نہ کیا عورت نے کہا میں نے خریدی تو رجعی پڑے گی اور اگر یہ کہا کہ میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا اور عورت نے کہا خریدا تو بائن پڑیگی۔ [2] (خانیہ)

**مسئلہ ۳۲:** عورت سے کہا میں نے تیرے ہاتھ تین ہزار کو طلاق بیچی اس کو تین بار کہا آخر میں عورت نے کہا میں نے خریدی پھر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے تکرار کے ارادہ سے تین بار کہا تھا تو قضاءً اُس کا قول معتبر نہیں اور تین طلاقیں واقع ہوگئیں اور عورت کو صرف تین ہزار دینے ہونگے نو ہزار نہیں کہ پہلی طلاق تین ہزار کے عوض ہوئی اور اب دوسری اور تیسری پر مال واجب نہیں ہوسکتا اور چونکہ صریح ہیں، لہٰذا بائن کو لاحق ہونگی۔ [3] (خانیہ)

**مسئلہ ۳۳:** مال کے بدلے میں طلاق دی اور عورت نے قبول کرلیا تو مال واجب ہوگا اور طلاق بائن واقع ہوگی۔ [4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۴:** عورت نے کہا ہزار روپے کے عوض مجھے تین طلاقیں دیدے شوہر نے اُسی مجلس میں ایک طلاق دی تو بائن واقع ہوئی اور ہزار کی تہائی کا مستحق ہے اور مجلس سے اُٹھ گیا پھر طلاق دی تو بلا معاوضہ واقع ہوگی۔ اور اگر عورت کے اس کہنے سے پہلے دو طلاقیں دے چکا تھا اور اب ایک دی تو پورے ہزار پائیگا۔ اور اگر عورت نے کہا تھا کہ ہزار روپے پر تین طلاقیں دے اور ایک دی تو رجعی ہوئی اور اگر اس صورت میں مجلس میں تین طلاقیں متفرق کر کے دیں تو ہزار پائے گا اور تین مجلسوں میں دیں تو کچھ نہیں پائیگا۔ [5] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۳۵:** شوہر نے عورت سے کہا ہزار کے عوض یا ہزار روپے پر تو اپنے کو تین طلاقیں دیدے عورت نے ایک طلاق دی تو واقع نہ ہوئی۔ [6] (درمختار)

**مسئلہ ۳۶:** عورت سے کہا ہزار کے عوض یا ہزار روپے پر تجھ کو طلاق ہے عورت نے اُسی مجلس میں قبول کرلیا تو ہزار روپے

---

1 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج۱، ص۲۶۲.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع وما فی حکمه، الفصل الاول، ج۱، ص۴۹۵.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، مطلب: فی معنی المجتهد فیه، ج۵، ص۹۹.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج۵، ص۱۰۰.

واجب ہوگئے اور طلاق ہوگئی۔ ہاں اگر عورت سفیہہ [1] ہے یا قبول کرنے پر مجبور کی گئی تو بغیر مال طلاق پڑ جائے گی اور اگر مریضہ ہے تو تہائی سے یہ رقم ادا کی جائے گی۔ [2] (درمختار)

**مسئلہ ۳۷:** اپنی دو عورتوں سے کہا تم میں ایک کو ہزار روپے کے عوض طلاق ہے اور دوسری کو سو اشرفیوں کے بدلے اور دونوں نے قبول کرلیا تو دونوں مطلقہ ہوگئیں اور کسی پر کچھ واجب نہیں ہاں اگر شوہر دونوں سے روپے لینے پر راضی ہو تو روپے لازم ہوں گے اور راضی نہ ہو تو مفت مگر اس صورت میں رجعی ہوگی۔ [3] (درمختار، ردالمحتار) اور اگر یوں کہا کہ ایک کو ہزار روپے پر طلاق اور دوسری کو پانسو روپے پر تو دونوں مطلقہ ہوگئیں اور ہر ایک پر پان پانسو لازم۔ [4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۸:** عورت غیر مدخولہ کو ہزار روپے پر طلاق دی اور اُس کا مہر تین ہزار کا تھا جو سب ابھی شوہر کے ذمہ ہے تو ڈیڑھ ہزار تو یوں ساقط ہوگئے کہ قبل دخول [5] طلاق دی ہے باقی رہے ڈیڑھ ہزار ان میں ہزار طلاق کے بدلے وضع ہوئے اور پانسو شوہر سے واپس لے۔ [6] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۹:** مہر کی ایک تہائی کے بدلے ایک طلاق دی اور دوسری تہائی کے بدلے دوسری اور تیسری کے بدلے تیسری تو صرف پہلی طلاق کے عوض ایک تہائی ساقط ہوجائے گی اور دو تہائیاں شوہر پر واجب ہیں۔ [7] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۰:** عورت کو چار طلاقیں ہزار روپے کے عوض دیں اُس نے قبول کرلیں تو ہزار کے بدلے میں تین ہی واقع ہونگی اور اگر ہزار کے بدلے میں تین قبول کیں تو کوئی واقع نہ ہوگی۔ اور اگر عورت نے شوہر سے ہزار کے بدلے میں چار طلاقیں دینے کو کہا اور شوہر نے تین دیں تو یہ تین طلاقیں ہزار کے بدلے میں ہوگئیں اور ایک دی تو ایک ہزار کی تہائی کے بدلے میں۔ [8] (فتح)

**مسئلہ ۴۱:** عورت نے کہا ہزار روپے پر یا ہزار کے بدلے میں مجھے ایک طلاق دے شوہر نے کہا تجھ پر تین طلاقیں اور بدلے کو ذکر نہ کیا تو بلا معاوضہ تین ہوگئیں۔ اور اگر شوہر نے ہزار کے بدلے میں تین دیں تو عورت کے قبول کرنے پر موقوف ہے

---

1 ...... بیوقوف۔

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الخلع، ج٥، ص ١٠٠،١١٧.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الخلع، مطلب: تستعمل ((على))...الخ، ج٥، ص ١٠١.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، الفصل الثالث، ج١، ص٤٩٨.

5 ...... جماع سے پہلے۔

6 ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، ص٤٩٥.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، ص٤٩٥.

8 ...... "فتح القدير"، كتاب الطلاق، باب الخلع، ج٤، ص٦٩.

قبول نہ کیا تو کچھ نہیں اور قبول کیا تو تین طلاقیں ہزار کے بدلے میں ہوئیں۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۲:** عورت سے کہا تجھ پر تین طلاقیں ہیں جب تو مجھے ہزار روپے دے تو فقط اس کہنے سے طلاق واقع نہ ہوگی بلکہ جب عورت ہزار روپے دے گی یعنی شوہر کے سامنے لاکر رکھ دیگی اُس وقت طلاقیں واقع ہونگی اگرچہ شوہر لینے سے انکار کرے اور شوہر روپے لینے پر مجبور نہیں کیا جائیگا۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۳:** دونوں راہ چل رہے ہیں اور خلع کیا اگر ہر ایک کا کلام دوسرے کے کلام سے متصل ہے تو خلع صحیح ہے ورنہ نہیں اور اِس صورت میں طلاق بھی واقع نہیں ہوگی۔[3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۴:** عورت کہتی ہے میں نے ہزار کے بدلے تین طلاقوں کو کہا تھا اور تو نے ایک دی اور شوہر کہتا ہے تو نے ایک ہی کو کہا تھا تو اگر شوہر گواہ پیش کرے فبہا[4] ورنہ عورت کا قول معتبر ہے۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۵:** شوہر کہتا ہے میں نے ہزار روپے پر تجھے طلاق دی تو نے قبول نہ کیا عورت کہتی ہے میں نے قبول کیا تھا تو قسم کے ساتھ شوہر کا قول معتبر ہے اور اگر شوہر کہتا ہے میں نے ہزار روپے پر تیرے ہاتھ طلاق بیچی تو نے قبول نہ کی عورت کہتی ہے میں نے قبول کی تھی تو عورت کا قول معتبر ہے۔[6] (درمختار)

**مسئلہ ۴۶:** عورت کہتی ہے میں نے سو روپے میں طلاق دینے کو کہا تھا شوہر کہتا ہے نہیں بلکہ ہزار کے بدلے تو عورت کا قول معتبر ہے اور دونوں نے گواہ پیش کیے تو شوہر کے گواہ قبول کیے جائیں۔ یوہیں اگر عورت کہتی ہے بغیر کسی بدلے کے خلع ہوا اور شوہر کہتا ہے نہیں بلکہ ہزار روپے کے بدلے میں تو عورت کا قول معتبر ہے اور گواہ شوہر کے مقبول۔[7] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۷:** عورت کہتی ہے میں نے ہزار کے بدلے میں تین طلاق کو کہا تھا تو نے ایک دی شوہر کہتا ہے میں نے تین دیں اگر اُسی مجلس کی بات ہے تو شوہر کا قول معتبر ہے اور وہ مجلس نہ ہو تو عورت کا اور عورت پر ہزار کی تہائی واجب مگر عدت پوری نہیں ہوئی ہے تو تین طلاقیں ہوگئیں۔[8] (عالمگیری)

---

[1] ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، الفصل الثالث، ج١، ص٤٩٦.

[2] ...... المرجع السابق، ص٤٩٧.

[3] ......المرجع السابق، ص٤٩٩.

[4] ......تو شوہر کا قول معتبر ہے۔

[5] ......"الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، ص٤٩٩.

[6] ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الخلع، ج٥، ص١٠١.

[7] ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، الفصل الثالث، ج١، ص٤٩٩.

[8] ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن فى الخلع ومافى حكمه، الفصل الثالث، ج١، ص٤٩٩.

**مسئلہ ۴۸:** عورت نے خلع چاہا پھر یہ دعویٰ کیا کہ خلع سے پہلے بائن طلاق دے چکا تھا اور اس کے گواہ پیش کیے تو گواہ مقبول ہیں اور بدلِ خلع واپس کیا جائے۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۹:** شوہر دعویٰ کرتا ہے کہ اتنے پر خلع ہوا عورت کہتی ہے خلع ہوا ہی نہیں تو طلاق بائن واقع ہوگئی رہا مال اُس میں عورت کا قول معتبر ہے کہ وہ منکر ہے اور اگر عورت خلع کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر منکر ہے تو طلاق واقع نہ ہوگی۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۵۰:** زن وشو میں[3] اختلاف ہوا عورت کہتی ہے تین بار خلع ہو چکا اور مرد کہتا ہے کہ دو بار اگر یہ اختلاف نکاح ہو جانے کے بعد ہوا اور عورت کا مطلب یہ ہے کہ نکاح صحیح نہ ہوا اس واسطے کہ تین طلاقیں ہو چکیں اب بغیر حلالہ نکاح نہیں ہو سکتا اور مرد کی غرض یہ ہے کہ نکاح صحیح ہو گیا اس واسطے کہ دو ہی طلاقیں ہوئی ہیں تو اس صورت میں مرد کا قول معتبر ہے اور اگر نکاح سے پہلے عدت میں یا بعد عدت یہ اختلاف ہوا تو اس صورت میں نکاح کرنا جائز نہیں دوسرے لوگوں کو بھی یہ جائز نہیں کہ عورت کو نکاح پر آمادہ کریں نہ نکاح ہونے دیں۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۱:** مرد نے کسی سے کہا کہ تو میری عورت سے خلع کر تو اُس کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر مال خلع کرے۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۲:** عورت نے کسی کو ہزار روپے پر خلع کے لیے وکیل بنایا تو اگر وکیل نے بدل خلع مطلق رکھا مثلاً یہ کہا کہ ہزار روپے پر خلع کر یا اس ہزار پر یا وکیل نے اپنی طرف اضافت[6] کی مثلاً یہ کہا کہ میرے مال سے ہزار روپے پر یا کہا ہزار روپے پر اور میں ہزار روپے کا ضامن ہوں تو دونوں صورتوں میں وکیل کے قبول کرنے سے خلع ہو جائیگا پھر اگر روپے مطلق ہیں جب تو شوہر عورت سے لے گا ورنہ وکیل سے بدل خلع کا مطالبہ کرے گا عورت سے نہیں پھر وکیل عورت سے لے گا اور اگر وکیل کے اسباب کے بدلے خلع کیا اور اسباب ہلاک ہوگئے تو وکیل اُن کی قیمت ضمان دے۔[7] (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۳:** مرد نے کسی سے کہا کہ تو میری عورت کو طلاق دیدے اُس نے مال پر خلع کیا یا مال پر طلاق دی اور عورت

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع ومافي حكمه، الفصل الثالث، ج١، ص٤٩٩ .

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الخلع، ج٥، ص١٠٢ .

3 ...... بیوی اور شوہر۔

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، الفصل الثالث، ج١، ص٥٠٠ .

5 ...... المرجع السابق، ص٥٠١ .

6 ...... نسبت۔

7 ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، ص٥٠١ .

مدخولہ ہے تو جائز نہیں اور غیر مدخولہ ہے تو جائز ہے۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۴:** عورت نے کسی کو خلع کے لیے وکیل کیا پھر رجوع کر گئی اور وکیل کو رجوع کا حال معلوم نہ ہوا تو رجوع صحیح نہیں اور اگر قاصد بھیجا تھا اور اُس کے پہنچنے سے قبل رجوع کر گئی تو رجوع صحیح ہے اگرچہ قاصد کو اس کی اطلاع نہ ہوئی۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۵:** لوگوں نے شوہر سے کہا تیری عورت نے خلع کا ہمیں وکیل بنایا شوہر نے دو ہزار پر خلع کیا عورت وکیل بنانے سے انکار کرتی ہے تو اگر وہ لوگ مال کے ضامن ہوئے تھے تو طلاق ہو گئی اور بدل خلع اُنھیں دینا ہوگا اور اگر ضامن نہ ہوئے تھے اور زوج مُدَّعِی[3] ہے کہ عورت نے اُنھیں وکیل کیا تھا تو طلاق ہو گئی مگر مال واجب نہیں اور اگر زوج مدعی وکالت نہ ہو تو طلاق نہ ہوگی۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۶:** باپ نے لڑکی کا اُس کے شوہر سے خلع کرایا اگر لڑکی بالغہ ہے اور باپ بدل خلع کا ضامن ہوا[5] تو خلع صحیح ہے اور اگر مہر پر خلع ہوا اور لڑکی نے اذن دیا تھا جب بھی صحیح ہے اور اگر بغیر اذن[6] ہوا اور خبر پہنچنے پر جائز کر دیا جب بھی ہو گیا اور اگر جائز نہ کیا نہ باپ نے مہر کی ضمانت کی تو نہ ہوا اور مہر کی ضمانت کی ہے تو ہو گیا۔ پھر جب لڑکی کو خبر پہنچی اُس نے جائز کر دیا تو شوہر مہر سے بری ہے اور جائز نہ کیا تو عورت شوہر سے مہر لے گی اور شوہر اُس کے باپ سے۔ اور اگر نابالغہ لڑکی کا اُس لڑکی کے مال پر خلع کرایا تو صحیح یہ ہے کہ طلاق ہو جائے گی مگر نہ تو مہر ساقط ہوگا نہ لڑکی پر مال واجب ہوگا اور اگر ہزار روپے پر نابالغہ کا خلع ہوا اور باپ نے ضمانت کی تو ہو گیا اور روپے باپ کو دینے ہوں گے اور اگر باپ نے یہ شرط کی کہ بدل خلع لڑکی دیگی تو اگر لڑکی سمجھ وال ہے یہ سمجھتی ہے کہ خلع نکاح سے جدا کر دیتا ہے تو اُس کے قبول پر موقوف ہے قبول کر لے گی تو طلاق واقع ہو جائے گی مگر مال واجب نہ ہوگا اور اگر نابالغہ کی ماں نے اپنے مال سے خلع کرایا یا ضامن ہوئی تو خلع ہو جائیگا اور لڑکی کے مال سے کرایا تو طلاق نہ ہوگی۔ یوہیں اگر اجنبی نے خلع کرایا تو یہی حکم ہے۔[7] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

---

1. ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، ج١، الفصل الثالث، ص ٥٠١.
2. ...... المرجع السابق.
3. ...... یعنی دعویٰ کرنے والا ہے۔
4. ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، ص ٥٠١ ـ ٥٠٢.
5. ......یعنی خلع کے بدلے میں جو مال دیا جاتا ہے اُس کا ضامن ہوا۔
6. ......اجازت کے بغیر۔
7. ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، ص ٥٠٣.

و"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الخلع، ج٥، ص ١١٢، ١١٦، وغيرهما.

**مسئلہ ۵۷:** نابالغہ نے اپنا خلع خود کرایا اور سمجھ وال ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی مگر مال واجب نہ ہوگا اور اگر مال کے بدلے طلاق دلوائی تو طلاق رجعی ہوگی۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

**مسئلہ ۵۸:** نابالغ لڑکا نہ خود خلع کر سکتا ہے، نہ اُس کی طرف سے اُس کا باپ۔[2] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۵۹:** عورت نے اپنے مرض الموت میں خلع کرایا اور عدت میں مرگئی تو تہائی مال اور میراث اور بدل خلع ان تینوں میں جو کم ہے شوہر وہ پائیگا۔ اور اگر اُس بدلِ خلع کے علاوہ کوئی مال ہی نہ ہو تو اُس کی تہائی اور میراث میں جو کم ہے وہ پائیگا۔ اور اگر عدت کے بعد مری تو بدلِ خلع لے لیگا جبکہ تہائی مال کے اندر ہو اور عورت غیر مدخولہ ہے اور مرض الموت میں پورے مہر کے بدلے خلع ہوا تو نصف مہر بوجہ طلاق کے ساقط ہے رہا نصف اب اگر عورت کے اور مال نہیں ہے تو اس نصف کی چوتہائی کا شوہر حقدار ہے۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

# ظہار کا بیان

اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

﴿ اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْؕ-اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْؕ-وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًاؕ-وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ(۲) ﴾[4]

جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں سے ظہار کرتے ہیں (انھیں ماں کی مثل کہہ دیتے) وہ اُن کی مائیں نہیں، اُنکی مائیں تو وہی ہیں جن سے پیدا ہوئے اور وہ بیشک بُری اور نری جھوٹی بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ (عزوجل) ضرور معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔

## (مسائل فقہیّہ)

**مسئلہ ا:** ظہار کے یہ معنے ہیں کہ اپنی زوجہ یا اُس کے کسی جزوِ شائع یا ایسے جز کو جو کُل سے تعبیر کیا جاتا ہو ایسی عورت

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع وما في حكمه، ج١، ص٥٠٤.
و "رد المحتار"، كتاب الطلاق، باب الخلع، مطلب: فى خلع الصغيرة، ج٥، ص١١٢، ١١٣.

2 ......"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الخلع، مطلب : فى خلع الصغيرة، ج٥، ص١١٣.

3 ......المرجع السابق، ص١١٧.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثامن فى الخلع ومافى حكمه، الفصل الثالث، ج١، ص٥٠٥.

4 ......پ ٢٨، المجادلة: ٢.

سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو یا اسکے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو مثلاً کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔[1]

**مسئلہ ۲:** ظہار کے لیے اسلام وعقل وبلوغ شرط ہے کافر نے اگر کہا تو ظہار نہ ہوا یعنی اگر کہنے کے بعد مشرف باسلام ہوا تو اُس پر کفارہ لازم نہیں۔ یوہیں نابالغ ومجنون یا بوہرے یا مدہوش یا سرسام وبرسام کے بیمار نے یا بیہوش یا سونے والے نے ظہار کیا تو ظہار نہ ہوا اور ہنسی مذاق میں یا نشہ میں یا مجبور کیا گیا اس حالت میں یا زبان سے غلطی میں ظہار کا لفظ نکل گیا تو ظہار ہے۔[2] (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۳:** زوجہ کی جانب سے کوئی شرط نہیں، آزاد ہو یا باندی، مدبرہ یا مکاتبہ یا ام ولد، مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ، مسلمہ ہو یا کتابیہ، نابالغہ ہو یا بالغہ، بلکہ اگر عورت غیر کتابیہ ہے اور اُسکا شوہر اسلام لایا مگر ابھی عورت پر اسلام پیش نہیں کیا گیا تھا کہ شوہر نے ظہار کیا تو ظہار ہو گیا عورت مسلمان ہوئی تو شوہر پر کفارہ دینا ہوگا۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

**مسئلہ ۴:** اپنی باندی سے ظہار نہیں ہوسکتا موطوءہ ہو یا غیر موطوءہ[4]۔ یوہیں اگر کسی عورت سے بغیر اذن لیے نکاح کیا اور ظہار کیا پھر عورت نے نکاح کو جائز کر دیا تو ظہار نہ ہوا کہ وقتِ ظہار وہ زوجہ نہ تھی۔ یوہیں جس عورت کو طلاق بائن دے چکا ہے یا ظہار کو کسی شرط پر معلق کیا اور وہ شرط اُس وقت پائی گئی کہ عورت کو بائن طلاق دیدی تو ان صورتوں میں ظہار نہیں۔[5] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۵:** جس عورت سے تشبیہ دی اگر اُس کی حرمت عارضی ہے ہمیشہ کے لیے نہیں تو ظہار نہیں مثلاً زوجہ کی بہن یا جس کو تین طلاقیں دی ہیں یا مجوسی یا بُت پرست عورت کہ یہ مسلمان یا کتابیہ ہوسکتی ہیں اور اُنکی حرمت دائمی نہ ہونا ظاہر۔[6] (درمختار)

**مسئلہ ۶:** اجنبیہ سے کہا کہ اگر تو میری عورت ہو یا میں تجھ سے نکاح کروں تو تُو ایسی ہے تو ظہار ہو جائیگا کہ ملک

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الظهار، ج٥، ص١٢٥، ١٢٩.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب التاسع في الظهار، ج١، ص٥٠٥.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الظهار، ج٥، ص١٢٦.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب التاسع في الظهار، ج١، ص٥٠٨.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب التاسع في الظهار، ج١، ص٥٠٥.
و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الظهار، ج٥، ص١٢٦.

4 ...... جس سے وطی نہ کی گئی ہو۔

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الظهار، ج٥، ص١٢٦.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الظهار، ج٥، ص١٢٧.

یا سببِ مِلک کی طرف اضافت ہوئی اور یہ کافی ہے۔[1] (درمختار)

**مسئلہ ۷:** عورت مرد سے ظہار کے الفاظ کہے تو ظہار نہیں بلکہ لغو ہیں۔[2] (جوہرہ)

**مسئلہ ۸:** عورت کے سر یا چہرہ یا گردن یا شرمگاہ کو محارم سے تشبیہ دی تو ظہار ہے اور اگر عورت کی پیٹھ یا پیٹ یا ہاتھ یا پاؤں یا ران کو تشبیہ دی تو نہیں۔ یوہیں اگر محارم کے ایسے عضو سے تشبیہ دی جسکی طرف نظر کرنا حرام نہ ہو مثلاً سر یا چہرہ یا ہاتھ یا پاؤں یا بال تو ظہار نہیں اور گھٹنے سے تشبیہ دی تو ہے۔[3] (جوہرہ، خانیہ وغیرہما)

**مسئلہ ۹:** محارم سے مراد عام ہے نسبی ہوں یا رضاعی یا سُسرالی رشتہ سے لہٰذا ماں، بہن پھوپھی لڑکی اور رضاعی ماں اور بہن وغیرہما اور زوجہ کی ماں اور لڑکی جبکہ زوجہ مدخولہ ہو اور مدخولہ نہ ہو تو اُس کی لڑکی سے تشبیہ دینے میں ظہار نہیں کہ وہ محارم میں نہیں۔ یوہیں جس عورت سے اُس کے باپ یا بیٹے نے معاذ اللہ زنا کیا ہے اُس سے تشبیہ دی یا جس عورت سے اس نے زنا کیا ہے اُس کی ماں یا لڑکی سے تشبیہ دی تو ظہار ہے۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۰:** محارم کی پیٹھ یا پیٹ یا ران سے تشبیہ دی یا کہا میں نے تجھ سے ظہار کیا تو یہ الفاظ صریح ہیں ان میں نیت کی کچھ حاجت نہیں کچھ بھی نیت نہ ہو یا طلاق کی نیت ہو یا اکرام کی نیت ہو، ہر حالت میں ظہار ہی ہے اور اگر یہ کہتا ہے کہ مقصود جھوٹی خبر دینا تھا یا زمانہ گزشتہ کی خبر دینا ہے تو قضاءً تصدیق نہ کرینگے اور عورت بھی تصدیق نہیں کرسکتی۔[5] (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۱۱:** عورت کو ماں یا بیٹی یا بہن کہا تو ظہار نہیں، مگر ایسا کہنا مکروہ ہے۔[6] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۲:** عورت سے کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے تو نیت دریافت کی جائے اگر اُس کے اعزاز[7] کے لیے کہا تو کچھ نہیں اور طلاق کی نیت ہے تو بائن طلاق واقع ہوگی اور ظہار کی نیت ہے تو ظہار ہے اور تحریم[8] کی نیت ہے تو ایلا ہے اور کچھ

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الظهار، ج٥، ص١٢٨.

2 ......"الجوهرة النيرة"، کتاب الظهار، الجزء الثاني، ص٨٣.

3 ......المرجع السابق، ص٨٤.

و "الفتاوى الخانية"، کتاب الطلاق، باب الظهار، ج٢، ص٢٦٥، وغيرهما.

4 ......"الفتاوى الهندية"، کتاب الطلاق، الباب التاسع في الظهار، ج١، ص٥٠٥،٥٠٦.

5 ......المرجع السابق، ص٥٠٧.

و "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الظهار، ج٥، ص١٢٩.

6 ......"الفتاوى الهندية"، کتاب الطلاق، الباب التاسع في الظهار، ج١، ص٥٠٧.

7 ......عزت واحترام۔ 8 ......حرام کرنا۔

نیت نہ ہو تو کچھ نہیں۔[1] (جوہرہ نیرہ)

**مسئلہ ۱۳:** اپنی چند عورتوں کو ایک مجلس یا متعدد مجالس میں محارم کے ساتھ تشبیہ دی تو سب سے ظہار ہو گیا ہر ایک کے لیے الگ الگ کفارہ دینا ہوگا۔[2] (جوہرہ)

**مسئلہ ۱۴:** کسی نے اپنی عورت سے ظہار کیا تھا دوسرے نے اپنی عورت سے کہا تو مجھ پر ویسی ہے جیسی فلاں کی عورت تو یہ بھی ظہار ہو گیا یا ایک عورت سے ظہار کیا تھا دوسری سے کہا تو مجھ پر اس کی مثل ہے یا کہا میں نے تجھے اُسکے ساتھ شریک کر دیا تو دوسری سے بھی ظہار ہو گیا۔[3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۵:** ظہار کی تعلیق بھی ہو سکتی ہے مثلاً اگر فلاں کے گھر گئی تو ایسی ہے تو ظہار ہو جائیگا۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۶:** ظہار کا حکم یہ ہے کہ جب تک کفارہ نہ دیدے اُس وقت تک اُس عورت سے جماع کرنا یا شہوت کے ساتھ اُس کا بوسہ لینا یا اُس کو چھونا یا اُس کی شرمگاہ کی طرف نظر کرنا حرام ہے اور بغیر شہوت چھونے یا بوسہ لینے میں حرج نہیں مگر لب کا بوسہ بغیر شہوت بھی جائز نہیں کفارہ سے پہلے جماع کرلیا تو توبہ کرے اور اُس کے لیے کوئی دوسرا کفارہ واجب نہ ہوا مگر خبر دار پھر ایسا نہ کرے اور عورت کو بھی یہ جائز نہیں کہ شوہر کو قربت کرنے دے۔[5] (جوہرہ، درمختار)

**مسئلہ ۱۷:** ظہار کے بعد عورت کو طلاق دی پھر اُس سے نکاح کیا تو اب بھی وہ چیزیں حرام ہیں اگرچہ دوسرے شوہر کے بعد اسکے نکاح میں آئی بلکہ اگرچہ اُسے تین طلاقیں دی ہوں۔ یوہیں اگر زوجہ کسی کی کنیز تھی ظہار کے بعد خرید لی اور اب نکاح باطل ہو گیا مگر بغیر کفارہ وطی وغیرہ نہیں کر سکتا۔ یوہیں اگر عورت مرتدہ ہو گئی اور دارالحرب کو چلی گئی پھر قید کر کے لائی گئی اور شوہر نے خریدی یا شوہر مرتد ہو گیا غرض کسی طرح کفارہ سے بچاؤ نہیں۔[6] (عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۱۸:** اگر ظہار کسی خاص وقت تک کے لیے ہے مثلاً ایک ماہ یا ایک سال اور اس مدت کے اندر جماع کرنا چاہے

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الظهار، الجزء الثاني، ص٨٤.

2 ...... المرجع السابق، ص٨٥.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب التاسع في الظهار، ج١، ص٥٠٩.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب التاسع في الظهار، ج١، ص٥٠٩.

5 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الظهار، الجزء الثاني، ص٨٢.

و "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الظهار، ج٥، ص١٣٠.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب التاسع في الظهار، ج١، ص٥٠٦، وغيره.

تو کفارہ دے اور اگر مدت گزر گئی اور قربت نہ کی تو کفارہ ساقط اور ظہار باطل۔[1] (جوہرہ)

**مسئلہ ۱۹:** شوہر کفارہ نہیں دیتا تو عورت کو یہ حق ہے کہ قاضی کے پاس دعویٰ کرے قاضی مجبور کرے گا کہ یا کفارہ دیکر قربت کرے یا عورت کو طلاق دے اور اگر کہتا ہے کہ میں نے کفارہ دے دیا ہے تو اُس کا کہنا مان لیں جبکہ اُس کا جھوٹا ہونا معروف نہ ہو۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۰:** ایک عورت سے چند بار ظہار کیا تو اُتنے ہی کفارے دے اگرچہ ایک ہی مجلس میں متعدد بار الفاظ ظہار کہے اور اگر یہ کہتا ہے کہ بار بار لفظ بولنے سے متعدد ظہار مقصود نہ تھے بلکہ تاکید مقصود تھی تو اگر ایک ہی مجلس میں ایسا ہوا مان لیں گے ورنہ نہیں۔[3] (درمختار)

**مسئلہ ۲۱:** پورے رجب اور پورے رمضان کے لیے ظہار کیا تو ایک ہی کفارہ واجب ہوگا خواہ رجب میں کفارہ دے یا رمضان میں، شعبان میں نہیں دے سکتا کہ شعبان میں ظہار ہی نہیں۔ یوہیں اگر ظہار کیا اور کسی دن کا استثنا کیا تو اُس دن کفارہ نہیں دے سکتا اُس کے علاوہ جس دن چاہے دے سکتا ہے۔[4] (درمختار)

# کفّارہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَ الَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّاؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ(۳) فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّاۚ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًاؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ(۴) ﴾[5]

جو لوگ اپنی عورتوں سے ظہار کریں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر یہ بات کہہ چکے تو اُن پر جماع سے پہلے ایک غلام آزاد

---

1 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الظهار، الجزء الثاني، ص۸۲.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب التاسع في الظهار، ج۱، ص۵۰۷.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الظهار، ج۵، ص۱۳٤.

4 ...... المرجع السابق، ص۱۳۵.

5 ......پ۲۸، المجادلة :۳.

کرنا ضرور ہے یہ وہ بات ہے جس کی تمہیں نصیحت دی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اُس سے خبردار ہے۔ پھر جو غلام آزاد کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو لگاتار دو۲ مہینے کے روزے جماع سے پہلے رکھے پھر جو اس کی بھی استطاعت نہ رکھے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ اس لیے کہ تم اللہ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ایمان رکھو اور یہ اللہ (عزوجل) کی حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب۔

**حدیث ۱:** ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ نے روایت کی کہ سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ سے رمضان گزرنے تک کے لیے ظہار کیا تھا اور آدھا رمضان گزرا کہ شب میں اُنھوں نے جماع کرلیا پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، ارشاد فرمایا: ''ایک غلام آزاد کرو۔'' عرض کی، مجھے میسر نہیں۔ ارشاد فرمایا: ''تو دو۲ ماہ کے لگاتار روزے رکھو۔'' عرض کی، اس کی بھی طاقت نہیں۔ ارشاد فرمایا: ''تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔'' عرض کی، میرے پاس اتنا نہیں۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فروہ بن عمرو سے فرمایا: کہ ''وہ زنبیل [1] دیدو کہ مساکین کو کھلائے۔'' [2]

## مسائل فقہیّہ

**مسئلہ ۱:** ظہار کرنے والا جماع کا ارادہ کرے تو کفارہ واجب ہے اور اگر یہ چاہے کہ وطی نہ کرے اور عورت اُس پر حرام ہی رہے تو کفارہ واجب نہیں اور اگر ارادہ جماع تھا مگر زوجہ مرگئی تو واجب نہ رہا۔ [3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲:** ظہار کا کفارہ غلام یا کنیز آزاد کرنا ہے مسلمان ہو یا کافر، بالغ ہو یا نابالغ یہاں تک کہ اگر دودھ پیتے بچہ کو آزاد کیا کفارہ ادا ہوگیا۔ [4] (عامہ کتب)

**مسئلہ ۳:** پہلے نصف غلام کو آزاد کیا اور جماع سے پہلے پھر نصف باقی کو آزاد کیا تو کفارہ ادا ہوگیا اور اگر درمیان میں جماع کرلیا تو ادا نہ ہوا اور اگر غلام مشترک [5] ہے اور اس نے اپنا حصہ آزاد کردیا تو ادا نہ ہوا، اگرچہ یہ مالدار ہو یعنی جب غلام مشترک کو آزاد کرے اور مالدار ہو تو حکم یہ ہے کہ اپنے شریک کو اُس کے حصہ کی قدر دے اور کُل غلام اسکی طرف سے آزاد ہوگا مگر کفارہ ادا نہ

---

1 ...... کھجور کے پتوں سے بنا ہوا ایسا ٹوکرا جس میں پندرہ یا سولہ صاع کھجوریں آجاتی ہیں۔

2 ...... "جامع الترمذي"، كتاب الطلاق... إلخ، باب ماجاء في كفارة الظهار، الحديث: ١٢٠٤، ج٢، ص٤٠٨.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب العاشرفي الكفارة، ج١، ص٥٠٩.

4 ...... المرجع السابق، ص٥٠٩، ٥١٠.

5 ...... ایسا غلام جس کے مالک دو یا دو سے زیادہ ہوں۔

ہوگا۔ یوہیں دو۲ غلاموں میں آدھے آدھے کا مالک ہے اور دونوں کے نصف نصف کو آزاد کیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔[1] (جوہرہ، عالمگیری)

**مسئلہ۴:** آدھا غلام آزاد کیا اور ایک مہینے کے روزے رکھ لیے یا تیس مسکین کو کھانا کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔[2] (جوہرہ)

**مسئلہ۵:** غلام آزاد کرنے میں شرط یہ ہے کہ کفارہ کی نیت سے آزاد کیا ہو بغیر نیت کفارہ آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہوگا اگرچہ آزاد کرنے کی نیت کیا کرے۔[3] (جوہرہ)

**مسئلہ۶:** اسکا قریبی رشتہ دار یعنی وہ کہ اگر ان میں سے ایک مرد ہوتا دوسرا عورت تو نکاح باہم حرام ہوتا مثلاً اس کا بھائی یا باپ یا بیٹا یا چچا یا بھتیجا ایسے رشتہ دار کا جب مالک ہوگا تو آزاد ہو جائیگا خواہ کسی طرح مالک ہو مثلاً اس نے خرید لیا یا کسی نے ہبہ یا تصدق کیا[4] یا وراثت میں ملا پھر ایسا غلام اگر بلا اختیار اسکی مِلک میں آیا مثلاً وراثت میں ملا اور آزاد ہو گیا تو اگرچہ اس نے کفارہ کی نیت کی ادا نہ ہوا اور اگر باختیار خود اپنی ملک میں لایا (مثلاً خریدا) اور جس عمل کے ذریعہ سے ملک میں آیا اُس کے پائے جانے کے وقت (مثلاً خریدتے وقت) کفارہ کی نیت کی تو کفارہ ادا ہو گیا۔[5] (جوہرہ وغیرہا)

**مسئلہ۷:** جو غلام گروی یا مدیون ہے اُسے آزاد کیا تو کفارہ ادا ہو گیا۔ یوہیں اگر بھاگا ہوا ہے اور یہ معلوم ہے کہ زندہ ہے تو آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو جائیگا اور اگر بالکل اُس کا پتا نہ معلوم ہو، نہ یہ معلوم کہ زندہ ہے یا مرگیا تو نہ ہوگا۔[6] (عالمگیری)

**مسئلہ۸:** اگر غلام میں کسی قسم کا عیب ہے تو اس کی دو۲ صورتیں ہیں، ایک یہ کہ وہ عیب اس قسم کا ہو جس سے جنسِ منفعت فوت ہوتی ہے یعنی دیکھنے، سُننے، بولنے، پکڑنے، چلنے کی اُس کو قدرت نہ ہو یا عاقل نہ ہو تو کفارہ ادا نہ ہوگا اور دوسرے یہ کہ اس حد کا نقصان نہیں تو ہو جائیگا، لہٰذا اتنا بہرا کہ چیخنے سے بھی نہ سُنے یا گونگا یا اندھا یا مجنون کہ کسی وقت اُسکو افاقہ نہ ہوتا ہو یا بوہرا یا وہ بیمار جس کے اچھے ہونے کی اُمید نہ ہو یا جس کے سب دانت گر گئے ہوں اور کھانے سے بالکل عاجز ہو یا جس کے

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، المرجع السابق، ص۵۱۰. و"الجوهرة النيرة" كتاب الظهار، الحزء الثاني، ص۸۵.

2 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الظهار، الحزء الثاني، ص۸۵.

3 ...... المرجع السابق.

4 ......یعنی صدقہ کر دیا۔

5 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الطلاق، كتاب الظهار، الحزء الثاني، ص۸۵، وغيرها.

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، كتاب الطلاق، الباب العاشرفي الكفارة، ج۱، ص۵۱۱ ـ ۵۱۰.

دونوں ہاتھ کٹے ہوں یا ہاتھ کے دونوں انگوٹھے کٹے ہوں یا علاوہ انگوٹھے کے ہر ہاتھ کی تین تین اُنگلیاں یا دونوں پاؤں یا ایک جانب کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں نہ ہو یا لُنجھا[1] یا فالج کا مارا ہو یا دونوں ہاتھ بیکار ہوں تو ان سب کے آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہوا۔[2] (درمختار، جوہرہ)

**مسئلہ ۹:** اگر ایسا بہرا ہے کہ چیخنے سے سُن لیتا ہے یا مجنون ہے مگر کبھی افاقہ بھی ہوتا ہے اور اسی حالت افاقہ میں آزاد کیا یا اُس کا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں یا ایک ہاتھ ایک پاؤں خلاف سے کٹا ہو یعنی ایک دہنا دوسرا بایاں یا ایک ہاتھ کا انگوٹھا یا پاؤں کے دونوں انگوٹھے یا ہر ہاتھ کی دو۲ دو۲ اُنگلیاں یا دونوں ہونٹ یا دونوں کان یا ناک کٹی ہو یا انثیین[3] یا عضو تناسل کٹ گیا ہو یا لونڈی کا آگے کا مقام بند ہو یا بھوں یا داڑھی یا سر کے بال نہ ہوں یا کانا یا چندھا[4] ہو یا ایسا بیمار ہو جس کے اچھے ہونے کی امید ہے اگرچہ موت کا خوف ہو یا سپید داغ کی بیماری[5] ہو یا نامرد ہو تو ان کے آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو جائیگا۔[6] (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۱۰:** لونڈی کے شکم میں بچہ ہے اُس کو کفارہ میں آزاد کیا تو نہ ہوا۔ اس کے غلام کو کسی نے غصب کیا اِس مالک نے آزاد کر دیا تو ہوگیا اور ام ولد و مدبر و مکاتب[7] جس نے بدل کتابت[8] کچھ ادا نہ کیا ہو یا کچھ ادا کیا مگر پورا ادا کرنے سے عاجز ہوگیا تو اُسے آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہوگیا۔[9] (درمختار)

**مسئلہ ۱۱:** اپنا غلام دوسرے کے کفارہ میں آزاد کر دیا اگر اُس کے بغیر حکم ہے تو ادا نہ ہوا اور اگر اُس کے کہنے سے مثلاً اُس نے کہا اپنا غلام میری طرف سے آزاد کر دے اور کوئی عوض ذکر نہ کیا جب بھی ادا نہ ہوا اور اگر عوض کا ذکر ہے مثلاً اپنا غلام میری

---

1 ...... ہاتھ پاؤں سے معذور۔

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الكفارة، ج٥، ص١٣٧.

و "الجوهرة النيرة"، كتاب الظهار، الجزء الثاني، ص٨٥.

3 ...... خصیے (فوطے)۔ 4 ...... کمزور بینائی والا۔ 5 ...... برص کی بیماری۔

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الكفارة، ج٥، ص١٣٧-١٣٩.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب العاشرفي الكفارة، ج١، ص٥١٠.

7 ...... غالباً یہاں پر کاتب سے عبارت رہ گئی ہے۔ اصل کتاب میں یہ ہے کہ "جس نے بعض بدل کتابت ادا کر دیا ہو اور بقیہ ادا کرنے سے عاجز نہ ہو، تو ان کو آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہوگا، ہاں وہ مکاتب ...... الخ ...... علمیہ

8 ...... وہ مال جو غلام یا لونڈی اپنی آزادی کیلئے مالک کو ادا کریں۔

9 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الكفارة، ج٥، ص١٣٧، ١٣٩.

طرف سے اتنے پر آزاد کردے تو ہو جائیگا۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۲:** ظہار کے دو۲ کفارے اس کے ذمے تھے، اس نے دو۲ غلام آزاد کیے اور یہ نیت نہ کی کہ فلاں غلام فلاں کفارہ میں آزاد کیا تو دونوں ادا ہو گئے۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۳:** کسی غلام کو کہا اگر میں تجھے خریدوں تو تُو آزاد ہے پھر اُسے کفارۂ ظہار کی نیت سے خریدا تو آزاد ہو گا مگر کفارہ ادا نہ ہوا اور اگر پہلے کہہ دیا تھا کہ اگر تجھے خریدوں تو میرے ظہار کے کفارہ میں آزاد ہے تو ہو جائیگا۔[3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۴:** جب غلام پر قدرت ہے اگرچہ وہ خدمت کا غلام ہو تو کفارہ آزاد کرنے ہی سے ہو گا اور اگر غلام کی استطاعت نہ ہو خواہ ملتا نہیں یا اسکے پاس دام[4] نہیں تو کفارہ میں پے در پے[5] دو۲ مہینے کے روزے رکھے اور اگر اُس کے پاس خدمت کا غلام ہے یا مدیون[6] ہے اور دَین ادا کرنے کے لیے غلام کے سوا کچھ نہیں تو ان صورتوں میں بھی روزے وغیرہ سے کفارہ ادا نہیں کر سکتا بلکہ غلام ہی آزاد کرنا ہو گا۔[7] (درمختار)

**مسئلہ ۱۵:** روزے سے کفارہ ادا کرنے میں یہ شرط ہے کہ نہ اِس مدت کے اندر ماہ رمضان ہو، نہ عید الفطر، نہ عید اضحیٰ نہ ایام تشریق۔ ہاں اگر مسافر ہے تو ماہ رمضان میں کفارہ کی نیت سے روزہ رکھ سکتا ہے، مگر ایام منہیہ[8] میں اسے بھی اجازت نہیں۔[9] (جوہرہ، درمختار)

**مسئلہ ۱۶:** روزے اگر پہلی تاریخ سے رکھے تو دوسرے مہینہ کے ختم پر کفارہ ادا ہو گیا اگرچہ دونوں مہینے ۲۹ کے ہوں اور اگر پہلی تاریخ سے نہ رکھے ہوں تو ساٹھ پورے رکھنے ہونگے اور اگر پندرہ روزے رکھنے کے بعد چاند ہوا پھر اس مہینے کے

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب العاشرفي الكفارة، ج۱، ص ۵۱۱.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... قیمت، نقدی۔ 5 ...... لگاتار، مسلسل۔ 6 ...... مقروض۔

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الكفارة، ج۵، ص ۱۳۹.

8 ...... وہ ایام جن میں روزہ رکھنا منع ہے یعنی عید الفطر، عید الاضحیٰ اور گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ کے دن۔ ...... علمیہ

9 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الظهار، الجزء الثاني، ص ۸۷.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الكفارة، مطلب :لا استحالة...الخ، ج۵، ص ۱۴۱.

روزے رکھ لیے اور یہ ۲۹ دن کا مہینہ ہو اس کے بعد پندرہ دن اور رکھ لیے کہ ۵۹ دن ہوئے جب بھی کفارہ ادا ہو جائیگا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۷:** روزوں سے کفارہ ادا ہونے میں شرط یہ ہے کہ پچھلے روزے کے ختم تک غلام آزاد کرنے پر قدرت نہ ہو یہاں تک کہ پچھلے روزے کی آخر ساعت میں بھی اگر قدرت پائی گئی تو روزے ناکافی ہیں بلکہ غلام آزاد کرنا ہوگا اور اب یہ روزۂ نفل ہوا اس کا پورا کرنا مستحب رہے گا اگر فوراً توڑ دیگا تو اسکی قضا نہیں البتہ اگر کچھ دیر بعد توڑیگا تو قضا لازم ہے۔[2] (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۱۸:** کفارہ کا روزہ توڑ دیا خواہ سفر وغیرہ کسی عذر سے توڑا یا بغیر عذر یا ظہار کرنے والے نے جس عورت سے ظہار کیا ان دو۲ مہینوں کے اندر دن یا رات میں اُس سے وطی کی قصداً کی ہو یا بھول کر تو سرے سے روزے رکھے کہ شرط یہ ہے کہ جماع سے پہلے دو مہینے کے پے در پے روزے رکھے اور ان صورتوں میں یہ شرط پائی نہ گئی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۹:** یہ احکام جو کفارہ کے متعلق بیان کیے گئے یعنی غلام آزاد کرنے اور روزے رکھنے کے متعلق یہ ظہار کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر کفارہ کے یہی احکام ہیں۔ مثلاً قتل کا کفارہ یا روزۂ رمضان توڑنے کا کفارہ، قسم کا کفارہ مگر قسم کے کفارہ میں تین روزے ہیں۔ اور یہ حکم کہ روزہ توڑ دیا تو سرے سے رکھنے ہونگے کفارہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ جہاں پے در پے کی شرط ہو مثلاً پے در پے روزوں کی منت مانی تو یہاں بھی یہی حکم ہے البتہ اگر عورت نے رمضان کا روزہ توڑ دیا اور کفارہ میں روزے رکھ رہی تھی اور حیض آگیا تو سرے سے رکھنے کا حکم نہیں بلکہ جتنے باقی ہیں اُن کا رکھنا کافی ہے۔ ہاں اگر اس حیض کے بعد آئسہ ہوگئی یعنی اب ایسی عمر ہوگئی کہ حیض نہ آئے گا تو سرے سے رکھنے کا حکم دیا جائے گا کہ اب وہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھ سکتی ہے اور اگر اثنائے کفارہ میں[4] عورت کے بچہ ہوا تو سرے سے رکھے۔ ظہار و غیر ظہار کے کفاروں میں ایک اور فرق ہے وہ یہ کہ غیر ظہار کے کفارے میں اگر رات میں وطی کی یا دن میں بھول کر کی تو سرے سے روزے رکھنے کی حاجت نہیں۔ یو ہیں ظہار کے روزوں میں اگر بھول کر کھالیا یا دوسری عورت سے بھول کر جماع کیا یا رات میں قصداً جماع کیا تو سرے سے رکھنے کی حاجت نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار، وغیرہما)

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الكفارة، مطلب: لااستحالة في جعل... إلخ، ج٥، ص١٤١.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الكفارة، ج٥، ص١٤١، وغيره.

3 ...... "الدرالمختار" و"رد المحتار"، المرجع السابق، ص١٤٢.

4 ...... کفارہ کے روزے رکھنے کے دوران۔

5 ...... "الدر المختار" و"رد المحتار"، المرجع السابق، ص١٤٢، وغيرهما.

**مسئلہ ۲۰:** غلام نے اگراپنی عورت سے ظہار کیا اگرچہ مکاتب ہو یا اُسکا کچھ حصہ آزاد ہو چکا باقی کے لیے سَعایت[1] کرتا ہو یا آزاد نے ظہار کیا مگر بوجہ کم عقلی کے اُس کے تصرفات روک دیے گئے ہوں تو ان سب کے لیے کفارے میں روزے رکھنا معین ہے ان کے لیے غلام آزاد کرنا یا کھانا کھلانا نہیں لہٰذا اگر غلام کے آقا نے اُس کی طرف سے غلام آزاد کردیا یا کھانا کھلا دیا تو یہ کافی نہیں اگرچہ غلام کی اجازت سے ہوا اور کفارہ کے روزوں سے اُسکا آقا منع نہیں کرسکتا اور اگر غلام نے کفارہ کے روزے ابتک نہیں رکھے اور اب آزاد ہو گیا تو اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت ہو تو آزاد کرے ورنہ روزے رکھے۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۱:** روزے رکھنے پر بھی اگر قدرت نہ ہو کہ بیمار ہے اور اچھے ہونے کی امید نہیں یا بہت بوڑھا ہے تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اور یہ اختیار ہے کہ ایک دم سے ساٹھ مسکینوں کو کھلاوے یا متفرق طور پر، مگر شرط یہ ہے کہ اس اثنا میں روزے پر قدرت حاصل نہ ہو ورنہ کھلانا صدقۂ نفل ہوگا اور کفارہ میں روزے رکھنے ہونگے۔ اور اگر ایک وقت ساٹھ کو کھلایا دوسرے وقت ان کے سوا دوسرے ساٹھ کو کھلایا تو ادا نہ ہوا بلکہ ضرور ہے کہ پہلوں یا پچھلوں کو پھر ایک وقت کھلائے۔[3] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

**مسئلہ ۲۲:** شرط یہ ہے کہ جن مسکینوں کو کھانا کھلایا ہو اُن میں کوئی نابالغ غیر مراہق نہ ہو ہاں اگر ایک جوان کی پوری خوراک کا اُسے مالک کردیا تو کافی ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۳:** یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہر مسکین کو بقدر صدقۂ فطر یعنی نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جَو یا ان کی قیمت کا مالک کردیا جائے مگر اباحت کافی نہیں اور اُنھیں لوگوں کو دے سکتے ہیں جنھیں صدقۂ فطر دے سکتے ہیں جن کی تفصیل صدقۂ فطر کے بیان میں مذکور ہوئی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ صبح کو کھلاوے اور شام کے لیے قیمت دیدے یا شام کو کھلاوے اور صبح کے کھانے کی قیمت دیدے یا دو۲ دن صبح کو یا شام کو کھلاوے یا تیس کو کھلائے اور تیس کو دیدے غرض یہ کہ ساٹھ کی تعداد جس طرح چاہے پوری کرے اس کا اختیار ہے یا پاؤ صاع گیہوں اور نصف صاع جو دیدے یا کچھ گیہوں یا جو دے باقی کی قیمت ہر طرح اختیار ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... یعنی غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہو اور بقیہ کی آزادی کے لئے محنت مزدوری کر کے مالک کو ثمن ادا کر رہا ہو۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب العاشرفي الكفارة، ج۱، ص۵۱۲ ـ ۵۱۳.

3 ...... "الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الكفارة، مطلب: أي حرليس له... إلخ، ج۵، ص۱٤٤.
و"الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب العاشرفي الكفارة، ج۱، ص۵۱۳.

4 ...... "الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الكفارة، مطلب:أي حرليس له...الخ، ج۵، ص۱٤٤.

5 ...... المرجع السابق، ص۱٤٤ـ۱٤٦.

**مسئلہ ۲۴:** کھلانے میں پیٹ بھر کر کھلانا شرط ہے اگرچہ تھوڑے ہی کھانے میں آسودہ ہو جائیں [1] اور اگر پہلے ہی سے کوئی آسودہ تھا تو اُس کا کھانا کافی نہیں اور بہتر یہ ہے کہ گیہوں کی روٹی اور سالن کھلائے اور اس سے اچھا کھانا ہو تو اور بہتر اور جو کی روٹی ہو تو سالن ضروری ہے۔ [2] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۵:** ایک مسکین کو ساٹھ دن تک دونوں وقت کھلایا یا ہر روز بقدر صدقۂ فطر اُسے دیدیا جب بھی ادا ہو گیا اور اگر ایک ہی دن میں ایک مسکین کو سب دیدیا ایک دفعہ میں یا ساٹھ دفعہ کر کے یا اُس کو سب بطور اباحت دیا تو صرف اُس ایک دن کا ادا ہوا۔ یوہیں اگر تیس مساکین کو ایک ایک صاع گیہوں دیے یا دو دو صاع جَو تو صرف تیس کو دینا قرار پائیگا یعنی تیس مساکین کو پھر دینا پڑے گا یہ اُس صورت میں ہے کہ ایک دن میں دیے ہوں اور دو دنوں میں دیے تو جائز ہے۔ [3] (عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۲۶:** ساٹھ مساکین کو پاؤ پاؤ صاع گیہوں دیے تو ضرور ہے کہ ان میں ہر ایک کو اور پاؤ پاؤ صاع دے اور اگر ان کی عوض میں اور ساٹھ مساکین کو پاؤ پاؤ صاع دیے تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ [4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۷:** ایک سوبیس مساکین کو ایک وقت کھانا کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا بلکہ ضرور ہے کہ ان میں سے ساٹھ کو پھر ایک وقت کھلائے خواہ اُسی دن یا کسی دوسرے دن اور اگر وہ نہ ملیں تو دوسرے ساٹھ مساکین کو دونوں وقت کھلائے۔ [5] (درمختار)

**مسئلہ ۲۸:** اس کے ذمہ دو ظہار تھے خواہ ایک ہی عورت سے دونوں ظہار کیے یا دو عورتوں سے اور دونوں کے کفارہ میں ساٹھ مسکین کو ایک ایک صاع گیہوں دیدیے تو صرف ایک کفارہ ادا ہوا اور اگر پہلے نصف نصف صاع ایک کفارہ میں دیے پھر اُنھیں کو نصف نصف صاع دوسرے کفارہ میں دیے تو دونوں ادا ہو گئے۔ [6] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۹:** دو ظہار کے کفاروں میں دو غلام آزاد کر دیے یا چار مہینے کے روزے رکھ لیے یا ایک سوبیس مسکینوں کو کھانا کھلا دیا تو دونوں کفارے ادا ہو گئے اگرچہ معین نہ کیا ہو کہ یہ فلاں کا کفارہ ہے اور یہ فلاں کا۔ اور اگر دونوں دو قسم کے کفارے ہوں

---

1 ...... یعنی پیٹ بھر جائے، سَیر ہو جائیں۔

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، المرجع السابق، ص١٤٦ .

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب العاشرفي الكفارة، ج١، ص٥١٣، وغيره.

4 ......المرجع السابق.

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الكفارة، ج٥، ص ١٥٠ .

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب العاشرفي الكفارة، ج١، ص٥١٤ .

تو کوئی ادا نہ ہوا مگر جبکہ یہ نیت ہو کہ ایک کفارہ میں یہ اور ایک میں وہ اگرچہ معین نہ کیا ہو کہ کون سے کفارہ میں یہ اور کس میں وہ۔ اور اگر دونوں کی طرف سے ایک غلام آزاد کیا یا دو ماہ کے روزے رکھے تو ایک ادا ہوا اور اُسے اختیار ہے کہ جس کے لیے چاہے معین کرے اور اگر دونوں کفارے دو قسم کے ہیں مثلاً ایک ظہار کا ہے دوسرا قتل کا تو کوئی کفارہ ادا نہ ہوا مگر جبکہ کافر کو آزاد کیا ہو تو یہ ظہار کے لیے متعین ہے کہ قتل کے کفارہ میں مسلمان کا آزاد کرنا شرط ہے۔[1] (درمختار)

**مسئلہ ۳۰:** دو[2] قسم کے دو کفارے ہیں اور ساٹھ مسکین کو ایک ایک صاع گیہوں دونوں کفاروں میں دیدیے تو دونوں ادا ہوگئے اگرچہ پورا پورا صاع ایک مرتبہ دیا ہو۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۳۱:** نصف غلام آزاد کیا اور ایک مہینے کے روزے رکھے یا تیس مسکینوں کو کھانا کھلایا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔[3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۲:** ظہار میں یہ ضروری ہے کہ قربت سے پہلے ساٹھ مساکین کو کھلا دے اور اگر ابھی پورے ساٹھ مساکین کو کھلا نہیں چکا ہے اور درمیان میں وطی کرلی تو اگرچہ یہ حرام ہے مگر جتنوں کو کھلا چکا ہے وہ باطل نہ ہوا، باقیوں کو کھلا دے، سرے سے پھر ساٹھ کو کھلانا ضرور نہیں۔ (جوہرہ)[4]

**مسئلہ ۳۳:** دوسرے نے بغیر اس کے حکم کے کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اور اس کے حکم سے ہے تو صحیح ہے مگر جو صرف ہوا ہے وہ اس سے نہیں لے سکتا ہاں اگر اس نے حکم کرتے وقت یہ کہدیا ہو کہ جو صرف ہوگا میں دوں گا تو لے سکتا ہے۔[5] (درمختار)

**مسئلہ ۳۴:** جس کے ذمہ کفارہ تھا اُس کا انتقال ہوگیا وارث نے اُس کی طرف سے کھانا کھلا دیا یا قسم کے کفارہ میں کپڑے پہنا دیے تو ہو جائیگا اور غلام آزاد کیا تو نہیں۔[6] (ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارۃ، ج٥، ص١٤٨.

2 ...... المرجع السابق، ص١٤٨.

3 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب العاشرفي الکفارۃ، ج١، ص٥١٤.

4 ...... "الجوھرۃ النیرۃ"، کتاب الظھار، الجزء الثاني، ص٨٩.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الکفارۃ، مطلب: لا استحالۃ في جعل... إلخ، ج٥، ص١٤٧.

6 ...... "رد المحتار"، المرجع السابق، ص١٤٧.

# لعان کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝ وَیَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَۙ ۝ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ ﴾[1]

اور جو لوگ اپنی عورتوں کو تہمت لگائیں اور اُن کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ (عزوجل) کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ (عزوجل) کی لعنت ہو اُس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے سزا یوں ٹلے گی کہ وہ اللہ (عزوجل) کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار یوں کہ عورت پر اللہ (عزوجل) کا غضب اگر مرد سچا ہو۔

**حدیث ۱:** صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا کسی مرد کو اپنی بی بی کے ساتھ پاؤں تو اُسے چھوؤں بھی نہیں، یہاں تک کہ چار گواہ لاؤں؟ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ اُنھوں نے عرض کی، ہرگز نہیں، قسم ہے اُس کی جس نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں فوراً تلوار سے کام تمام کر دونگا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: ''سنو تمھارا سردار کیا کہتا ہے، بیشک وہ بڑا غیرت والا ہے اور میں اُس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ (عزوجل) مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے۔'' دوسری روایت میں ہے، کہ ''یہ اللہ (عزوجل) کی غیرت ہی کی وجہ سے ہے کہ فواحش (بے حیائی کی باتوں) کو حرام فرما دیا ہے، خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔''[2]

**حدیث ۲:** صحیحین میں اُنھیں سے مروی، کہ ایک اعرابی نے حاضر ہو کر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے عرض کی کہ میری عورت کے سیاہ رنگ کا لڑکا پیدا ہوا ہے اور مجھے اِس کا اچنبا ہے (یعنی معلوم ہوتا ہے میرا نہیں)۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''تیرے پاس اونٹ ہیں؟'' عرض کی، ہاں۔ فرمایا: اُن کے رنگ کیا ہیں؟ عرض کی، سُرخ۔ فرمایا: ''اُن میں کوئی بھورا بھی ہے؟'' عرض کی، چند بھورے بھی ہیں۔ فرمایا: ''تو سُرخ رنگ والوں میں یہ بھورا کہاں سے آگیا؟'' عرض کی، شاید رگ نے کھینچا ہو (یعنی اس کے باپ دادا میں کوئی ایسا ہوگا، اُس کا اثر ہوگا) فرمایا: ''تو یہاں بھی شاید رگ نے کھینچ لیا ہو، اتنی بات پر

---

1 ...... پ ۱۸، النور: ٦ ـ ٩.

2 ...... "صحیح مسلم"، کتاب اللعان، الحدیث: ١٦ ـ ١٤٩٨، ١٤٩٩، ص ٨٠٥.

اُسے انکارِ نسب کی اجازت نہ دی۔''[1]

**حدیث ۳:** صحیح بخاری شریف ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، ہلال بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بی بی پر تہمت لگائی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''گواہ لاؤ، ورنہ تمھاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔'' عرض کی یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کوئی شخص اپنی عورت پر کسی مرد کو دیکھے تو گواہ ڈھونڈنے جائے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے وہی جواب دیا۔ پھر ہلال نے کہا، قسم ہے اُس کی جس نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! بیشک میں سچا ہوں اور خدا کوئی ایسا حکم نازل فرمائیگا جو میری پیٹھ کو حد سے بچاوے۔ اُس وقت جبریل علیہ السلام اُترے اور ﴿ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ ﴾ نازل ہوئی، ہلال نے حاضر ہو کر لعان کا مضمون ادا کیا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ (عزوجل) جانتا ہے کہ تم میں ایک جھوٹا ہے تو کیا تم دونوں میں کوئی توبہ کرتا ہے۔ پھر عورت کھڑی ہوئی اُس نے بھی لعان کیا، جب پانچویں بار کی نوبت آئی تو لوگوں نے اُسے روک کر کہا، اب کہے گی تو ضرور غضب کی مستحق ہو جائیگی اس پر وہ کچھ رُکی اور جھجکی جس سے ہم کو خیال ہوا کہ رجوع کریگی مگر پھر کھڑی ہو کر کہنے لگی میں تو اپنی قوم کو ہمیشہ کے لیے رسوانہ کرونگی پھر وہ پانچواں کلمہ بھی اُس نے ادا کر دیا۔[2]

**حدیث ۴:** صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرد و عورت میں لعان کرایا پھر شوہر نے عورت کے لڑکے سے انکار کر دیا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے دونوں میں تفریق کر دی اور بچہ کو عورت کی طرف منسوب کر دیا اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے لعان کے وقت پہلے مرد کو نصیحت و تذکیر کی اور یہ خبر دی کہ دُنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے پھر عورت کو بُلا کر نصیحت و تذکیر کی اور اُسے بھی یہی خبر دی۔ دوسری روایت میں ہے، کہ مرد نے اپنے مال (مہر) کا مطالبہ کیا۔ ارشاد فرمایا: کہ ''تم کو مال نہ ملے گا، اگر تم نے سچ کہا ہے تو جو منفعت اُس سے اُٹھا چکے ہو اُس کے بدلے میں ہو گیا اور اگر تم نے جھوٹ کہا ہے تو یہ مطالبہ بہت بعید و بعیدتر ہے۔''[3]

**حدیث ۵:** ابن ماجہ میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''چار عورتوں سے لعان نہیں ہو سکتا۔ (۱) نصرانیہ جو مسلمان کی زوجہ ہے۔ اور (۲) یہودیہ جو مسلمان کی عورت ہے۔ اور (۳) حرہ جو کسی غلام کے نکاح میں ہے۔ اور (۴) باندی جو آزاد مرد کے نکاح میں ہے۔''[4]

---

1 ...... "صحیح البخاري"، کتاب الاعتصام، باب من شبه أصلا معلوما... إلخ، الحدیث: ٧٣١٤، ج٤، ص٥١٢.

2 ...... "صحیح البخاري"، کتاب التفسیر، باب ویدرأعنها العذاب...الخ، الحدیث: ٤٧٤٧، ج٣، ص٢٨٠.

3 ...... "مشکاة المصابیح"، کتاب النکاح، باب اللعان، الحدیث: ٣٣٠٥، ٣٣٠٦ ج٢، ص٢٥٠.

4 ...... "سنن ابن ماجه"، کتاب الطلاق، باب اللعان، الحدیث: ٢٠٧١، ج٢، ص٥٢٨.

## (مسائل فقہیّہ)

**مسئلہ ۱:** مرد نے اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائی اس طرح پر کہ اگر اجنبیہ عورت کو لگاتا تو حدِ قذف (تہمتِ زنا کی حد) اس پر لگائی جاتی یعنی عورت عاقلہ، بالغہ، حرہ، مسلمہ، عفیفہ[1] ہو تو لعان کیا جائیگا اس کا طریقہ یہ ہے کہ قاضی کے حضور پہلے شوہر قسم کے ساتھ چار مرتبہ شہادت دے یعنی کہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے جو اس عورت کو زنا کی تہمت لگائی اس میں خدا کی قسم! میں سچا ہوں پھر پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اُس پر خدا کی لعنت اگر اس امر میں کہ اس کو زنا کی تہمت لگائی جھوٹ بولنے والوں سے ہو اور ہر بار لفظ ''اس'' سے عورت کی طرف اشارہ کرے پھر عورت چار مرتبہ یہ کہے کہ میں شہادت دیتی ہوں خدا کی قسم! اس نے جو مجھے زنا کی تہمت لگائی ہے، اس بات میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اُس پر اللہ (عزوجل) کا غضب ہو، اگر یہ اُس بات میں سچا ہو جو مجھے زنا کی تہمت لگائی۔ لعان میں لفظ شہادت شرط ہے، اگر یہ کہا کہ میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ سچا ہوں، لعان نہ ہوا۔[2]

**مسئلہ ۲:** لعان کے لیے چند شرطیں ہیں:

(۱) نکاح صحیح ہو۔ اگر اُس عورت سے اس کا نکاح فاسد ہوا ہے اور تہمت لگائی تو لعان نہیں۔

(۲) زوجیت قائم ہو[3] خواہ دخول ہوا ہو یا نہیں لہٰذا اگر تہمت لگانے کے بعد طلاق بائن دی تو لعان نہیں ہوسکتا اگرچہ طلاق دینے کے بعد پھر نکاح کرلیا۔ یوہیں اگر طلاق بائن دینے کے بعد تہمت لگائی یا زوجہ کے مرجانے کے بعد تو لعان نہیں اور اگر تہمت کے بعد رجعی طلاق دی یا رجعی طلاق کے بعد تہمت لگائی تو لعان ساقط نہیں۔

(۳) دونوں آزاد ہوں۔

(۴) دونوں عاقل ہوں۔

(۵) دونوں بالغ ہوں۔

(۶) دونوں مسلمان ہوں۔

(۷) دونوں ناطق ہوں یعنی اُن میں کوئی گونگا نہ ہو۔

---

1 ...... پاکدامن، پارسا عورت۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الحادی عشر في اللعان، ج ۱، ص ۵۱۵، ۵۱۶.

3 ...... یعنی عورت نکاح میں موجود ہو۔

(۸) اُن میں کسی پر حد قذف نہ لگائی گئی ہو۔

(۹) مرد نے اپنے اِس قول پر گواہ نہ پیش کیے ہوں۔

(۱۰) عورت زنا سے انکار کرتی ہو اور اپنے کو پارسا کہتی ہو اصطلاح شرع میں پارسا اُس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ وطی حرام نہ ہوئی ہو نہ وہ اسکے ساتھ متہم ہو[1] لہٰذا طلاق بائن کی عدت میں اگر شوہر نے اُس سے وطی کی اگرچہ وہ اپنی نادانی سے یہ سمجھتا تھا کہ اس سے وطی حلال ہے تو عورت عفیفہ نہیں۔ یوہیں اگر نکاح فاسد کر کے اُس سے وطی کی تو عفت[2] جاتی رہی یا عورت کی اولاد ہے جس کے باپ کو یہاں کے لوگ نہ جانتے ہوں اگرچہ حقیقۃً وہ ولد الزنا[3] نہیں ہے یہ صورت متہم ہونے کی ہے اس سے بھی عفت جاتی رہتی ہے۔ اور اگر وطی حرام عارضی سبب سے ہو مثلاً حیض ونفاس وغیرہ میں جن میں وطی حرام ہے وطی کی تو اس سے عفت نہیں جاتی۔

(۱۱) صریح زنا کی تہمت لگائی ہو یا اُس کی جو اولاد اسکے نکاح میں پیدا ہوئی اُس کو کہتا ہو کہ یہ میری نہیں یا جو بچہ عورت کا دوسرے شوہر سے ہے اُس کو کہتا ہو کہ یہ اُس کا نہیں۔

(۱۲) دار الاسلام میں یہ تہمت لگائی ہو۔

(۱۳) عورت قاضی کے پاس اُس کا مطالبہ کرے۔

(۱۴) شوہر تہمت لگانے کا اقرار کرتا ہو یا دو مرد گواہوں سے ثابت ہو۔ لعان کے وقت عورت کا کھڑا ہونا شرط نہیں بلکہ مستحب ہے۔[4]

**مسئلہ ۳:** عورت پر چند بار تہمت لگائی تو ایک ہی بار لعان ہوگا۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴:** لعان میں تمادی نہیں یعنی اگر عورت نے زمانۂ دراز تک مطالبہ نہ کیا تو لعان ساقط نہ ہوگا ہر وقت مطالبہ کا اُس کو اختیار باقی ہے۔ لعان معاف نہیں ہو سکتا یعنی اگر شوہر نے تہمت لگائی اور عورت نے اُس کو معاف کر دیا اور معاف کرنے کے بعد اب قاضی کے یہاں دعویٰ کرتی ہے تو قاضی لعان کا حکم دیگا اور عورت دعویٰ نہ کرے تو قاضی خود مطالبہ نہیں کر سکتا۔ یوہیں اگر عورت نے کچھ لے کر صلح کر لی تو لعان ساقط نہ ہوا جو لیا ہے اُسے واپس کر کے مطالبہ کرنیکا عورت کو حق حاصل ہے مگر عورت

---

1 ...... یعنی وطی حرام کی تہمت نہ لگی ہو۔ 2 ...... پاکدامنی۔ 3 ...... زنا سے پیدا ہونے والا بچہ۔

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الحادی عشر في اللعان، ج۱، ص۵۱۵.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب اللعان، ج۵، ص۱۵۱،۱۵۶.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الحادی عشر في اللعان، ج۱، ص۵۱٤.

کے لیے افضل یہ ہے کہ ایسی بات کو چھپائے اور حاکم کو بھی چاہیے کہ عورت کو پردہ پوشی کا حکم دے۔[1] (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۵:** عورت کے مرجانے کے بعد اُس کو تہمت لگائی اور اُس عورت کی دوسرے شوہر سے اولاد ہے جس کے نسب میں اسکی تہمت کی وجہ سے خرابی پڑتی ہے اُس نے مطالبہ کیا اور شوہر ثبوت نہ دے سکا تو حدقذف قائم کی جائے اور اگر دوسرے سے اولاد نہیں بلکہ اسی کی اولادیں ہیں تو حد قائم نہیں ہوسکتی۔[2] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۶:** مرد وعورت دونوں کافر ہوں یا عورت کافرہ یا دونوں مملوک ہوں یا ایک یا دونوں میں سے ایک مجنون ہو یا نابالغ یا کسی پر حدقذف قائم ہوئی ہے تو لعان نہیں ہوسکتا اور اگر دونوں اندھے یا فاسق ہوں یا ایک تو ہوسکتا ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۷:** شوہر اگر تہمت لگانے سے انکار کرتا ہے اور عورت کے پاس دو۲ مرد گواہ بھی نہ ہوں تو شوہر سے قسم نہ کھلائی جائے اور اگر قسم کھلائی گئی اُس نے قسم کھانے سے انکار کیا تو حد قائم نہ کریں۔[4] (درمختار)

**مسئلہ ۸:** شوہر نے تہمت لگائی اور اب لعان سے انکار کرتا ہے تو قید کیا جائے گا یہاں تک کہ لعان کرے یا کہے میں نے جھوٹ کہا تھا اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اُس پر حدقذف قائم کریں اور شوہر نے لعان کے الفاظ ادا کرلیے تو ضرور ہے کہ عورت بھی ادا کرے ورنہ قید کی جائیگی یہاں تک کہ لعان کرے یا شوہر کی تصدیق کرے اور اب لعان نہیں ہوسکتا نہ آئندہ تہمت لگانے سے شوہر پر حدقذف قائم ہوگی مگر عورت پر تصدیق شوہر کی وجہ سے حدزنا بھی قائم نہ ہوگی جبکہ فقط اتنا کہا ہو کہ وہ سچا ہے اور اگر اپنے زنا کا اقرار کیا تو بشرائط اقرارزنا حدزنا قائم ہوگی۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۹:** شوہر کے ناقابل شہادت ہونے کی وجہ سے اگر لعان ساقط ہو مثلاً غلام ہے یا کافر یا اُس پر حدقذف لگائی جاچکی ہے تو حدقذف قائم کی جائے بشرطیکہ عاقل بالغ ہو۔ اور اگر لعان کا ساقط ہونا عورت کی جانب سے ہے کہ وہ اس قابل نہیں مثلاً کافرہ ہے یا باندی یا محدودہ فی القذف یا وہ ایسی ہے کہ اُس پر تہمت لگانے والے کے لیے حدقذف نہ ہو یعنی عفیفہ نہ ہو تو

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الحادى عشر في اللعان، ج ١، ص ٥١٦.
و "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب اللعان، ج ٥، ص ١٥٤.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب اللعان، ج ٥، ص ١٥٣.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب اللعان، ج ٥، ص ١٥٢.

4 ...... "الدرالمختار"، المرجع السابق، ص ١٥٥.

5 ...... "الدرالمختار" و "رد المحتار"، المرجع السابق.

شوہر پر حد قذف نہیں بلکہ تعزیر ہے مگر جبکہ عفیفہ نہ ہو اور علانیہ زنا کرتی ہو تو تعزیر بھی نہیں اور اگر دونوں محدود فی القذف[1] ہوں تو شوہر پر حد قذف ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۰:** اگر عورت سے کہا تو نے بچپن میں زنا کیا تھا یا حالت جنون میں اور یہ بات معلوم ہے کہ عورت کو جنون تھا تو نہ لعان ہے، نہ شوہر پر حد قذف، اور اگر کہا تو نے حالت کفر میں یا جب تو کنیز تھی اُس وقت زنا کیا تھا یا کہا چالیس (۴۰) برس ہوئے کہ تو نے زنا کیا حالانکہ عورت کی عمر اتنی نہیں تو ان صورتوں میں لعان ہے۔[3] (درمختار)

**مسئلہ ۱۱:** عورت سے کہا اے زانیہ یا تو نے زنا کیا یا میں نے تجھے زنا کرتے دیکھا تو یہ سب الفاظ صریح ہیں، اِن میں لعان ہوگا اور اگر کہا تو نے حرامکاری کی یا تجھ سے حرام طور پر جماع کیا گیا یا تجھ سے لواطت کی گئی تو لعان نہیں۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۲:** لعان کا حکم یہ ہے کہ اس سے فارغ ہوتے ہی اس شخص کو اُس عورت سے وطی حرام ہے مگر فقط لعان سے نکاح سے خارج نہ ہوئی بلکہ لعان کے بعد حاکم اسلام تفریق کر دیگا اور اب مطلقہ بائن ہوگئی لہٰذا بعد لعان اگر قاضی نے تفریق نہ کی ہو تو طلاق دے سکتا ہے ایلا و ظہار کر سکتا ہے دونوں میں سے کوئی مرجائے تو دوسرا اُس کا ترکہ پائیگا اور لعان کے بعد اگر وہ دونوں علیحدہ ہونا نہ چاہیں جب بھی تفریق کر دی جائیگی۔[5] (جوہرہ)

**مسئلہ ۱۳:** اگر لعان کی ابتدا قاضی نے عورت سے کرائی تو شوہر کے الفاظ لعان کہنے کے بعد عورت سے پھر کہلوائے اور دوبارہ عورت سے نہ کہلوائے اور تفریق کر دی تو ہوگئی۔[6] (جوہرہ)

**مسئلہ ۱۴:** لعان ہو جانے کے بعد ابھی تفریق نہ کی تھی کہ خود قاضی کا انتقال ہوگیا یا معزول ہوگیا اور دوسرا اُس کی جگہ مقرر کیا گیا تو یہ قاضی دوم اب پھر لعان کرائے۔[7] (جوہرہ)

**مسئلہ ۱۵:** تین تین بار دونوں نے الفاظ لعان کہے تھے یعنی ابھی پورا لعان نہ ہوا تھا کہ قاضی نے غلطی سے تفریق کر

---

1 ...... یعنی دونوں کو تہمت زنا کی سزا مل چکی ہو۔

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، ص ۱۵۵،۱۵۷.

3 ...... "الدرالمختار"، المرجع السابق، ص ۱۵۸.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الحادى عشر في اللعان، ج ۱، ص ۵۱۵.

5 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب اللعان، الجزء الثاني، ص ۹۲.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق.

دی تو تفریق ہوگئی مگر ایسا کرنا خلافِ سنت ہے اور اگر ایک ایک یا دو دو بار کہنے کے بعد تفریق کی تو تفریق نہ ہوئی اور اگر صرف شوہر نے الفاظ لعان ادا کیے عورت نے نہیں اور قاضی غیر حنفی نے (جس کا یہ مذہب ہو کہ صرف شوہر کے لعان سے تفریق ہو جاتی ہے) تفریق کردی تو جدائی ہوگئی اور قاضی حنفی ایسا کریگا تو اُس کی قضا نافذ نہ ہوگی کہ یہ اُس کے مذہب کے خلاف ہے اور خلاف مذہب حکم کرنے کا اُسے حق نہیں۔[1] (درمختار)

**مسئلہ ۱۶:** لعان کے بعد ابھی تفریق نہیں ہوئی ہے اور دونوں یا ایک کو کوئی ایسا امر لاحق ہوا کہ لعان سے پیشتر ہوتا تو لعان ہی نہ ہوتا مثلاً ایک یا دونوں گونگے یا مرتد ہوگئے یا کسی کو تہمت لگائی اور حدقذف قائم ہوئی یا ایک نے اپنی تکذیب کی یا عورت سے وطی حرام کی گئی تو لعان باطل ہوگیا، لہٰذا قاضی اب تفریق نہ کریگا اور اگر دونوں میں سے کوئی مجنون ہوگیا تو لعان ساقط نہ ہوگا لہٰذا تفریق کردیگا اور اگر بوہرا ہوگیا جب بھی تفریق کردیگا اور اگر مرد نے الفاظ لعان کہہ لیے تھے اور عورت نے ابھی نہیں کہے تھے کہ بوہرا ہوگیا یا عورت بوہری ہوگئی تو تفریق نہ ہوگی نہ عورت سے لعان کرایا جائے۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۷:** لعان کے بعد شوہر یا عورت نے تفریق کے لیے کسی کو اپنا وکیل کیا اور غائب ہوگیا تو قاضی وکیل کے سامنے تفریق کردیگا۔ یوہیں اگر بعد لعان چل دیے پھر کسی کو وکیل بنا کر بھیجا تو قاضی اس وکیل کے سامنے تفریق کردیگا۔[3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۸:** لعان کے بعد اگر ابھی تفریق نہ ہوئی ہو جب بھی اُس عورت سے وطی و دواعی وطی[4] حرام ہیں اور تفریق ہو گئی تو عدت کا نفقہ وسکنےٰ یعنی رہنے کا مکان پائے گی اور عدت کے اندر جو بچہ پیدا ہوگا اُسی شوہر کا ہوگا اگر دو (۲) برس کے اندر پیدا ہو۔ اور اگر عدت اُس عورت کے لیے نہ ہو اور چھ (۶) ماہ کے اندر بچہ پیدا ہو تو اسی شوہر کا قرار دیا جائیگا۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۹:** اگر شوہر نے اُس بچہ کی نسبت جو اس کے نکاح میں پیدا ہوا ہے اور زندہ بھی ہے یہ کہا کہ یہ میرا نہیں ہے اور لعان ہوا تو قاضی اُس بچہ کا نسب شوہر سے منقطع کردیگا اور وہ بچہ اب ماں کی طرف منتسب ہوگا بشرطیکہ علوق[6] ایسے وقت میں ہوا کہ عورت میں صلاحیت لعان ہو، لہٰذا اگر اُس وقت باندی تھی اب آزاد ہے یا اُس وقت کافرہ تھی اب مسلمان ہے تو نسب منتفی نہ ہوگا،[7] اس واسطے کہ اِس صورت میں لعان ہی نہیں اور اگر وہ بچہ مر چکا ہے تو لعان ہوگا اور نسب منتفی نہیں ہوسکتا ہے۔

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب اللعان، مطلب: في الدعاء...الخ، ج٥، ص١٦٠.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الحادي عشر في اللعان، ج١، ص٥١٧.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... یعنی وطی کے لیے ابھارنے والے افعال مثلاً بوس و کنار وغیرہ۔

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب اللعان، مطلب: في الدعاء...الخ، ج٥، ص١٦٠.

6 ...... حاملہ ہونا۔

7 ...... یعنی نسب کی نفی نہیں ہوگی۔

یوہیں اگر دو بچے ہوئے اور ایک مر چکا ہے اور ایک زندہ ہے اور دونوں سے شوہر نے انکار کر دیا یا لعان سے پہلے ایک مر گیا تو اُس مُردہ کا نسب منتفی نہ ہوگا۔ نسب منتفی ہونے کی چھ ۶ شرطیں ہیں:

(۱) تفریق۔

(۲) وقت ولادت یا اس کے ایک دن یا دو دن بعد تک ہو دو ۲ دن کے بعد انکار نہیں کر سکتا۔

(۳) اس انکار سے پہلے اقرار نہ کر چکا ہو اگرچہ دلالۃً اقرار ہو مثلاً اسکو مبارکباد کہی گئی اور اس نے سکوت کیا یا اُس کے لیے کھلونے خریدے۔

(۴) تفریق کے وقت بچہ زندہ ہو۔

(۵) تفریق کے بعد اُسی حمل سے دوسرا بچہ نہ پیدا ہو یعنی چھ ۶ مہینے کے اندر۔

(۶) ثبوت نسب کا حکم شرعاً نہ ہو چکا ہو، مثلاً بچہ پیدا ہوا اور وہ کسی دودھ پیتے بچہ پر گرا اور یہ مر گیا اور یہ حکم دیا گیا کہ اُس بچہ کے باپ کے عصبہ اس کی دیت ادا کریں اور اب باپ یہ کہتا ہے کہ میرا نہیں تو لعان ہوگا اور نسب منقطع نہ ہوگا۔ [1] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۰:** لعان وتفریق کے بعد پھر اُس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا جب تک دونوں اہلیت لعان رکھتے ہوں اور اگر لعان کی کوئی شرط دونوں یا ایک میں مفقود ہوگئی تو اب باہم دونوں نکاح کر سکتے ہیں مثلاً شوہر نے اس تہمت میں اپنے کو جھوٹا بتایا اگرچہ صراحۃً یہ نہ کہا ہو کہ میں نے جھوٹی تہمت لگائی تھی مثلاً وہ بچہ جس کا انکار کر چکا تھا مر گیا اور اُس نے مال چھوڑا تر کہ لینے کے لیے یہ کہتا ہے کہ وہ میرا بچہ تھا تو حد قذف قائم ہوگی اور اس کا نکاح اُس عورت سے اب ہو سکتا ہے اور اگر حد قذف نہ لگائی گئی جب بھی نکاح ہو سکتا ہے۔ یوہیں اگر بعد لعان وتفریق کسی اور پر تہمت لگائی اور اس کی وجہ سے حد قذف قائم ہوئی یا عورت نے اُس کی تصدیق کی یا عورت سے وطی حرام کی گئی اگرچہ زنا نہ ہو مگر تصدیق زن سے نکاح اُس وقت جائز ہوگا جبکہ چار بار ہو اور حد ولعان ساقط ہونے کے لیے ایک بار تصدیق کافی ہے۔ [2] (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۲۱:** حمل کی نسبت اگر شوہر نے کہا کہ یہ میرا نہیں تو لعان نہیں ہاں اگر یہ کہے کہ تو نے زنا کیا ہے اور یہ حمل اُسی سے ہے تو لعان ہوگا مگر قاضی اِس حمل کو شوہر سے نفی نہ کریگا۔ [3] (درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، مطلب: فی الدعاء...الخ، ج٥، ص١٦٠.

2 ...... المرجع السابق، ص١٦١.

و "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر في اللعان، ج١، ص٥٢٠.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، ج٥، ص١٦٢.

**مسئلہ ۲۲:** کسی نے اس کی عورت پر تہمت لگائی اس نے کہا تو نے سچ کہا وہ ویسی ہی ہے جیسا تو کہتا ہے تو لعان ہوگا اور اگر فقط اتنا ہی کہا کہ تو سچا ہے تو لعان نہیں نہ حد قذف۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۳:** عورت سے کہا تجھ پر تین طلاقیں اے زانیہ تو لعان نہیں بلکہ حد قذف ہے اور اگر کہا اے زانیہ تجھے تین طلاقیں تو نہ لعان ہے نہ حد۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۴:** عورت سے کہا اے زانیہ، زانیہ کی بچی تو عورت اور اُس کی ماں دونوں پر تہمت لگائی اب اگر ماں بیٹی دونوں ایک ساتھ مطالبہ کریں تو ماں کا مطالبہ مقدم قرار دیکر حد قذف قائم کرینگے اور لعان ساقط ہو جائیگا اور اگر ماں نے مطالبہ نہ کیا اور عورت نے کیا تو لعان ہوگا پھر بعد میں اگر ماں نے مطالبہ کیا تو حد قذف قائم کرینگے۔ اور اگر صورت مذکورہ میں عورت کی ماں مر چکی ہے اور عورت نے دونوں مطالبے کیے تو ماں کی تہمت پر حد قذف قائم کرینگے اور لعان ساقط اور اگر صرف اپنا مطالبہ کیا تو لعان ہوگا۔ یوہیں اگر اجنبیہ پر تہمت لگائی پھر اُس سے نکاح کر کے پھر تہمت لگائی اور عورت نے لعان و حد دونوں کا مطالبہ کیا تو حد ہوگی اور لعان ساقط اور اگر لعان کا مطالبہ کیا اور لعان ہوا پھر حد کا مطالبہ کیا تو حد بھی قائم کرینگے۔[3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۵:** اپنی عورت سے کہا میں نے جو تجھ سے نکاح کیا اس سے پہلے تو نے زنا کیا یا نکاح سے پہلے میں نے تجھے زنا کرتے دیکھا تو یہ تہمت چونکہ اب لگائی لہٰذا لعان ہے اور اگر یہ کہا نکاح سے پہلے میں نے تجھے زنا کی تہمت لگائی تو لعان نہیں بلکہ حد قائم ہوگی۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۶:** عورت سے کہا میں نے تجھے بکر نہ پایا تو نہ حد ہے نہ لعان۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۷:** اولاد سے انکار اُس وقت صحیح ہے جب مبارکبادی دیتے وقت یا ولادت کے سامان خریدنے کے وقت نفی کی ہو ورنہ سکوت[6] رضا سمجھا جائیگا اب پھر نفی نہیں ہو سکتی مگر لعان دونوں صورتوں میں ہوگا اور اگر ولادت کے وقت شوہر موجود نہ تھا تو جب اُسے خبر ہوئی نفی کے لیے وہ وقت بمنزلہ ولادت کے ہے۔ شوہر نے اولاد سے انکار کیا اور عورت نے بھی اُس کی تصدیق کی تو لعان نہیں ہو سکتا۔[7] (درمختار)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الحادي عشر في اللعان، ج۱، ص۵۱۷ .

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق، ص۵۱۸.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... خاموشی۔

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب اللعان، ج۵، ص۱۶۳.

**مسئلہ ۲۸:** دو۲ بچے ایک حمل سے پیدا ہوئے یعنی دونوں کے درمیان چھ ماہ سے کم کا فاصلہ ہوا اور ان دونوں میں پہلے سے انکار کیا دوسرے کا اقرار تو حد لگائی جائے اور اگر پہلے کا اقرار کیا دوسرے سے انکار تو لعان ہوگا بشرطیکہ انکار سے نہ پھرے اور پھر گیا تو حد لگائی جائے مگر بہر حال دونوں ثابت النسب ہیں۔[1] (درمختار)

**مسئلہ ۲۹:** جس بچے سے انکار کیا اور لعان ہوا وہ مرگیا اور اُس نے اولاد چھوڑی اب لعان کرنے والے نے اُس کو اپنا پوتا پوتی قرار دیا تو وہ ثابت النسب ہے۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۳۰:** اولاد سے انکار کیا اور ابھی لعان نہ ہوا کہ کسی اجنبی نے عورت پر تہمت لگائی اور اُس بچہ کو حرامی کہا اس پر حدِ قذف قائم ہوئی تو اب اُسکا نسب ثابت ہے اور کبھی منتفی نہ ہوگا۔[3] (درمختار)

**مسئلہ ۳۱:** عورت کے بچہ پیدا ہوا شوہر نے کہا یہ میرا نہیں یا یہ زنا سے ہے اور کسی وجہ سے لعان ساقط ہوگیا تو نسب منتفی نہ ہوگا حد واجب ہو یا نہیں۔ یوہیں اگر دونوں اہل لعان ہیں مگر لعان نہ ہوا تو نسب منتفی نہ ہوگا۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۲:** نکاح کیا مگر ابھی دخول نہ ہوا بلکہ ابھی عورت کو دیکھا بھی نہیں اور عورت کے بچہ پیدا ہوا، شوہر نے اُس سے انکار کیا تو لعان ہوسکتا ہے اور بعد لعان وہ بچہ ماں کے ذمہ ہوگا اور مہر پورا دینا ہوگا۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۳:** لعان کے سبب جس لڑکے کا نسب عورت کے شوہر سے منقطع کردیا گیا ہے بعض باتوں میں اُس کے لیے نسب کے احکام ہیں مثلاً وہ اپنے باپ کے لیے گواہی دے تو مقبول نہیں، نہ باپ کی گواہی اُس کے لیے مقبول، نہ وہ اپنے باپ کو زکوۃ دے سکے، نہ باپ اُس کو، اور اس لڑکے کے بیٹے کا نکاح باپ کی اُس لڑکی سے جو دوسری عورت سے ہے نہیں ہوسکتا یا عکس ہو جب بھی نہیں ہوسکتا، اور اگر باپ نے اُس کو مار ڈالا تو قصاص نہیں، اور دوسرا شخص یہ کہے کہ یہ میرا لڑکا ہے تو اُس کا نہیں ہوسکتا اگرچہ یہ لڑکا بھی اپنے کو اُس کا بیٹا کہے بلکہ تمام باتوں میں وہی احکام ہیں جو ثابت النسب کے ہیں صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ ایک دوسرے کا وارث نہیں دوسرے یہ کہ ایک کا نفقہ دوسرے پر واجب نہیں۔[6] (عالمگیری، درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب اللعان، ج٥، ص١٦٣.

2 ...... المرجع السابق، ص١٦٦.

3 ...... المرجع السابق، ص١٦٧.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الحادى عشر في اللعان، ج١، ص٥١٩.

5 ...... المرجع السابق، ص٥١٩ ـ ٥٢٠.

6 ...... المرجع السابق، ص٥٢١.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب اللعان، الحمل يحتمل... الخ، ج٥، ص١٦٧.

# عنین کا بیان

**حدیث:** فتح القدیر میں ہے، عبدالرزاق نے روایت کی، کہ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ عنین کو ایک سال کی مدت دی جائے۔ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی، امیر المومنین نے قاضی شریح کے پاس لکھ بھیجا کہ یوم مرافعہ سے ایک سال کی مدت دی جائے۔ اور عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ نے مولٰی علی رضی اللہ تعالٰی عنہ اور ابن ابی شیبہ [1] نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ ایک سال کی مدت دی جائے۔ اور حسن بصری و شعبی و ابراہیم نخعی و عطاؤ سعید بن مسیتب رضی اللہ تعالٰی عنہم سے بھی یہی مروی ہے۔ [2]

## (مسائل فقہیّہ)

**مسئلہ ۱:** عنین اُس کو کہتے ہیں کہ آلہ موجود ہو اور زوجہ کے آگے کے مقام میں دخول نہ کر سکے اور اگر بعض عورت سے جماع کر سکتا ہے اور بعض سے نہیں یا شیب کے ساتھ کر سکتا ہے اور بکر کے ساتھ نہیں تو جس سے نہیں کر سکتا اُس کے حق میں عنین ہے اور جس سے کر سکتا ہے اُس کے حق میں نہیں۔ اس کے اسباب مختلف ہیں مرض کی وجہ سے ہے یا خلقۃً [3] ایسا ہے یا بڑھاپے کی وجہ سے یا اس پر جادو کر دیا گیا ہے۔ [4]

**مسئلہ ۲:** اگر فقط حشفہ داخل کر سکتا ہے تو عنین نہیں اور حشفہ کٹ گیا ہو تو اُس کی مقدار عضو داخل کر سکنے پر عنین نہ ہوگا اور عورت نے شوہر کا عضو کاٹ ڈالا تو مقطوع الذکر [5] کا حکم جاری نہ ہوگا۔ [6] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۳:** شوہر عنین ہے اور عورت کا مقام بند ہے یا ہڈی نکل آئی ہے کہ مرد اُس سے جماع نہیں کر سکتا تو ایسی عورت

---

1 ...... اس جگہ دیگر نسخوں میں ابن شیبہ لکھا ہوا ہے جو کہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے اصل میں ابن ابی شیبہ ہے لہٰذا ہم نے درست کر دیا ہے۔ جن کے پاس بہار شریعت کے دیگر نسخے ہوں وہ اس کو درست کر لیں۔... عِلمیہ

2 ...... "فتح القدير"، كتاب الطلاق، باب العنين وغيره، ج ٤، ص ١٢٨.

3 ...... یعنی پیدائشی۔

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثاني عشر في العنين، ج ١، ص ٥٢٢.

5 ...... یعنی جس کا عضو مخصوص کاٹ دیا گیا ہو۔

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب العنين وغيره، ج ٥، ص ١٦٩.

کے لیے وہ حکم نہیں جو عنین کی زوجہ کو ہے کہ اس میں خود بھی قصور ہے۔[1] (درمختار)

**مسئلہ ۴:** مرد کا عضوتناسل وانثیین یا صرف عضوتناسل بالکل جڑ سے کٹ گیا ہو یا بہت ہی چھوٹا گھنڈی کی مثل ہو اور عورت تفریق چاہے تو تفریق کردی جائیگی اگر عورت حرہ بالغہ ہو اور نکاح سے پہلے یہ حال اُس کو معلوم نہ ہو نہ نکاح کے بعد جان کر اس پر راضی رہی اگر عورت کسی کی باندی ہے تو خود اس کو کوئی اختیار نہیں بلکہ اختیار اس کے مولیٰ کو ہے اور نابالغہ ہے تو بلوغ تک انتظار کیا جائے بعد بلوغ راضی ہوگئی فبہا ورنہ تفریق کردی جائے عضوتناسل کٹ جانے کی صورت میں شوہر بالغ ہو یا نابالغ اس کا اعتبار نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۵:** اگر مرد کا عضوتناسل چھوٹا ہے کہ مقام معتاد[3] تک داخل نہیں کرسکتا تو تفریق نہیں کی جائے گی۔[4] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۶:** لڑکی نابالغہ کا نکاح اُس کے باپ نے کردیا اُس نے شوہر کو مقطوع الذکر پایا تو باپ کو تفریق کے دعوی کا حق نہیں جب تک لڑکی خود بالغہ نہ ہولے۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۷:** ایک بار جماع کرنے کے بعد اُس کا عضو کاٹ ڈالا گیا یا عنین ہوگیا تو اب تفریق نہیں کی جاسکتی۔[6] (درمختار)

**مسئلہ ۸:** شوہر کے انثیین کاٹ ڈالے گئے اور انتشار ہوتا ہے تو عورت کو تفریق کرانے کا حق نہیں اور انتشار نہ ہوتا ہو تو عنین ہے اور عنین کا حکم یہ ہے کہ عورت جب قاضی کے پاس دعوے کرے تو شوہر سے قاضی دریافت کرے اگر اقرار کرلے تو ایک سال کی مہلت دی جائے گی اگر سال کے اندر شوہر نے جماع کرلیا تو عورت کا دعویٰ ساقط ہوگیا اور جماع نہ کیا اور عورت جُدائی کی خواستگار[7] ہے تو قاضی اُس کو طلاق دینے کو کہے اگر طلاق دیدے فبہا[8]، ورنہ قاضی تفریق کردے۔[9] (عامہ کتب)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب العنين وغيره، ج٥، ص١٦٩، ١٧٠.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار" المرجع السابق، ص١٦٩ ـ ١٧٠.

3 ......فرج داخل میں وہ جگہ جہاں تک عموماً، عادتاً آلۂ تناسل پہنچتا ہے۔

4 ......"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب العنين وغيره، ج٥، ص١٦٩.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثاني عشرفي العنين، ج١، ص٥٢٥.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب العنين وغيره، ج٥، ص١٧٠.

7 ......طلبگار۔

8 ......تو بہتر۔

9 ...... "الدرالمختار"، المرجع السابق، ص١٧٢ـ١٧٥.

**مسئلہ ۹:** عورت نے دعویٰ کیا اور شوہر کہتا ہے میں نے اس سے جماع کیا ہے اور عورت ثیب ہے تو شوہر سے قسم کھلائیں قسم کھالے تو عورت کا حق جاتا رہا انکار کرے تو ایک سال کی مہلت دے اور اگر عورت اپنے کو بکر بتاتی ہے تو کسی عورت کو دکھائیں اور احتیاط یہ ہے کہ دو عورتوں کو دکھائیں، اگر یہ عورتیں اُسے ثیب بتائیں تو شوہر کو قسم کھلا کر اُس کی بات مانیں اور یہ عورتیں بکر کہیں تو عورت کی بات بغیر قسم مانی جائے گی اور اِن عورتوں کو شک ہو تو کسی طریقہ سے امتحان کرائیں اور اگر ان عورتوں میں باہم اختلاف ہے کوئی بکر کہتی ہے کوئی ثیب تو کسی اور سے تحقیق کرائیں، جب یہ بات ثابت ہو جائے کہ شوہر نے جماع نہیں کیا ہے تو ایک سال کی مہلت دیں۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۰:** عورت کا دعویٰ قاضی شہر کے پاس ہوگا دوسرے قاضی یا غیر قاضی کے پاس دعویٰ کیا اور اُس نے مہلت بھی دیدی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ یوہیں عورت کا بطور خود بیٹھی رہنا بیکار ہے۔[2] (خانیہ)

**مسئلہ ۱۱:** سال سے مُراد اس مقام پر شمسی سال ہے یعنی تین سو پینسٹھ دن اور ایک دن کا کچھ حصہ اور ایام حیض و ماہ رمضان اور شوہر کے حج اور سفر کا زمانہ اسی میں محسوب ہے اور عورت کے حج اور غَیبت کا زمانہ[3] اور مرد یا عورت کے مرض کا زمانہ محسوب[4] نہ ہوگا اور اگر احرام کی حالت میں عورت نے دعویٰ کیا تو جب تک احرام سے فارغ نہ ہولے قاضی میعاد مقرر نہ کریگا۔[5] (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۱۲:** اگر عنین نے عورت سے ظہار کیا ہے اور آزاد کرنے پر قادر ہے تو ایک سال کی مہلت دی جائیگی ورنہ چودہ ماہ کی یعنی جبکہ روزہ رکھنے پر قادر ہو اور اگر مہلت دینے کے بعد ظہار کیا تو اس کی وجہ سے مدّت میں کوئی اضافہ نہ ہوگا۔[6] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۳:** شوہر بیمار ہے کہ بیماری کی وجہ سے جماع پر قادر نہیں تو عورت کے دعویٰ پر میعاد مقرر نہ کی جائے جب تک تندرست نہ ہولے اگرچہ مرض زمانہ دراز تک رہے۔[7] (عالمگیری)

---

❶...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثاني عشرفي العنین، ج۱، ص۵۲۲،۵۲۳.

❷...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل في العنین، ج۱، ص۱۸۸.

❸......یعنی موجود نہ ہونے کا وقت۔ ❹......یعنی شمار۔

❺...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثاني عشرفي العنین، ج۱، ص۵۲۳.

و "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب العنین وغیره، ج۵، ص۱۷۳.

❻...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثاني عشرفي العنین، ج۱، ص۵۲۳.

❼...... المرجع السابق.

**مسئلہ ۱۴:** شوہر نابالغ ہے تو جب تک بالغ نہ ہولے میعاد نہ مقرر کیجائے۔[1] (درمختار)

**مسئلہ ۱۵:** عورت مجنونہ ہے اور شوہر عنین تو ولی کے دعوے پر قاضی میعاد مقرر کریگا اور تفریق کر دیگا اور اگر ولی بھی نہ ہو تو قاضی کسی شخص کو اُس کی طرف سے مدعی بنا کر یہ احکام جاری کریگا۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۱۶:** میعاد گزرنے کے بعد عورت نے دعویٰ کیا کہ شوہر نے جماع نہیں کیا اور وہ کہتا ہے کیا ہے تو اگر عورت ثیب تھی تو شوہر کو قسم کھلائیں اُس نے قسم کھالی تو عورت کا حق باطل ہوگیا اور قسم کھانے سے انکار کرے تو عورت کو اختیار ہے تفریق چاہے تو تفریق کر دینگے اور اگر عورت اپنے کو بکر[3] کہتی ہے تو وہی صورتیں ہیں جو مذکور ہوئیں۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۷:** عورت کو قاضی نے اختیار دیا اُس نے شوہر کو اختیار کیا یا مجلس سے اُٹھ کھڑی ہوئی یا لوگوں نے اُسے اُٹھادیا یا ابھی اُس نے کچھ نہ کہا تھا کہ قاضی اُٹھ کھڑا ہوا تو اِن سب صورتوں میں عورت کا خیار باطل ہوگیا۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۱۸:** تفریق قاضی طلاق بائن قرار دی جائیگی اور خلوت ہوچکی ہے تو پورا مہر پائیگی اور عدت بیٹھے گی ورنہ نصف مہر ہے اور عدت نہیں اور اگر مہر مقرر نہ ہوا تھا تو متعہ ملے گا۔[6] (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۱۹:** قاضی نے ایک سال کی مہلت دی تھی سال گزرنے پر عورت نے دعویٰ نہ کیا تو حق باطل نہ ہوگا جب چاہے آکر پھر دعویٰ کرسکتی ہے اور اگر شوہر اور مہلت مانگتا ہے تو جب تک عورت راضی نہ ہو قاضی مہلت نہ دے اور عورت کی رضامندی سے قاضی نے مہلت دی تو عورت پر اس میعاد کی پابندی ضرور نہیں جب چاہے دعویٰ کرسکتی ہے اور یہ میعاد باطل ہوجائے گی اور اگر میعاد اول کے بعد قاضی معزول ہوگیا یا اُس کا انتقال ہوگیا اور دوسرا اُس کی جگہ پر مقرر ہوا اور عورت نے گواہوں سے ثابت کردیا کہ قاضی اول نے مہلت دی تھی اور وہ زمانہ ختم ہوچکا تو یہ قاضی سرے سے مدت مقرر نہ کریگا بلکہ اُسی پر عمل کریگا جو قاضی اول نے کیا تھا۔[7] (عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۲۰:** قاضی کی تفریق کے بعد گواہوں نے شہادت دی کہ تفریق سے پہلے عورت نے جماع کا اقرار کیا تھا تو

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب العنين وغيره، ج٥، ص١٧٤.

2 ...... "الدر المختار" ،المرجع السابق، ص١٧٥.

3 ...... کنواری۔

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثاني عشرفي العنين ، ج١، ص٥٢٤.

5 ...... المرجع السابق ، وغيره.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب العنين وغيره، ج٥، ص١٧٥، وغيره.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثاني عشرفي العنين ، ج١، ص٥٢٤، وغيره.

تفریق باطل ہے اور تفریق کے بعد اقرار کیا ہو تو باطل نہیں۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۱:** تفریق کے بعد اسی عورت نے پھر اُسی شوہر سے نکاح کیا یا دوسری عورت نے جس کو یہ حال معلوم تھا تو اب دعویٰ تفریق کا حق نہیں۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۲۲:** اگر شوہر میں اور کسی قسم کا عیب ہے مثلاً جنون، جذام، برص یا عورت میں عیب ہو کہ اُس کا مقام بند ہو یا اُس جگہ گوشت یا ہڈی پیدا ہوگئی ہو تو فسخ کا اختیار نہیں۔[3] (درمختار)

**مسئلہ ۲۳:** شوہر جماع کرتا ہے مگر منی نہیں ہے کہ انزال ہو تو عورت کو دعوے کا حق نہیں۔[4] (عالمگیری)

# عدت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُیُوْتِهِنَّ وَ لَا یَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ؕ ﴾[5]

اے نبی! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لوگوں سے فرمادو کہ جب عورتوں کو طلاق دو تو اُنھیں عدت کے وقت کے لیے طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اللہ سے ڈرو جو تمھارا رب ہے، نہ عدت میں عورتوں کو اُن کے رہنے کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ کھلی ہوئی بے حیائی کی بات کریں۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ الْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَ لَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْۤ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ﴾[6]

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثاني عشرفي العنين، ج١، ص٥٢٤.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب العنين وغيره، ج٥، ص١٧٩، وغيره.

3 ...... المرجع السابق، ص١٧٨.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثاني عشرفي العنين، ج١، ص٥٢٥.

5 ...... پ٢٨، الطلاق:١.

6 ...... پ٢، البقرة: ٢٢٨.

طلاق والیاں اپنے کو تین حیض تک روکے رہیں اور اُنھیں یہ حلال نہیں کہ جو کچھ خدا نے ان کے پیٹوں میں پیدا کیا اُسے چھپائیں، اگر وہ اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہوں۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَالّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ ﴾ [1]

اور تمھاری عورتوں میں جو حیض سے ناامید ہوگئیں اگر تم کو کچھ شک ہو تو اُن کی عدت تین مہینے ہے اور اُن کی بھی جنھیں ابھی حیض نہیں آیا ہے اور حمل والیوں کی عدت یہ ہے کہ اپنا حمل جن لیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (۲۳۴) ﴾ [2]

تم میں جو مر جائیں اور بی بیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں پھر جب اُن کی عدت پوری ہو جائے تو تم پر کچھ مؤاخذہ نہیں اُس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں شرع کے موافق کریں اور اللہ (عزوجل) کو تمھارے کاموں کی خبر ہے۔

**حدیث ۱:** صحیح بخاری شریف میں مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وفات شوہر کے چند دن بعد بچہ پیدا ہوا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر نکاح کی اجازت طلب کی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اجازت دیدی۔[3] نیز اُس میں ہے، کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۂ طلاق (جس میں حمل کی عدت کا بیان ہے) سورۂ بقرہ (کہ اس میں عدت وفات چار مہینے دس دن ہے) کے بعد نازل ہوئی[4] یعنی حمل والی کی عدت چار ماہ دس دن نہیں بلکہ وضع حمل ہے۔ اور ایک روایت میں ہے، کہ میں اس پر مباہلہ کرسکتا ہوں کہ وہ اس کے بعد نازل ہوئی۔[5]

**حدیث ۲:** امام مالک وشافعی وبیہقی حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ وفات کے بعد اگر بچہ پیدا ہوگیا اور ہنوز مُردہ چارپائی پر ہو تو عدت پوری ہوگئی۔[6]

---

❶...... پ ۲۸، الطلاق: ٤.　❷...... پ ۲، البقرة: ۲۳٤.

❸...... "صحيح البخاري"، كتاب الطلاق، باب واولات الاحمال... إلخ، الحديث: ٥٣٢٠، ج٤ص ٤٦٠.

❹...... "صحيح البخاري"، كتاب التفسير، باب والذين يتوفون منكم... الخ، الحديث: ٤٥٣٢، ج٣، ص١٨٣.

❺...... "سنن ابي داود"، كتاب الطلاق، باب في عدة الحامل، الحديث: ٢٣٠٧، ج٢، ص٤٢٧.

❻...... "الموطأ للامام مالك"، كتاب الطلاق، باب عدة المتوفى عنها... الخ، الحديث: ١٢٨٤، ج٢، ص١٣٢.

# (مسائل فقہیّہ)

**مسئلہ ۱:** نکاح زائل ہونے یا شبہۂ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانہ تک انتظار کرنا عدت ہے۔

**مسئلہ ۲:** نکاح زائل ہونے کے بعد اُسوقت عدت ہے کہ شوہر کا انتقال ہوا ہو یا خلوت صحیحہ ہوئی ہو۔ زانیہ کے لیے عدت نہیں اگرچہ حاملہ ہو اور یہ نکاح کرسکتی ہے مگر جس کے زنا سے حمل ہے اُس کے سوا دوسرے سے نکاح کرے تو جب تک بچہ پیدا نہ ہو وطی جائز نہیں۔ نکاح فاسد میں دخول سے قبل تفریق ہوئی تو عدت نہیں اور دخول کے بعد ہوئی تو ہے۔[1] (عامہ کتب)

**مسئلہ ۳:** جس عورت کا مقام بند ہے اُس سے خلوت ہوئی تو طلاق کے بعد عدت نہیں۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۴:** عورت کو طلاق دی، بائن یا رجعی یا کسی طرح نکاح فسخ[3] ہوگیا، اگرچہ یوں کہ شوہر کے بیٹے کا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا اور اِن صورتوں میں دخول ہو چکا ہو یا خلوت ہوئی ہو اور اس وقت حمل نہ ہو اور عورت کو حیض آتا ہے تو عدت پورے تین حیض ہے جبکہ عورت آزاد ہو اور باندی ہو تو دو حیض اور اگر عورت ام ولد ہے اُس کے مولیٰ کا انتقال ہوگیا یا اُس نے آزاد کردیا تو اس کی عدت بھی تین حیض ہے۔[4] (درمختار)

**مسئلہ ۵:** ان صورتوں میں اگر عورت کو حیض نہیں آتا ہے کہ ابھی ایسے سن کو نہیں پہنچی یا سن ایاس کو پہنچ چکی ہے یا عمر کے حساب وں بالغہ ہو چکی ہے مگر ابھی حیض نہیں آیا ہے تو عدت تین مہینے ہے اور باندی ہے تو ڈیڑھ ماہ۔[5]

**مسئلہ ۶:** اگر طلاق یا فسخ پہلی تاریخ کو ہو اگرچہ عصر کے وقت تو چاند کے حساب سے تین مہینے ورنہ ہر مہینہ تیس دن کا قرار دیا جائے یعنی عدت کے کُل دن نوے ہونگے۔[6] (عالمگیری، جوہرہ)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدة، ج١، ص٥٢٦، وغيره .

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب العدة، ج٥، ص١٨٣ .

3 ......یعنی ختم۔

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب العدة، ج٥، ص١٩١ .

5 ...... المرجع السابق، ص١٨٦۔١٩٢ .

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدة، ج١، ص٥٢٧ .
و"الجوهرة النيرة"، كتاب العدة، الجزء الثاني، ص٩٦ .

**مسئلہ ۷:** عورت کو حیض آچکا ہے مگر اب نہیں آتا اور ابھی سن ایاس کو بھی نہیں پہنچی ہے اس کی عدت بھی حیض سے ہے جب تک تین حیض نہ آلیں یا سن ایاس کو نہ پہنچے اس کی عدت ختم نہیں ہوسکتی اور اگر حیض آیا ہی نہ تھا اور مہینوں سے عدت گزار رہی تھی کہ اثنائے عدت میں حیض آگیا تو اب حیض سے عدت گزارے یعنی جب تک تین حیض نہ آلیں عدت پوری نہ ہوگی۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۸:** حیض کی حالت میں طلاق دی تو یہ حیض عدت میں شمار نہ کیا جائے بلکہ اس کے بعد پورے تین حیض ختم ہونے پر عدت پوری ہوگی۔[2] (عامہ کتب)

**مسئلہ ۹:** جس عورت سے نکاح فاسد ہوا اور دخول ہو چکا ہو یا جس عورت سے شبہۃً وطی ہوئی اُس کی عدت فرقت و موت دونوں میں حیض سے ہے اور حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے۔[3] (جوہرہ نیرہ) اور وہ عورت کسی کی باندی ہو تو عدت ڈیڑھ ماہ۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۰:** اس کی عورت کسی کی کنیز ہے اس نے خود خرید لی تو نکاح جاتا رہا مگر عدت نہیں یعنی اُس کو وطی کرنا جائز مگر دوسرے سے اسکا نکاح نہیں ہوسکتا جب تک دو حیض نہ گزرلیں۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۱:** اپنی عورت کو جو کنیز تھی خریدا اور ایک حیض آنے کے بعد آزاد کردیا تو اِس حیض کے بعد دو حیض اور عدت میں رہے اور حرہ[6] کا سا سوگ کرے اور اگر ایک بائن طلاق دیکر خریدی تو ملکِ یمین[7] کی وجہ سے وطی کرسکتا ہے اور دو طلاقیں دیں تو بغیر حلالہ وطی نہیں کرسکتا اور اگر دو حیض کے بعد آزاد کردی تو نکاح کی وجہ سے عدت نہیں، ہاں عتق[8] کی وجہ سے عدت گزارے۔[9] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۲:** جس عورت سے نابالغ نے شبہۃً یا نکاح فاسد میں وطی کی اُس پر بھی یہی عدت ہے۔ یوہیں اگر نابالغی میں خلوت ہوئی اور بالغ ہونے کے بعد طلاق دی جب بھی یہی عدت ہے۔[10] (ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدة، ج١، ص٥٢٧ .

2 ...... المرجع السابق، ص٥٢٧ .

3 ...... "الجوهرةالنيرة"، كتاب العدة، الجزء الثاني، ص٩٥، ٩٦ .

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدة، ج١، ص٥٢٧ .

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... آزاد عورت جو لونڈی نہ ہو۔ 7 ...... لونڈی کا مالک ہونا۔ 8 ...... آزاد ہونا۔

9 ...... "الفتاوی الهندية"، المرجع السابق، ص٥٢٧ .

10 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب: في عدةزوجة الصغير، ج٥، ص١٩٠ .

**مسئلہ ۱۳:** نکاح فاسد میں تفریق یا متارکہ کے وقت سے عدت شمار کی جائے گی متارکہ یہ کہ مرد نے یہ کہا کہ میں نے اُسے چھوڑا یا اُس سے وطی ترک کی یا اسی قسم کے اور الفاظ کہے جب تک متارکہ یا تفریق نہ ہو کتنا ہی زمانہ گزر جائے عدت نہیں اگرچہ دل میں ارادہ کرلیا کہ وطی نہ کریگا اور اگر عورت کے سامنے نکاح سے انکار کرتا ہے تو یہ متارکہ ہے ورنہ نہیں لہٰذا اس کا اعتبار نہیں۔[1] (جوہرہ، درمختار)

**مسئلہ ۱۴:** طلاق کی عدت وقت طلاق سے ہے اگرچہ عورت کو اس کی اطلاع نہ ہو کہ شوہر نے اُسے طلاق دی ہے اور تین حیض آنے کے بعد معلوم ہوا تو عدت ختم ہو چکی اور اگر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو اتنے زمانہ سے طلاق دی ہے تو عورت اُسکی تصدیق کرے یا تکذیب، عدت وقت اقرار سے شمار ہوگی۔[2] (جوہرہ)

**مسئلہ ۱۵:** عورت کو کسی نے خبر دی کہ اُس کے شوہر نے تین طلاقیں دیدیں یا شوہر کا خط آیا اور اُس میں اسے طلاق لکھی ہے، اگر عورت کا غالب گمان ہے کہ وہ سچ کہتا ہے یا یہ خط اُسی کا ہے تو عدت گزار کر نکاح کرسکتی ہے۔[3] (جوہرہ)

**مسئلہ ۱۶:** عورت کو تین طلاقیں دیدیں مگر لوگوں پر ظاہر نہ کیا اور دو حیض آنے کے بعد عورت سے وطی کی اور حمل رہ گیا اب اُس نے لوگوں سے طلاق دینا بیان کیا تو عدت وضع حمل ہے اور وضع حمل تک نفقہ اُس پر واجب۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۷:** طلاق دیکر مُکر گیا، عورت نے قاضی کے پاس دعویٰ کیا اور گواہ سے طلاق دینا ثابت کر دیا اور قاضی نے تفریق کا حکم دیا تو عدت وقت طلاق سے ہے، اس وقت سے نہیں۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۸:** پچھلا حیض اگر پورے دس دن پر ختم ہوا ہے تو ختم ہوتے ہی عدت ختم ہوگئی اگرچہ ابھی غسل نہ کیا بلکہ اگرچہ اتنا وقت بھی ابھی نہیں گزرا ہے کہ اُس میں غسل کرسکتی اور طلاق رجعی تھی تو شوہر اب رجعت نہیں کرسکتا اور اب یہ عورت نکاح کرسکتی ہے۔ اور اگر دس دن سے کم میں ختم ہوا ہے تو جب تک نہا نہ لے یا ایک نماز کا پورا وقت نہ گزر لے عدت ختم نہ ہوگی یہ حکم مسلمان عورت کے ہیں اور کتابیہ ہو تو بہر حال حیض ختم ہوتے ہی عدت پوری ہو جائیگی۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب العدة، ج٥، ص٢٠٨ ـ ٢٠٩.

"الجوهرة النيرة"، كتاب العدة، الجزء الثاني، ص١٠٢.

2 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب العدة، الجزء الثاني، ص١٠١ ـ ١٠٢.

3 ...... المرجع السابق، ص١٠٢.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدة، ج١، ص٥٣٢.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق، ص٥٢٨.

**مسئلہ ۱۹:** وطی بالشبہہ کی چند صورتیں ہیں:

(۱) عورت عدت میں تھی اور شوہر کے سوا کسی اور کے پاس بھیج دی گئی اور یہ ظاہر کیا گیا کہ تیری عورت ہے اُس نے وطی کی بعد کو حال کھلا۔

(۲) عورت کو تین طلاقیں دیکر بغیر حلالہ اُس سے نکاح کرلیا اور وطی کی۔

(۳) عورت کو تین طلاقیں دیکر عدت میں وطی کی اور کہتا ہے کہ میرا گمان یہ تھا کہ اس سے وطی حلال ہے۔

(۴) مال کے عوض یا لفظ کنایہ سے طلاق دی اور عدت میں وطی کی۔

(۵) خاوند والی عورت تھی اور شبہۃً اُس سے کسی اور نے وطی کی پھر شوہر نے اُس کو طلاق دیدی ان سب صورتوں میں عورت پر دو عدتیں ہیں اور بعد تفریق دوسری عدت پہلی عدت میں داخل ہو جائے گی یعنی اب جو حیض آئیگا دونوں عدتوں میں شمار ہوگا۔[1] (جوہرہ نیرہ)

**مسئلہ ۲۰:** مطلقہ نے ایک حیض کے بعد دوسرے سے نکاح کیا اور اس دوسرے نے اُس سے وطی کی پھر دونوں میں تفریق کردی گئی اور تفریق کے بعد دو حیض آئے تو پہلی عدت ختم ہوگئی مگر ابھی دوسری ختم نہ ہوئی لہٰذا یہ شخص اُس سے نکاح کرسکتا ہے کوئی اور نہیں کرسکتا جب تک بعد تفریق تین حیض نہ آلیں اور تین حیض آنے پر دونوں عدتیں ختم ہوگئیں۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۱:** عورت کو طلاق بائن دی تھی ایک یا دو، اور عدت کے اندر وطی کی اور جانتا تھا کہ وطی حرام ہے اور حرام ہونے کا اقرار بھی کرتا ہے تو ہر بار کی وطی پر عدت ہے مگر سب متداخل ہونگی اور تین طلاقیں دے چکا ہے اور عدت میں وطی کی اور جانتا ہے کہ وطی حرام ہے اور مقر[3] بھی ہے تو اس وطی کے لیے عدت نہیں ہے بلکہ مرد کو رجم کا حکم ہے اور عورت بھی اقرار کرتی ہے تو اُس پر بھی۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۲:** موت کی عدت چار مہینے دس دن ہے یعنی دسویں رات بھی گزر لے بشرطیکہ نکاح صحیح ہو دخول ہوا ہو یا نہیں دونوں کا ایک حکم ہے اگرچہ شوہر نابالغ ہو یا زوجہ نابالغہ ہو۔ یوہیں اگر شوہر مسلمان تھا اور عورت کتابیہ تو اس کی بھی یہی عدت ہے مگر اس عدت میں شرط یہ ہے کہ عورت کو حمل نہ ہو۔[5] (جوہرہ وغیرہا)

---

1. ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب العدة، الجزء الثاني، ص ١٠١.
2. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدة، ج ١، ص ٥٣٢.
3. ......اقرار کرنے والا۔
4. ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق.
5. ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب العدة، الجزء الثاني، ص ٩٧، وغيرها.

**مسئلہ ۲۳:** عورت کنیز ہے تو اُس کی عدت دو۲ مہینے پانچ دن ہے شوہر آزاد ہو یا غلام کہ عدت میں شوہر کے حال کا لحاظ نہیں بلکہ عورت کے اعتبار سے ہے پھر موت پہلی تاریخ کو ہو تو چاند سے مہینے لیے جائیں ورنہ حرہ کے لیے ایک سوتیس دن اور باندی کے لیے پینسٹھ دن۔[1] (درمختار)

**مسئلہ ۲۴:** عورت حامل ہے تو عدت وضع حمل ہے عورت حرہ ہو یا کنیز مسلمہ ہو یا کتابیہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی یا متارکہ یا وطی بالشبہہ کی حمل ثابت النسب ہو یا زنا کا مثلاً زانیہ حاملہ سے نکاح کیا اور شوہر مرگیا یا وطی کے بعد طلاق دی تو عدت وضعِ حمل ہے۔[2] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

**مسئلہ ۲۵:** وضعِ حمل سے عدت پوری ہونے کے لیے کوئی خاص مدت مقرر نہیں موت یا طلاق کے بعد جس وقت بچہ پیدا ہو عدت ختم ہو جائے گی اگرچہ ایک منٹ بعد حمل ساقط ہو گیا اور اعضا بن چکے ہیں عدت پوری ہوگئی ورنہ نہیں اور اگر دو یا تین بچے ایک حمل سے ہوئے تو پچھلے کے پیدا ہونے سے عدت پوری ہوگی۔[3] (جوہرہ)

**مسئلہ ۲۶:** بچہ کا اکثر حصہ باہر آچکا تو رجعت نہیں کرسکتا مگر دوسرے سے نکاح اُس وقت حلال ہوگا کہ پورا بچہ پیدا ہولے۔[4] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۷:** موت کے بعد اگر حمل قرار پایا تو عدت وضعِ حمل سے نہ ہوگی بلکہ دنوں سے۔[5] (جوہرہ)

**مسئلہ ۲۸:** بارہ برس سے کم عمر والے کا انتقال ہوا اور اُس کی عورت کے چھ مہینے سے کم کے اندر بچہ پیدا ہوا تو عدت وضعِ حمل ہے اور چھ مہینے یا زائد میں ہوا تو چار مہینے دس دن اور نسب بہرحال ثابت نہ ہوگا۔ اور اگر شوہر مراہق ہو تو دونوں صورت میں وضعِ حمل سے عدت پوری ہوگی اور بچہ ثابت النسب ہے۔[6] (جوہرہ، درمختار)

**مسئلہ ۲۹:** جو شخص خصی تھا اُس کا انتقال ہوا اور اُس کی عورت حاملہ ہے یا مرنے کے بعد حاملہ ہونا معلوم ہوا تو عدت

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب العدة، ج٥، ص ١٩٠ - ١٩٢.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب العدة، ج٥، ص١٩٢.

"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدة، ج١، ص٥٢٨، وغيرهما.

3 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب العدة، الجزء الثاني، ص٩٦.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب: في عدة الموت، ج٥، ص١٩٣.

5 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب العدة، الجزء الثاني، ص ١٠٠.

6 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب العدة، الجزء الثاني، ص ١٠٠.

و"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب: في عدة الموت، ج٥، ص١٩٣.

وضعِ حمل ہے اور بچہ ثابت النسب ہے۔[1] (جوہرہ)

**مسئلہ ۳۰:** عورت کو طلاقِ رجعی دی تھی اور عدت میں مرگیا تو عورت موت کی عدت پوری کرے اور طلاق کی عدت جاتی رہی خواہ صحت کی حالت میں طلاق دی ہو یا مرض میں۔ اور اگر بائن طلاق دی تھی یا تین تو طلاق کی عدت پوری کرے جبکہ صحت میں طلاق دی ہو اور اگر مرض میں دی ہو تو دونوں عدتیں پوری کرے یعنی اگر چار مہینے دس دن میں تین حیض پورے ہو چکے تو عدت پوری ہو چکی اور اگر تین حیض پورے ہو چکے ہیں مگر چار مہینے دس دن پورے نہ ہوئے تو ان کو پورا کرے اور اگر یہ دن پورے ہو گئے مگر ابھی تین حیض پورے نہ ہوئے تو ان کے پورے ہونے کا انتظار کرے۔[2] (عامہ کتب)

**مسئلہ ۳۱:** عورت کنیز تھی اُسے رجعی طلاق دی اور عدت کے اندر آزاد ہوگئی تو حرہ کی عدت پوری کرے یعنی تین حیض یا تین مہینے اور طلاقِ بائن یا موت کی عدت میں آزاد ہوئی تو باندی کی عدت یعنی دو حیض یا ڈیڑھ مہینہ یا دو مہینے پانچ دن۔[3] (درمختار)

**مسئلہ ۳۲:** عورت کہتی ہے کہ عدت پوری ہو چکی اگر اتنا زمانہ گزرا ہے کہ پوری ہو سکتی ہے تو قسم کے ساتھ اُس کا قول معتبر ہے اور اگر اتنا زمانہ نہیں گزرا تو نہیں۔ مہینوں سے عدت ہو جب تو ظاہر ہے کہ اُتنے دن گزرنے پر عدت ہو چکی اور حیض سے ہو تو آزاد عورت کے لیے کم از کم ساٹھ دن ہیں اور لونڈی کے لیے چالیس بلکہ ایک روایت میں حرہ کے لیے اُنتالیس دن کہ تین حیض کی اقل[4] مدت نو دن ہے اور دو طہر کی تیس دن اور باندی کے لیے اکیس دن کہ دو حیض کے چھ دن اور ایک طہر درمیان کا پندرہ دن۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۳۳:** مطلقہ کہتی ہے کہ عدت پوری ہوگئی کہ حمل تھا ساقط ہوگیا اگر حمل کی مدت اتنی تھی کہ اعضا بن چکے تھے تو مان لیا جائیگا ورنہ نہیں مثلاً نکاح سے ایک مہینے بعد طلاق دی اور طلاق کے ایک ماہ بعد حمل ساقط ہونا بتاتی ہے تو عدت پوری نہ ہوئی کہ بچے کے اعضا چار ماہ میں بنتے ہیں۔[6] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۳۴:** اپنی عورت مطلقہ سے عدت میں نکاح کیا اور قبل وطی طلاق دیدی تو پورا مہر واجب ہوگا اور سرے سے

---

1. ......"الجوهرة النيرة"، كتاب العدة، الجزء الثاني، ص ١٠٠.
2. ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدة، ج ١، ص ٥٣٠.
3. ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب العدة، ج٥، ص١٩٦.
4. ......کم سے کم۔
5. ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب: في وطء المعتدة بشبهة، ج٥، ص ٢١٠.
6. ......"ردالمحتار"، المرجع السابق، ص ٢١١.

عدت بیٹھے۔ یوہیں اگر پہلا نکاح فاسد تھا اور دخول کے بعد تفریق ہوئی اور عدت کے اندر نکاح صحیح کر کے طلاق دیدی یا دخول کے بعد کفو نہ ہونے کی وجہ سے تفریق ہوئی پھر نکاح کر کے طلاق دی یا نابالغہ سے نکاح کر کے وطی کی پھر طلاق دی اور عدت کے اندر نکاح کیا اب وہ لڑکی بالغہ ہوئی اور اپنے نفس کو اختیار کیا یا نابالغہ سے نکاح کر کے وطی کی پھر لڑکی نے بالغہ ہو کر اپنے کو اختیار کیا اور عدت کے اندر پھر اُس سے نکاح کیا اور قبلِ دخول طلاق دیدی ان سب صورتوں میں دوسرے نکاح کا پورا مہر اور طلاق کے بعد عدت واجب ہے، اگرچہ دوسرے نکاح کے بعد وطی نہیں ہوئی کہ نکاح اول کی وطی نکاح ثانی میں بھی وطی قرار دی جائیگی۔ (درمختار، ردالمحتار)[1]

**مسئلہ ۳۵:** بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کو طلاق دی تو جب تک اُسے تین حیض نہ آلیں دوسرے سے نکاح نہیں کرسکتی یا سن ایاس کو پہنچ کر مہینوں سے عدت پوری کرے اگرچہ بچہ پیدا ہونے سے قبل اُسے حیض نہ آیا ہو۔[2] (درمختار)

# سوگ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴾[3]

اور تم پر گناہ نہیں اس میں کہ اشارۃً عورتوں کے نکاح کا پیغام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو، اللہ (عزوجل) کو معلوم ہے کہ تم اُن کی یاد کرو گے ہاں اُن سے خفیہ وعدہ مت کرو مگر یہ کہ اُتنی ہی بات کرو جو شرع کے موافق ہے۔ اور عقد نکاح کا پکا ارادہ نہ کرو جب تک کتاب کا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ جائے اور جان لو کہ اللہ (عزوجل) اُس کو جانتا ہے جو تمھارے دلوں میں ہے تو اُس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ (عزوجل) بخشنے والا، حلم والا ہے۔

**حدیث ۱:** صحیح بخاری وصحیح مسلم میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ ایک عورت نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی کے شوہر کی وفات ہوگئی (یعنی وہ عدت میں ہے) اور اُس کی

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب: في وطء المعتدة بشبهة، ج٥، ص٢١٢.

2 ...... "الدرالمختار"، المرجع السابق، ص٢١٧.

3 ...... پ٢، البقرة: ٢٣٥.

آنکھیں دُکھتی ہیں، کیا اُسے سرمہ لگائیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں دو یا تین بار یہی فرمایا کہ نہیں پھر فرمایا: کہ ''یہ تو یہی چار مہینے دس دن ہیں اور جاہلیت میں تو ایک سال گزرنے پر مینگنی پھینکا کرتی تھی۔''(1) (یہ جاہلیت کی رسم تھی کہ سال بھر کی عدت ایک جھونپڑے میں گزارتی اور نہایت میلے کچیلے کپڑے پہنتی، جب سال پورا ہوتا تو وہاں سے مینگنی پھینکتی ہوئی نکلتی اور اب عدت پوری ہوتی)۔

**حدیث ۲:** صحیحین میں ام المومنین ام حبیبہ و ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: جو عورت اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے، اُسے یہ حلال نہیں کہ کسی میّت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے، مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن سوگ کرے۔''(2)

**حدیث ۳:** ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی عورت کسی میّت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے، مگر شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ کرے اور رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے، مگر وہ کپڑا کہ بُننے سے پہلے اُس کا سوت جگہ جگہ باندھ کر رنگتے ہیں اور سرمہ نہ لگائے اور نہ خوشبو چھوئے، مگر جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑا سا عود استعمال کر سکتی ہے۔'' اور ابوداود کی روایت میں یہ بھی ہے کہ مہندی نہ لگائے۔(3)

**حدیث ۴:** ابوداود و نسائی نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جس عورت کا شوہر مر گیا ہے، وہ نہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور نہ گیرو کا رنگا ہوا اور نہ زیور پہنے اور نہ مہندی لگائے اور نہ سُرمہ۔''(4)

**حدیث ۵:** ابوداود و نسائی اُنھیں سے راوی، کہ جب میرے شوہر ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے پاس تشریف لائے۔ اُس وقت میں نے مصبر (ایلوہ) لگا رکھا تھا، فرمایا: ''ام سلمہ یہ کیا ہے؟'' میں نے عرض کی، یہ ایلوہ ہے اس میں خوشبو نہیں۔ فرمایا: ''اس سے چہرہ میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے، اگر لگانا ہی ہے تو رات میں لگا لیا کرو اور دن میں صاف کر ڈالا کرو اور خوشبو اور مہندی سے بال نہ سنوارو۔'' میں نے عرض کی، کنگھا کرنے کے لیے کیا چیز سر پر لگاؤں؟ فرمایا: کہ ''بیری کے پتے سر پر تھوپ لیا کرو پھر کنگھا کرو۔''(5)

---

(1)...... "صحيح البخاري"، كتاب الطلاق، باب تحد المتوفي عنها... إلخ، الحديث: ٥٣٣٦، ج٣، ص٥٠٦.

(2)...... "صحيح البخاري"، كتاب الجنائز، باب حد المرأة على غير زوجها، الحديث: ١٢٨١، ١٢٨٢، ج١، ص٤٣٣.

(3)...... "صحيح مسلم"، كتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد في عدة الوفاة... إلخ، الحديث: ١٤٩١، ص٧٩٩.

"سنن أبي داود"، كتاب الطلاق، باب فيما تجتنبه المعتدة في عدتها، الحديث: ٢٣٠٢، ج٢، ص٤٢٥.

(4)...... "سنن أبي داود"، كتاب الطلاق، باب فيما تجتنبه المعتدة في عدتها، الحديث: ٢٣٠٤، ج٢، ص٤٢٥.

(5)...... "سنن أبي داود"، كتاب الطلاق، باب فيما تجتنبه المعتدة في عدتها، الحديث: ٢٣٠٥، ج٢، ص٤٢٥.

**حدیث ۶:** حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن کے شوہر کو اُن کے غلاموں نے قتل کر ڈالا تھا، وہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہیں، کہ مجھے میکے میں عدت گزارنے کی اجازت دی جائے کہ میرے شوہر نے کوئی اپنا مکان نہیں چھوڑا اور نہ خرچ چھوڑا۔ اجازت دیدی پھر بلا کر فرمایا: ''اُسی گھر میں رہو جس میں رہتی ہو، جب تک عدت پوری نہ ہو۔'' لہٰذا اُنھوں نے چار ماہ دس دن اُسی مکان میں پورے کیے۔[1]

## (مسائل فقہیّہ)

**مسئلہ ۱:** سوگ کے یہ معنی ہیں کہ زینت کو ترک کرے یعنی ہر قسم کے زیور چاندی سونے جواہر وغیرہا کے اور ہر قسم اور ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے اگرچہ سیاہ ہوں نہ پہنے اور خوشبو کا بدن یا کپڑوں میں استعمال نہ کرے اور نہ تیل کا استعمال کرے اگرچہ اُس میں خوشبو نہ ہو جیسے روغن زیتون اور کنگھا کرنا اور سیاہ سرمہ لگانا۔ یوہیں سفید خوشبودار سرمہ لگانا اور مہندی لگانا اور زعفران یا کسم یا گیرو کا رنگا ہوا یا سُرخ رنگ کا کپڑا پہننا منع ہے ان سب چیزوں کا ترک واجب ہے۔[2] (جوہرہ، درمختار، عالمگیری) یوہیں پڑیا کا رنگ گلابی۔ دھانی۔ چمپئی اور طرح طرح کے رنگ جن میں تزین[3] ہوتا ہے سب کو ترک کرے۔

**مسئلہ ۲:** جس کپڑے کا رنگ پُرانا ہو گیا کہ اب اُسکا پہننا زینت نہیں اُسے پہن سکتی ہے۔ یوہیں سیاہ رنگ کے کپڑے میں بھی حرج نہیں جبکہ ریشم کے نہ ہوں۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳:** عذر کی وجہ سے اِن چیزوں کا استعمال کر سکتی ہے مگر اس حال میں اُسکا استعمال زینت کے قصد[5] سے نہ ہو مثلاً دردسر کی وجہ سے تیل لگا سکتی ہے یا تیل لگانے کی عادی ہے جانتی ہے کہ نہ لگانے میں دردسر ہو جائیگا تو لگانا جائز ہے۔ یا دردسر کے وقت کنگھا کر سکتی ہے مگر اُس طرف سے جدھر کے دندانے موٹے ہیں اُدھر سے نہیں جدھر باریک ہوں کہ یہ بال سنوارنے کے لیے ہوتے ہیں اور یہ ممنوع ہے۔ یا سُرمہ لگانیکی ضرورت ہے کہ آنکھوں میں درد ہے۔ یا خارشت[6] ہے تو ریشمی کپڑے پہن سکتی ہے۔ یا اُس کے پاس اور کپڑا نہیں ہے تو یہی ریشمی یا رنگا ہوا پہنے مگر یہ ضرور ہے کہ ان کی اجازت ضرورت کے

---

1. ......"جامع الترمذي"، أبواب الطلاق...إلخ، باب ماجاء اين تعتد المتوفي عنها زوجها، الحديث: ۱۲۰۸، ج۲، ص ۴۱۱.
2. ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج۵، ص ۲۲۱ .
   "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج۱، ص ۵۳۳ .
3. ......یعنی بناؤ سنگار۔
4. ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج۱، ص ۵۳۳ .
5. ......ارادہ۔
6. ......کھجلی، ایک جلدی بیماری جس میں بدن پر پھنسیاں نکل آتی ہیں اور کھجلی ہوتی ہے۔

وقت ہے لہٰذا بقدر ضرورت اجازت ہے ضرورت سے زیادہ ممنوع مثلاً آنکھ کی بیماری میں سرمہ لگانیکی ضرورت ہو تو یہ لحاظ ضروری ہے کہ سیاہ سرمہ اُس وقت لگا سکتی ہے جب سفید سرمہ سے کام نہ چلے اور اگر صرف رات میں لگانا کافی ہے تو دن میں لگانے کی اجازت نہیں۔[1] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۴:** سوگ اُس پر ہے جو عاقلہ بالغہ مسلمان ہو اور موت یا طلاق بائن کی عدت ہو اگرچہ عورت باندی ہو۔ شوہر کے عنّین ہونے یا عضو تناسل کے کٹے ہونے کی وجہ سے فرقت ہوئی تو اُس کی عدت میں بھی سوگ واجب ہے۔[2] (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۵:** طلاق دینے والا سوگ کرنے سے منع کرتا ہے یا شوہر نے مرنے سے پہلے کہہ دیا تھا کہ سوگ نہ کرنا جب بھی سوگ کرنا واجب ہے۔[3] (درمختار)

**مسئلہ ۶:** نابالغہ و مجنونہ و کافرہ پر سوگ نہیں۔ ہاں اگر اثنائے عدت میں نابالغہ بالغہ ہوئی مجنونہ کا جنون جاتا رہا اور کافرہ مسلمان ہوگئی تو جو دن باقی رہ گئے ہیں اُن میں سوگ کرے۔[4] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۷:** ام ولد کو اُس کے مولیٰ نے آزاد کر دیا یا مولیٰ کا انتقال ہوگیا تو عدت بیٹھے گی مگر اس عدت میں سوگ واجب نہیں۔ یوہیں نکاح فاسد اور وطی بالشبہہ اور طلاق رجعی کی عدت میں سوگ نہیں۔[5] (جوہرہ، عالمگیری)

**مسئلہ ۸:** کسی قریب کے مرجانے پر عورت کو تین دن تک سوگ کرنے کی اجازت ہے اس سے زائد کی نہیں اور عورت شوہر والی ہو تو شوہر اس سے بھی منع کرسکتا ہے۔[6] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۹:** کسی کے مرنے کے غم میں سیاہ کپڑے پہننا جائز نہیں مگر عورت کو تین دن تک شوہر کے مرنے پر غم کی وجہ

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج١، ص٥٣٣.

و"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج٥، ص٢٢٢.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج١، ص٥٣٤ .

و"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج٥، ص٢٢١.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج٥، ص٢٢١.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج٥، ص٢٢٣.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج١، ص٥٣٤ .

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج٥، ص٢٢٣.

سے سیاہ کپڑے پہننا جائز ہے اور سیاہ کپڑے غم ظاہر کرنے کے لیے نہ ہوں تو مطلقاً جائز ہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۰:** عدت کے اندر چارپائی پر سوسکتی ہے کہ یہ زینت میں داخل نہیں۔

**مسئلہ ۱۱:** جوعورت عدت میں ہو اُس کے پاس صراحۃً نکاح کا پیغام دینا حرام ہے اگرچہ نکاح فاسد یا عتق کی عدت میں ہو اور موت کی عدت ہو تو اشارۃً کہہ سکتے ہیں اور طلاق رجعی یا بائن یا فسخ کی عدت میں اشارۃً بھی نہیں کہہ سکتے اور وطی بالشبہہ یا نکاح فاسد کی عدت میں اشارۃً کہہ سکتے ہیں اشارۃً کہنے کی صورت یہ ہے کہ کہے میں نکاح کرنا چاہتا ہوں مگر یہ نہ کہے کہ تجھ سے، ورنہ صراحت ہو جائیگی یا کہے میں ایسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں جس میں یہ یہ وصف ہوں اور وہ اوصاف بیان کرے جو اس عورت میں ہیں یا مجھے تجھ جیسی کہاں ملیگی۔[2] (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۱۲:** جوعورت طلاق رجعی یا بائن کی عدت میں ہے یا کسی وجہ سے فرقت ہوئی اگرچہ شوہر کے بیٹے کا بوسہ لینے سے اور اس کی عدت میں ہو یا خلع کی عدت میں ہو اگرچہ نفقۂ عدت پر خلع ہوا ہو یا اس پر خلع ہوا کہ عدت میں شوہر کے مکان میں نہ رہے گی تو ان عورتوں کو گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں نہ دن میں نہ رات میں جبکہ آزاد ہوں یا لونڈی ہو جو شوہر کے پاس رہتی ہے اور عاقلہ، بالغہ، مسلمہ ہو اگرچہ شوہر نے اُسے باہر نکلنے کی اجازت بھی دی ہو۔ اور نابالغہ لڑکی طلاقِ رجعی کی عدت میں شوہر کی اجازت سے باہر جاسکتی ہے اور بغیر اجازت نہیں اور نابالغہ بائن طلاق کی عدت میں اجازت و بے اجازت دونوں صورت میں جاسکتی ہے ہاں اگر قریب البلوغ[3] ہے تو بغیر اجازت نہیں جاسکتی اور عورت پگلی یا بوہری یا کتابیہ ہے تو جاسکتی ہے مگر شوہر کو منع کرنے کا حق ہے۔ مرد وعورت مجوسی[4] تھے شوہر مسلمان ہو گیا اور عورت نے اسلام لانے سے انکار کیا اور فرقت ہوگئی اور مدخولہ تھی لہٰذا عدت بھی واجب ہوئی تو عدت کے اندر اُس کا شوہر نکلنے سے منع کرسکتا ہے۔ مولیٰ نے ام ولد کو آزاد کیا تو اس عدت میں باہر جاسکتی ہے اور نکاحِ فاسد کی عدت میں نکلنے کی اجازت ہے مگر شوہر منع کرسکتا ہے۔[5] (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۱۳:** چند مکان کا ایک صحن ہو اور وہ سب مکان شوہر کے ہوں تو صحن میں آسکتی ہے اوروں کے ہوں تو نہیں۔[6] (درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج٥، ص٢٢٤.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج١، ص٥٣٤.
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج٥، ص٢٢٥.

3 ...... بالغ ہونے کے قریب۔

4 ...... آگ کی پوجا کرنے والے۔

5 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج١، ص٥٣٤.
و"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج٥، ص٢٢٧.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج٥، ص٢٢٧.

**مسئلہ ۱۴:** اگر کرایہ کے مکان میں رہتی تھی جب بھی مکان بدلنے کی اجازت نہیں شوہر کے ذمہ زمانۂ عدت کا کرایہ ہے اور اگر شوہر غائب ہے اور عورت خود کرایہ دے سکتی ہے جب بھی اُسی میں رہے۔[1] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۵:** موت کی عدت میں اگر باہر جانے کی حاجت ہو کہ عورت کے پاس بقدر کفایت مال نہیں اور باہر جا کر محنت مزدوری کر کے لائیگی تو کام چلے گا تو اسے اجازت ہے کہ دن میں اور رات کے کچھ حصے میں باہر جائے اور رات کا اکثر حصہ اپنے مکان میں گزارے مگر حاجت سے زیادہ باہر ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔ اور اگر بقدر کفایت اس کے پاس خرچ موجود ہے تو اسے بھی گھر سے نکلنا مطلقاً منع ہے اور اگر خرچ موجود ہے مگر باہر نہ جائے تو کوئی نقصان پہنچے گا مثلاً زراعت کا کوئی دیکھنے بھالنے والا نہیں اور کوئی ایسا نہیں جسے اس کام پر مقرر کرے تو اس کے لیے بھی جاسکتی ہے مگر رات کو اُسی گھر میں رہنا ہوگا۔[2] (درمختار، ردالمحتار) یوہیں کوئی سودا لانے والا نہ ہو تو اس کے لیے بھی جاسکتی ہے۔

**مسئلہ ۱۶:** موت یا فرقت[3] کے وقت جس مکان میں عورت کی سکونت[4] تھی اُسی مکان میں عدت پوری کرے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ گھر سے باہر نہیں جاسکتی اس سے مراد یہی گھر ہے اور اس گھر کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں بھی سکونت نہیں کرسکتی مگر بضرورت اور ضرورت کی صورتیں ہم آگے لکھیں گے آج کل معمولی باتوں کو جس کی کچھ حاجت نہ ہو محض طبیعت کی خواہش کو ضرورت بولا کرتے ہیں وہ یہاں مراد نہیں بلکہ ضرورت وہ ہے کہ اُس کے بغیر چارہ نہ ہو۔

**مسئلہ ۱۷:** عورت اپنے میکے گئی تھی یا کسی کام کے لیے کہیں اور گئی تھی اُس وقت شوہر نے طلاق دی یا مر گیا تو فوراً بلا توقف وہاں سے واپس آئے۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۸:** جس مکان میں عدت گزارنا واجب ہے اُس کو چھوڑ نہیں سکتی مگر اُس وقت کہ اسے کوئی نکال دے مثلاً طلاق کی عدت میں شوہر نے گھر میں سے اس کو نکالدیا، یا کرایہ کا مکان ہے اور عدت عدتِ وفات ہے مالک مکان کہتا ہے کہ کرایہ دے یا مکان خالی کر اور اس کے پاس کرایہ نہیں یا وہ مکان شوہر کا ہے مگر اس کے حصہ میں جتنا پہنچا وہ قابل سکونت نہیں اور

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق،مطلب: الحق ان علی المفتی...الخ، ج۵،ص۲۲۸.

2 ...... و"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد،مطلب: الحق ان علی المفتی...الخ، ج۵،ص۲۲۸.

3 ......یعنی نکاح ٹوٹنے کی وجہ سے مرد وعورت کے مابین علیحدگی۔

4 ......رہائش۔

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج۱، ص۵۳۵.

ورثہ اپنے حصہ میں اسے رہنے نہیں دیتے یا کرایہ مانگتے ہیں اور پاس کرایہ نہیں یا مکان ڈھ رہا ہو[1] یا ڈھنے کا خوف ہو یا چوروں کا خوف ہو مال تلف[2] ہو جانیکا اندیشہ ہے یا آبادی کے کنارے مکان ہے اور مال وغیرہ کا اندیشہ ہے تو ان صورتوں میں مکان بدل سکتی ہے۔ اور اگر کرایہ کا مکان ہو اور کرایہ دے سکتی ہے یا ورثہ کو کرایہ دے کر رہ سکتی ہے تو اُسی میں رہنا لازم ہے۔ اور اگر حصہ اتنا ملا کہ اس کے رہنے کے لیے کافی ہے تو اُسی میں رہے اور دیگر ورثۂ شوہر جن سے پردہ فرض ہے اُن سے پردہ کرے اور اگر اُس مکان میں نہ چور کا خوف ہے نہ پڑوسیوں کا مگر اُس میں کوئی اور نہیں ہے اور تنہا رہتے خوف کرتی ہے تو اگر خوف زیادہ ہو مکان بدلنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں اور طلاق بائن کی عدت ہے اور شوہر فاسق ہے اور کوئی وہاں ایسا نہیں کہ اگر اُس کی نیت بد ہو تو روک سکے ایسی حالت میں مکان بدل دے۔[3] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

**مسئلہ ۱۹:** وفات کی عدت میں اگر مکان بدلنا پڑے تو اُس مکان سے جہاں تک قریب کا میسر آسکے اُسے لے اور عدت طلاق کی ہو تو جس مکان میں شوہر اُسے رکھنا چاہے اور اگر شوہر غائب ہے تو عورت کو اختیار ہے۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۰:** جب مکان بدلا تو دوسرے مکان کا وہی حکم ہے جو پہلے کا تھا یعنی اب اس مکان سے باہر جانے کی اجازت نہیں مگر عدتِ وفات میں بوقتِ حاجت بقدرِ حاجت جس کا ذکر پہلے ہو چکا۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۱:** طلاقِ بائن کی عدت میں یہ ضروری ہے کہ شوہر و عورت میں پردہ ہو یعنی کسی چیز سے آڑ کر دی جائے کہ ایک طرف شوہر رہے اور دوسری طرف عورت۔ عورت کا اُسکے سامنے اپنا بدن چھپانا کافی نہیں اس واسطے کہ عورت اب اجنبیہ ہے اور اجنبیہ سے خلوت جائز نہیں بلکہ یہاں فتنہ کا زیادہ اندیشہ ہے اور اگر مکان میں تنگی ہو اتنا نہیں کہ دونوں الگ الگ رہ سکیں تو شوہر اُتنے دنوں تک مکان چھوڑ دے، یہ نہ کرے کہ عورت کو دوسرے مکان میں بھیج دے اور خود اس میں رہے کہ عورت کو مکان بدلنے کی بغیر ضرورت اجازت نہیں اور اگر شوہر فاسق ہو تو اُسے حکماً اُس مکان سے علیحدہ کر دیا جائے اور اگر نہ نکلے تو اُس مکان میں کوئی ثقہ[6] عورت رکھ دی جائے جو فتنہ کے روکنے پر قادر ہو اور اگر رجعی کی عدت ہو تو پردہ کی کچھ حاجت نہیں اگرچہ شوہر فاسق ہو کہ یہ نکاح سے باہر نہ ہوئی۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... گر رہا ہو۔ 2 ...... ضائع۔

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج۱، ص۵۳۵.

و"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، فصل في الحداد، مطلب: الحق ان على المفتي...الخ، ج۵، ص۲۲۹، وغيرهما.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج۱، ص۵۳۵.

5 ...... المرجع السابق. 6 ...... معتبر، قابلِ اعتماد۔

7 ...... "الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، مطلب: الحق ان على المفتي... إلخ، ج۵، ص۲۳۰.

**مسئلہ ۲۲:** تین طلاق کی عدت کا بھی وہی حکم ہے جو طلاق بائن کی عدت کا ہے۔ زن وشو اگر بڑھیا بوڑھے ہوں اور فرقت واقع ہوئی اور اُن کی اولادیں ہوں جنکی مفارقت گوارا نہ ہو تو دونوں ایک مکان میں رہ سکتے ہیں جبکہ زن وشو کی طرح نہ رہتے ہوں۔ [1] (درمختار)

**مسئلہ ۲۳:** سفر میں شوہر نے طلاق بائن دی یا اُس کا انتقال ہوا اب وہ جگہ شہر ہے یا نہیں اور وہاں سے جہاں جانا ہے مدتِ سفر ہے یا نہیں اور بہرصورت مکان مدتِ سفر ہے یا نہیں اگر کسی طرف مسافت سفر نہ ہو تو عورت کو اختیار ہے وہاں جائے یا گھر واپس آئے اُسکے ساتھ محرم ہو یا نہ ہو مگر بہتر یہ ہے کہ گھر واپس آئے اور اگر ایک طرف مسافتِ سفر ہے اور دوسری طرف نہیں تو جدھر مسافتِ سفر نہ ہو اُس کو اختیار کرے اور اگر دونوں طرف مسافتِ سفر ہے اور وہاں آبادی نہ ہو تو اختیار ہے جائے یا واپس آئے ساتھ میں محرم ہو یا نہ ہو اور بہتر گھر واپس آنا ہے اور اگر اس وقت شہر میں ہے تو وہیں عدت پوری کرے محرم یا بغیر محرم نہ ادھر آسکتی ہے نہ اُدھر جاسکتی اور اگر اس وقت جنگل میں ہے مگر راستہ میں گاؤں یا شہر ملے گا اور وہاں ٹھہر سکتی ہے کہ مال یا آبرو کا اندیشہ نہیں اور ضرورت کی چیزیں وہاں ملتی ہوں تو وہیں عدت پوری کرے پھر محرم کے ساتھ وہاں سے سفر کرے۔ [2] (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۲۴:** عورت کو عدت میں شوہر سفر میں نہیں لیجا سکتا، اگرچہ وہ رجعی کی عدت ہو۔ [3] (درمختار)

**مسئلہ ۲۵:** رجعی کی عدت کے وہی احکام ہیں جو بائن کے ہیں مگر اس کے لیے سوگ نہیں اور سفر میں رجعی طلاق دی تو شوہر ہی کے ساتھ رہے اور کسی طرف مسافت سفر [4] ہے تو اُدھر نہیں جاسکتی۔ [5] (درمختار)

# ثبوت نسب کا بیان

حدیث میں فرمایا: ''بچہ اُس کے لیے ہے، جس کا فراش ہے (یعنی عورت جس کی منکوحہ یا کنیز ہو) اور زانی کے لیے پتھر ہے۔'' [6]

---

1. ''الدرالمختار''، کتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج٥، ص٢٣١.
2. ''الدرالمختار''، کتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج٥، ص٢٣٢.
و''الفتاوى الهندية''، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ج١، ص٥٣٥.
3. ''الدرالمختار''، کتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج٥، ص٢٣٣.
4. سفر کا شرعی فاصلہ یعنی ساڑھے ستاون میل (تقریباً ۹۲ کلومیٹر)۔
5. ''الدرالمختار''، المرجع السابق.
6. ''صحيح البخاري''، کتاب الحدود، باب للعاهر الحجر، الحديث: ٦٨١٨، ج٤، ص٣٤٠.

## (مسائل فقہیّہ)

**مسئلہ ۱:** حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے ہے اور زیادہ سے زیادہ دو۲ سال لہٰذا جو عورت طلاق رجعی کی عدت میں ہے اور عدت پوری ہونے کا عورت نے اقرار نہ کیا ہو اور بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور اگر عدت پوری ہونے کا اقرار کیا اور وہ مدت اتنی ہے کہ اُس میں عدت پوری ہوسکتی ہے اور وقتِ اقرار سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہوا جب بھی نسب ثابت ہے کہ بچہ پیدا ہونے سے معلوم ہوا کہ عورت کا اقرار غلط تھا اور ان دونوں صورتوں میں ولادت سے ثابت ہوا کہ شوہر نے رجعت کرلی ہے جبکہ وقت طلاق سے پورے دو۲ برس یا زیادہ میں بچہ پیدا ہوا اور دو برس سے کم میں پیدا ہوا تو رجعت ثابت نہ ہوئی ممکن ہے کہ طلاق دینے سے پہلے کا حمل ہو اور اگر وقتِ اقرار سے چھ مہینے پر بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں۔ یوہیں طلاقِ بائن یا موت کی عدت پوری ہونے کا عورت نے اقرار کیا اور وقتِ اقرار سے چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے، ورنہ نہیں۔ (1) (درمختار وغیرہ، عامہ کتب)

**مسئلہ ۲:** جس عورت کو بائن طلاق دی اور وقتِ طلاق سے دو۲ برس کے اندر بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور دو برس کے بعد پیدا ہوا تو نہیں مگر جبکہ شوہر اُس بچہ کی نسبت کہے کہ یہ میرا ہے یا ایک بچہ دو۲ برس کے اندر پیدا ہوا دوسرا بعد میں تو دونوں کا نسب ثابت ہوجائیگا۔ (2) (درمختار)

**مسئلہ ۳:** وقت نکاح سے چھ۶ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں اور چھ مہینے یا زیادہ پر ہوا تو ثابت ہے جبکہ شوہر اقرار کرے یا سکوت اور اگر کہتا ہے کہ بچہ پیدا ہی نہ ہوا تو ایک عورت کی گواہی سے ولادت ثابت ہوجائیگی اور اگر شوہر نے کہا تھا کہ جب تو جنے تو تجھ کو طلاق اور عورت بچہ پیدا ہونا بیان کرتی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے تو دو مرد یا ایک مرد اور دو۲ عورتوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہوگی تنہا جنائی کی شہادت ناکافی ہے۔ یوہیں اگر شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا یا حمل ظاہر تھا جب بھی طلاق ثابت ہے اور نسب ثابت ہونے کے لیے فقط جنائی کا قول کافی ہے۔ (3) (جوہرہ) اور اگر دو بچے پیدا ہوئے ایک چھ مہینے کے اندر دوسرا چھ مہینے پر یا چھ مہینے کے بعد تو دونوں میں کسی کا نسب ثابت نہیں۔ (4) (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، فصل في ثبوت النسب، ج٥، ص٢٣٤، وغيره.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، فصل في ثبوت النسب، ج٥، ص٢٣٧.

3 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب العدة، الجزء الثاني، ص١٠٧.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس عشر في ثبوت النسب، ج١، ص٥٣٦.

**مسئلہ ۴:** نکاح میں جہاں نسب ثابت ہونا کہا جاتا ہے وہاں کچھ یہ ضرور نہیں کہ شوہر دعوے کرے تو نسب ہوگا بلکہ سکوت سے بھی نسب ثابت ہوگا اور اگر انکار کرے تو نفی نہ ہوگی جب تک لعان نہ ہو اور اگر کسی وجہ سے لعان نہ ہو سکے جب بھی ثابت ہوگا۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۵:** نابالغہ کو اُس کے شوہر نے بعدِ دخول طلاقِ رجعی دی اور اُس نے حاملہ ہونا ظاہر کیا تو اگر ستائیس مہینے کے اندر بچہ پیدا ہوا تو ثابت النسب ہے اور طلاق بائن میں دو برس کے اندر ہوگا تو ثابت ہے ورنہ نہیں اور اگر اُس نے عدت پوری ہونیکا اقرار کیا ہے تو وقتِ اقرار سے چھ مہینے کے اندر ہوگا تو ثابت ہے ورنہ نہیں اور اگر نہ حاملہ ہونا ظاہر کیا نہ عدت پوری ہونے کا اقرار کیا بلکہ سکوت کیا تو سکوت کا وہی حکم ہے جو عدت پوری ہونے کے اقرار کا ہے۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۶:** شوہر کے مرنے کے وقت سے دو ۲ برس کے اندر بچہ پیدا ہوگا تو نسب ثابت ہے، ورنہ نہیں۔ یہی حکم صغیرہ کا ہے جبکہ حمل کا اقرار کرتی ہو اور اگر عورت صغیرہ ہے جس نے نہ حمل کا اقرار کیا، نہ عدت پوری ہونے کا اور دس مہینے دس دن سے کم میں ہوا تو ثابت ہے ورنہ نہیں اور اگر عدت پوری ہونے کا اقرار کیا اور وقت اقرار یعنی چار مہینے دس دن کے بعد اگر چھ مہینے کے اندر پیدا ہوا تو ثابت ہے، ورنہ نہیں۔[3] (درمختار)

**مسئلہ ۷:** عورت نے عدتِ وفات میں پہلے یہ کہا مجھے حمل نہیں پھر دوسرے دن کہا حمل ہے تو اُس کا قول مان لیا جائیگا اور اگر چار مہینے دس دن پورے ہونے پر کہا کہ حمل نہیں ہے پھر حمل ظاہر کیا تو اُس کا قول نہیں مانا جائیگا مگر جبکہ شوہر کی موت سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہو تو اُس کا وہ اقرار کہ عدت پوری ہوگئی باطل سمجھا جائیگا۔[4] (خانیہ)

**مسئلہ ۸:** طلاق یا موت کے بعد دو ۲ برس کے اندر بچہ پیدا ہوا اور شوہر یا اُس کے ورثہ بچہ پیدا ہونے سے انکار کرتے ہیں اور عورت دعویٰ کرتی ہے تو اگر حمل ظاہر تھا یا شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا تو ولادت ثابت ہے اگرچہ جنائی[5] بھی شہادت نہ دے اور وہ ثابت النسب ہے اور اگر نہ حمل ظاہر تھا نہ شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا تو اُس وقت ثابت ہوگا کہ دو مرد یا ایک مرد، دو عورت گواہی دیں۔ اور مرد کس طرح گواہی دیں گے اس کی صورت یہ ہے کہ عورت تنہا مکان میں گئی اور اُس مکان میں کوئی ایسا

---

[1] ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس عشر في ثبوت النسب، ج١، ص٥٣٦.

[2] ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس عشر في ثبوت النسب، ج١، ص٥٣٧.

[3] ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، فصل في ثبوت النسب، ج٥، ص٢٤٠.

[4] ...... "الفتاوی الخانية"،

[5] ...... دائی، بچہ جنانے والی۔

بچہ نہ تھا اور بچہ لیے ہوئے باہر آئی یا مرد کی نگاہ اچانک پڑگئی دیکھا کہ اُس کے بچہ پیدا ہو رہا ہے اور قصداً نگاہ کی تو فاسق ہے اور اُس کی گواہی مردود۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۹:** شوہر بچہ پیدا ہونے کا اقرار کرتا ہے مگر کہتا ہے کہ یہ بچہ نہیں ہے تو اُس کے ثبوت کے لیے جنائی کی شہادت کافی ہے۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۱۰:** عدتِ وفات میں بچہ پیدا ہوا اور بعض ورثہ نے تصدیق کی تو اس کے حق میں نسب ثابت ہوگیا پھر اگر یہ عادل ہے اور اسکے ساتھ کسی اور وارث قابلِ شہادت نے بھی تصدیق کی یا کسی اجنبی نے شہادت دی تو ورثا اور غیر سب کے حق میں نسب ثابت ہوگیا یعنی مثلاً اگر اس لڑکے نے دعویٰ کیا کہ میرے باپ کے فلاں شخص پر اتنے روپے دَین ہیں تو دعویٰ سُننے کے لیے اسکی حاجت نہیں کہ وہ اپنا نسب ثابت کرے اور اگر تنہا ایک وارث تصدیق کرتا ہے یا چند ہوں مگر وہ عادل نہ ہوں تو فقط ان کے حق میں ثابت ہے اوروں کے حق میں ثابت نہیں یعنی مثلاً اگر دیگر ورثا اس صورت میں انکار کرتے ہوں تو اولاد ہونے کی وجہ سے ان کے حصوں میں کوئی کمی نہ ہوگی اور وارث اگر تصدیق کریں تو ان کے لیے اقرار کرنے میں لفظِ شہادت اور مجلس قاضی وغیرہ کچھ شرط نہیں مگر اوروں کے حق میں ان کا اقرار اُس وقت مانا جائیگا جب عادل ہوں ہاں اگر اس وارث کے ساتھ کوئی غیر وارث ہے تو اُس کا فقط یہ کہہ دینا کافی نہ ہوگا کہ یہ فلاں کا لڑکا ہے بلکہ لفظِ شہادت اور مجلسِ حکم وغیرہ وہ سب امور جو شہادت میں شرط ہیں، اس کے لیے شرط ہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۱:** بچہ پیدا ہوا عورت کہتی ہے کہ نکاح کو چھ مہینے یا زائد کا عرصہ گزرا اور مرد کہتا ہے کہ چھ مہینے نہیں ہوئے تو عورت کو قسم کھلائیں، قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے اور شوہر یا اس کے ورثہ گواہ پیش کرنا چاہیں تو گواہ نہ سنے جائیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۲:** کسی لڑکے کی نسبت کہا یہ میرا بیٹا ہے اور اُس شخص کا انتقال ہوگیا اور اُس لڑکے کی ماں جس کا حرہ و مسلمہ ہونا معلوم ہے یہ کہتی ہے کہ میں اُس کی عورت ہوں اور یہ اُسکا بیٹا تو دونوں وارث ہونگے اور اگر عورت کا آزاد ہونا مشہور نہ ہو یا پہلے وہ باندی تھی اور اب آزاد ہے اور یہ نہیں معلوم کہ علوق کے وقت آزاد تھی یا نہیں اور ورثہ کہتے ہیں تو اُس کی ام ولد تھی تو وارث نہ

---

[1] ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، مطلب: في ثبوت النسب من الصغيرة، ج٥، ص٢٤٢.

[2] ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ج٥، ص٢٤٣.

[3] ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، مطلب: في ثبوت النسب من الصغيرة، ج٥، ص٢٤٤.

[4] ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، مطلب: في ثبوت النسب من الصغيرة، ج٥، ص٢٤٥.

ہوگی۔ یوہیں اگر ورثہ کہتے ہیں کہ تو اُس کے مرنے کے وقت نصرانیہ تھی اور اُس وقت اُس عورت کا مسلمان ہونا مشہور نہیں ہے، جب بھی وارث نہ ہوگی۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۱۳:** عورت کا بچہ خود عورت کے قبضہ میں ہے شوہر کے قبضہ میں نہیں اُس کی نسبت عورت یہ کہتی ہے کہ یہ لڑکا میرے پہلے شوہر سے ہے اس کے پیدا ہونے کے بعد میں نے تجھ سے نکاح کیا اور شوہر کہتا ہے کہ میرا ہے میرے نکاح میں پیدا ہوا تو شوہر کا قول معتبر ہے۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۴:** کسی عورت سے زنا کیا پھر اُس سے نکاح کیا اور چھ مہینے یا زائد میں بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور کم میں ہوا تو نہیں اگرچہ شوہر کہے کہ یہ زنا سے میرا بیٹا ہے۔[3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۵:** نسب کا ثبوت اشارہ سے بھی ہوسکتا ہے اگرچہ بولنے پر قادر ہو۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۶:** کسی نے اپنے نابالغ لڑکے کا نکاح کسی عورت سے کر دیا اور لڑکا اتنا چھوٹا ہے کہ نہ جماع کر سکتا ہے نہ اُس سے حمل ہوسکتا ہے اور عورت کے بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں اور اگر لڑکا مراہق[5] ہے اور اُس کی عورت سے بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے۔[6] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۷:** اپنی کنیز سے وطی کرتا ہے اور بچہ پیدا ہوا تو اُس کا نسب اُس وقت ثابت ہوگا کہ یہ اقرار کرے کہ میرا بچہ ہے اور وہ لونڈی ام ولد ہوگئی اب اس کے بعد جو بچے پیدا ہونگے اُن میں اقرار کی حاجت نہیں مگر یہ ضرور ہے کہ نفی کرنے سے منتفی ہوجائے گا مگر نفی سے اُس وقت منتفی ہوگا کہ زیادہ زمانہ نہ گزرا ہو نہ قاضی نے اُس کے نسب کا حکم دیدیا ہو اور ان میں کوئی بات پائی گئی تو نفی نہیں ہوسکتی۔ اور مدبرہ کے بچہ کا نسب بھی اقرار سے ثابت ہوگا۔ منکوحہ کے بچہ کا نسب ثابت ہونے کے لیے اقرار کی حاجت نہیں بلکہ انکار کی صورت میں لعان کرنا ہوگا اور جہاں لعان نہیں وہاں انکار سے بھی کام نہ چلے گا۔[7] (عالمگیری، ردالمحتار)

---

1. "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس عشر في ثبوت النسب، ج۱، ص۵۳۹، وغيره.
2. "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس عشر في ثبوت النسب، ج۱، ص۵۴۰.
3. المرجع السابق.
4. المرجع السابق.
5. بالغ ہونے کے قریب۔
6. "الفتاوی الهندية"، المرجع السابق.
7. "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب الخامس عشر في ثبوت النسب، ج۱، ص۵۳۶.

# بچّہ کی پرورش کا بیان

**حدیث ۱:** امام احمد و ابوداود عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ ایک عورت نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرا یہ لڑکا ہے میرا پیٹ اس کے لیے ظرف تھا اور میرے پستان اس کے لیے مشک اور میری گود اس کی محافظ تھی اور اس کے باپ نے مجھے طلاق دیدی اور اب اسکو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''تو زیادہ حقدار ہے، جب تک تو نکاح نہ کرے۔''(1)

**حدیث ۲:** صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ صلح حدیبیہ کے بعد دوسرے سال میں جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عُمرۂ قضا سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے تو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی چچا چچا کہتی پیچھے ہولیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنھیں لے لیا اور ہاتھ پکڑ لیا پھر حضرت علی و زید بن حارثہ و جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہر ایک نے اپنے پاس رکھنا چاہا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میں نے ہی اسے لیا اور میرے چچا کی لڑکی ہے اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میرے چچا کی لڑکی ہے اور اس کی خالہ میری بی بی ہے اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میرے (رضاعی) بھائی کی لڑکی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لڑکی خالہ کو دلوائی اور فرمایا: کہ ''خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور حضرت علی سے فرمایا: کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے اور حضرت جعفر سے فرمایا: کہ تم میری صورت اور سیرت میں مشابہ ہو اور حضرت زید سے فرمایا: کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ ہو۔''(2)

## (مسائل فقہیّہ)

**مسئلہ ۱:** بچہ کی پرورش کا حق ماں کے لیے ہے خواہ وہ نکاح میں ہو یا نکاح سے باہر ہوگئی ہو ہاں اگر وہ مرتدہ ہوگئی تو پرورش نہیں کر سکتی یا کسی فسق میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے بچہ کی تربیت میں فرق آئے مثلاً زانیہ یا چور یا نوحہ کرنے والی ہے تو اُس کی پرورش میں نہ دیا جائے بلکہ بعض فقہا نے فرمایا اگر وہ نماز کی پابند نہیں تو اُسکی پرورش میں بھی نہ دیا جائے مگر اصح یہ ہے کہ اُس کی پرورش میں اُس وقت تک رہے گا کہ ناسمجھ ہو جب کچھ سمجھنے لگے تو علیحدہ کرلیں کہ بچہ ماں کو دیکھ کر وہی عادت اختیار کریگا جو اُس کی ہے۔ یوہیں ماں کی پرورش میں اُسوقت بھی نہ دیا جائے جبکہ بکثرت بچہ کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر چلی جاتی ہو اگرچہ اُسکا جانا کسی

---

1. ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطلاق، باب من احق بالولد، الحديث: ٢٢٧٦، ج٢، ص٤١٣.
2. ...... "صحيح البخاري"، كتاب المغازي، باب عمرة القضاء، الحديث: ٤٢٥١، ج٣، ص٩٤.

گناہ کے لیے نہ ہو مثلاً وہ عورت مُردے نہلاتی ہے یا جنائی ہے یا اور کوئی ایسا کام کرتی ہے جس کی وجہ سے اُسے اکثر گھر سے باہر جانا پڑتا ہے یا وہ عورت کنیز یا ام ولد یا مدبرہ ہو یا مکاتبہ ہو جس سے قبل عقد کتابت بچہ پیدا ہوا جبکہ وہ بچہ آزاد ہو اور اگر آزاد نہ ہو تو حق پرورش مولیٰ کے لیے ہے کہ اُس کی ملک ہے مگر اپنی ماں سے جُدا نہ کیا جائے۔[1] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار وغیرہا)

**مسئلہ ۲:** اگر بچہ کی ماں نے بچہ کے غیر محرم سے نکاح کرلیا تو اسے پرورش کا حق نہ رہا اور اس کے محرم سے نکاح کیا تو حقِ پرورش باطل نہ ہوا۔ غیر محرم سے مراد وہ شخص ہے کہ نسب کی جہت سے بچہ کے لیے محرم نہ ہو اگرچہ رضاع کی جہت سے محرم ہو جیسے اس کی ماں نے اس کے رضاعی چچا سے شادی کرلی تو اب ماں کی پرورش میں نہ رہے گا کہ اگرچہ رضاع کے لحاظ سے بچہ کا چچا ہے مگر نسباً اجنبی ہے اور نسبی چچا سے نکاح کیا تو باطل نہیں۔[2] (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۳:** ماں اگر مفت پرورش کرنا نہیں چاہتی اور باپ اجرت دے سکتا ہے تو اُجرت دے اور تنگ دست ہے تو ماں کے بعد جن کو حقِ پرورش ہے اگر اُن میں کوئی مفت پرورش کرے تو اُس کی پرورش میں دیا جائے بشرطیکہ بچہ کے غیر محرم سے اُس نے نکاح نہ کیا ہو اور ماں سے کہہ دیا جائے کہ یا مفت پرورش کر یا بچہ فلاں کو دیدے مگر ماں اگر بچہ کو دیکھنا چاہے یا اُس کی دیکھ بھال کرنا چاہے تو منع نہیں کرسکتے اور اگر کوئی دوسری عورت ایسی نہ ہو جس کو حق پرورش ہے مگر کوئی اجنبی شخص یا رشتہ دار مرد مفت پرورش کرنا چاہتا ہے تو ماں ہی کو دیں گے اگرچہ اُس نے اجنبی سے نکاح کیا ہو اگرچہ اُجرت مانگتی ہو۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۴:** جس کے لیے حقِ پرورش ہے اگر وہ انکار کرے اور کوئی دوسری نہ ہو جو پرورش کرے تو پرورش کرنے پر مجبور کی جائے گی۔ یوہیں اگر بچہ کی ماں دودھ پلانے سے انکار کرے اور بچہ دوسری عورت کا دودھ نہ لیتا ہو یا مفت کوئی دودھ نہیں پلاتی اور بچہ یا اُس کے باپ کے پاس مال نہیں تو ماں دودھ پلانے پر مجبور کی جائے گی۔[4] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۵:** ماں کی پرورش میں بچہ ہو اور وہ اس کے باپ کے نکاح یا عدت میں ہو تو پرورش کا معاوضہ نہیں پائے گی ورنہ اسکا بھی حق لے سکتی ہے اور دودھ پلانے کی اُجرت اور بچہ کا نفقہ بھی اور اگر اُس کے پاس رہنے کا مکان نہ ہو تو یہ بھی اور بچہ کو خادم کی ضرورت ہو تو یہ بھی اور یہ سب اخراجات اگر بچہ کا مال ہو تو اُس سے دیے جائیں ورنہ جس پر بچہ کا نفقہ ہے اُسی

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب الحضانة، ج٥، ص٢٥٩ ـ ٢٦١.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس عشر في الحضانة، ج١، ص٥٤١، وغيرها.

2 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق،مطلب: شروط الحاضنة ،ج٥، ص٢٦١، وغيره.

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، مطلب: شروط الحاضنة ، ج٥، ص٢٦١.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، مطلب: شروط الحاضنة ،ج٥، ص٢٦٥.

کے ذمہ یہ سب بھی ہیں۔[1] (درمختار)

**مسئلہ ۶:** ماں نے اگر پرورش سے انکار کردیا پھر یہ چاہتی ہے کہ پرورش کرے تو رجوع کرسکتی ہے۔[2] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۷:** ماں اگر نہ ہو یا پرورش کی اہل نہ ہو یا انکار کردیا یا اجنبی سے نکاح کیا تو اب حق پرورش نانی کے لیے ہے یہ بھی نہ ہو تو نانی کی ماں اس کے بعد دادی پردادی بشرائط مذکورۂ بالا پھر حقیقی بہن پھر اخیافی بہن پھر سوتیلی بہن پھر حقیقی بہن کی بیٹی پھر اخیافی بہن کی بیٹی پھر خالہ یعنی ماں کی حقیقی بہن پھر اخیافی پھر سوتیلی پھر سوتیلی بہن کی بیٹی پھر حقیقی بھتیجی پھر اخیافی بھائی کی بیٹی پھر سوتیلے بھائی کی بیٹی پھر اسی ترتیب سے پھوپیاں پھر ماں کی خالہ پھر باپ کی خالہ پھر ماں کی پھوپیاں پھر باپ کی پھوپیاں اور ان سب میں وہی ترتیب ملحوظ ہے کہ حقیقی پھر اخیافی پھر سوتیلی۔ اور اگر کوئی عورت پرورش کرنے والی نہ ہو یا ہو مگر اسکا حق ساقط ہو تو عصبات بہ ترتیبِ ارث یعنی باپ پھر دادا پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلا پھر بھتیجے پھر چچا پھر اس کے بیٹے مگر لڑکی کو چچازاد بھائی کی پرورش میں نہ دیں خصوصاً جبکہ مشتہاۃ ہو اور اگر عصبات بھی نہ ہوں تو ذوی الارحام کی پرورش میں دیں مثلاً اخیافی بھائی پھر اُسکا بیٹا پھر ماں کا چچا پھر حقیقی ماموں۔ چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کی بیٹیوں کو لڑکے کی پرورش کا حق نہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۸:** اگر چند شخص ایک درجہ کے ہوں تو اُن میں جو زیادہ بہتر ہو پھر وہ کہ زیادہ پرہیز گار ہو پھر وہ کہ اُن میں بڑا ہو حقدار ہے۔[4] (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۹:** بچہ کی ماں اگر ایسے مکان میں رہتی ہے کہ گھر والے بچہ سے بغض رکھتے ہیں تو باپ اپنے بچہ کو اُس سے لے لیگا یا عورت وہ مکان چھوڑ دے اور اگر ماں نے بچہ کے کسی رشتہ دار سے نکاح کیا مگر وہ محرم نہیں جب بھی حق ساقط ہو جائیگا مثلاً اُس کے چچازاد بھائی سے ہاں اگر ماں کے بعد اُسی چچا کے لڑکے کا حق ہے یا بچہ لڑکا ہے تو ساقط نہ ہوگا۔[5] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۰:** اجنبی کے ساتھ نکاح کرنے سے حقِ پرورش ساقط ہوگیا تھا پھر اُس نے طلاق بائن دیدی یا رجعی دی مگر

---

[1]...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الحضانة، ج٥، ص٢٦٦ ـ ٢٦٨ .

[2]...... " ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الحضانة، مطلب: فی لزوم اجرة مسکن الحضانة ،ج٥، ص٢٦٤ .

[3]...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: فی لزوم اجرة مسکن الحضانة ،ج٥، ص٢٦٩ ـ ٢٧١ .

[4]...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق،ج٥، ص٢٧١ .

[5]...... "ردالمحتار" ، کتاب الطلاق، مطلب: فی لزوم اجرة مسکن الحضانة ، ج٥، ص٢٧٢ .

عدت پوری ہوگئی تو حقِ پرورش عود[1] کرآئیگا۔[2] (ہدایہ وغیرہا)

**مسئلہ ۱۱:** پاگل اور بوہرے کو حقِ پرورش حاصل نہیں اور اچھے ہوگئے تو حق حاصل ہو جائیگا۔ یوہیں مرتد تھا، اب مسلمان ہوگیا تو پرورش کا حق اسے ملے گا۔[3] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۲:** بچہ نانی یا دادی کے پاس ہے اور وہ خیانت کرتی ہے تو پھوپی کو اختیار ہے کہ اُس سے لے لے۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۳:** بچہ کا باپ کہتا ہے کہ اُس کی ماں نے کسی سے نکاح کرلیا اور ماں انکار کرتی ہے تو ماں کا قول معتبر ہے اور اگر یہ کہتی ہے کہ نکاح تو کیا تھا مگر اُس نے طلاق دیدی اور میرا حق عود کر آیا تو اگر اتنا ہی کہا اور یہ نہ بتایا کہ کس سے نکاح کیا جب بھی ماں کا قول معتبر ہے اور اگر یہ بھی بتایا کہ فلاں سے نکاح کیا تھا تو اب جب تک وہ شخص طلاق کا اقرار نہ کرے محض اس عورت کا کہنا کافی نہیں۔[5] (خانیہ)

**مسئلہ ۱۴:** جس عورت کے لیے حقِ پرورش ہے اُس کے پاس لڑکے کو اُس وقت تک رہنے دیں کہ اب اسے اُس کی حاجت نہ رہے یعنی اپنے آپ کھاتا پیتا، پہنتا، استنجا کر لیتا ہو، اس کی مقدار سات برس کی عمر ہے اور اگر عمر میں اختلاف ہو تو اگر یہ سب کام خود کر لیتا ہو تو اُس کے پاس سے علیحدہ کر لیا جائے ورنہ نہیں اور اگر باپ لینے سے انکار کرے تو جبراً اُس کے حوالے کیا جائے اور لڑکی اُس وقت تک عورت کی پرورش میں رہے گی کہ حدِ شہوت کو پہنچ جائے اس کی مقدار نو برس کی عمر ہے اور اگر اس عمر سے کم میں لڑکی کا نکاح کر دیا گیا جب بھی اُسی کی پرورش میں رہے گی جس کی پرورش میں ہے نکاح کر دینے سے حقِ پرورش باطل نہ ہوگا، جب تک مرد کے قابل نہ ہو۔[6] (خانیہ، بحر وغیرہما)

**مسئلہ ۱۵:** سات برس کی عمر سے بلوغ تک لڑکا اپنے باپ یا دادا یا کسی اور ولی کے پاس رہے گا پھر جب بالغ ہوگیا اور سمجھ وال ہے کہ فتنہ یا بدنامی کا اندیشہ نہ ہو اور تادیب[7] کی ضرورت نہ ہو تو جہاں چاہے وہاں رہے اور اگر اِن باتوں کا اندیشہ

---

1 ......یعنی دوبارہ پرورش کا حق حاصل ہو جائے گا۔

2 ......"الهداية"، كتاب الطلاق، باب الولدمن أحق به، ج٢، ص٢٨٤، وغيرها.

3 ......"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، مطلب: لو كانت الاخوة... إلخ، ج٥، ص٢٧٣.

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس عشر في الحضانة، ج١، ص٥٤١.

5 ......"الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، فصل في الحضانة، ج١، ص١٩٤.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الحضانة، ج٥، ص٢٧٣.

و"البحرالرائق"، كتاب الطلاق، باب الحضانة، ج٤، ص٢٨٧، وغيرهما.

7 ......یعنی اصلاح، تربیت۔

ہو اور تادیب کی ضرورت ہو تو باپ دادا وغیرہ کے پاس رہے گا خود مختار نہ ہوگا مگر بالغ ہونے کے بعد باپ پر نفقہ واجب نہیں اب اگر اخراجات کا متکفل ہو تو تبرع و احسان ہے۔[1] (عالمگیری، درمختار) یہ حکم فقہی ہے مگر نظر بحالِ زمانہ خود مختار نہ رکھا جائے، جب تک چال چلن اچھی طرح درست نہ ہو لیں اور پورا وثوق نہ ہولے کہ اب اس کی وجہ سے فتنہ و عار نہ ہوگا کہ آج کل اکثر صحبتیں مخرب اخلاق[2] ہوتی ہیں اور نوعمری میں فساد بہت جلد سرایت کرتا ہے۔

**مسئلہ ۱۶:** لڑکی نو برس کے بعد سے جب تک کوآری ہے باپ دادا بھائی وغیرہم کے یہاں رہے گی مگر جبکہ عمر رسیدہ ہو جائے اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو اُسے اختیار ہے جہاں چاہے رہے اور لڑکی ثیب ہے اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو اُسے اختیار ہے، ورنہ باپ دادا وغیرہ کے یہاں رہے اور یہ ہم پہلے بیان کر چکے کہ چچا کے بیٹے کو لڑکی کے لیے حقِ پرورش نہیں یہی حکم اب بھی ہے کہ وہ محرم نہیں بلکہ ضرور ہے کہ محرم کے پاس رہے اور محرم نہ ہو تو کسی ثقہ امانت دار عورت کے پاس رہے جو اُس کی عفت کی حفاظت کر سکے اور اگر لڑکی ایسی ہو کہ فساد کا اندیشہ نہ ہو تو اختیار ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

**مسئلہ ۱۷:** لڑکا بالغ نہ ہوا مگر کام کے قابل ہو گیا ہے تو باپ اُسے کسی کام میں لگا دے جو کام سکھانا چاہے اُس کے جاننے والوں کے پاس بھیج دے کہ اُن سے کام سیکھے نوکری یا مزدوری کے قابل ہو اور باپ اُس سے نوکری یا مزدوری کرانا چاہے تو نوکری یا مزدوری کرائے اور جو کمائے اُس پر صرف کرے اور بچ رہے تو اُس کے لیے جمع کرتا رہے اور اگر باپ جانتا ہے کہ میرے پاس خرچ ہو جائے گا تو کسی اور کے پاس امانت رکھ دے۔[4] (درمختار) مگر سب سے مقدم یہ ہے کہ بچوں کو قرآن مجید پڑھائیں اور دین کی ضروری باتیں سکھائی جائیں روزہ و نماز و طہارت اور بیع و اجارہ و دیگر معاملات کے مسائل جن کی روزمرّہ حاجت پڑتی ہے اور ناواقفی سے خلافِ شرع عمل کرنے کے جرم میں مبتلا ہوتے ہیں اُن کی تعلیم ہو اگر دیکھیں کہ بچہ کو علم کی طرف رجحان ہے اور سمجھدار ہے تو علم دین کی خدمت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر استطاعت نہ ہو تو تصحیح و تعلیمِ عقائد اور ضروری مسائل کی تعلیم کے بعد جس جائز کام میں لگائیں اختیار ہے۔

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس عشر في الحضانة، ج۱، ص۵۴۲.
و "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الحضانة، ج۵، ص۲۷۷ .

2 ...... اخلاق کو بگاڑنے والی۔

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، مطلب: لو كانت الاخوة...الخ ،ج۵، ص۲۷۷.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس عشر في الحضانة ،ج۱، ص۵۴۲.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الحضانة، ج۵، ص۲۷۸.

**مسئلہ ۱۸:** لڑکی کو بھی عقائد وضروری مسائل سکھانے کے بعد کسی عورت سے سلائی اور نقش ونگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو اکثر ضرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر امورِ خانہ داری میں اُسکو سلیقہ ہونے کی کوشش کریں کہ سلیقہ والی عورت جس خوبی سے زندگی بسر کرسکتی ہے بدسلیقہ نہیں کرسکتی۔[1]

**مسئلہ ۱۹:** لڑکی کو نوکر نہ رکھائیں کہ جس کے پاس نوکر رہے گی کبھی ایسا بھی ہوگا کہ مرد کے پاس تنہا رہے اور یہ بڑے عیب کی بات ہے۔[2] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۰:** زمانۂ پرورش میں باپ یہ چاہتا ہے کہ عورت سے بچہ لے کر کہیں دوسری جگہ چلا جائے تو اُس کو یہ اختیار حاصل نہیں اور اگر عورت چاہتی ہے کہ بچہ کو لے کر دوسرے شہر کو چلی جائے اور دونوں شہروں میں اتنا فاصلہ ہے کہ باپ اگر بچہ کو دیکھنا چاہے تو دیکھ کر رات آنے سے پہلے واپس آسکتا ہے تو لے جاسکتی ہے اور اس سے زیادہ فاصلہ ہے تو خود بھی نہیں جاسکتی۔ یہی حکم ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں یا گاؤں سے شہر میں جانے کا ہے کہ قریب ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ اور شہر سے گاؤں میں بغیر اجازت نہیں لے جاسکتی، ہاں اگر جہاں جانا چاہتی ہے وہاں اُس کا میکا ہے اور وہیں اُس کا نکاح ہوا ہے تو لے جاسکتی ہے اور اگر اُس کا میکا ہے مگر وہاں نکاح نہیں ہوا بلکہ نکاح کہیں اور ہوا ہے تو نہ میکے لے جاسکتی ہے، نہ وہاں جہاں نکاح ہوا، ماں کے علاوہ کوئی اور پرورش کرنے والی لے جانا چاہتی ہو تو باپ کی اجازت سے لے جاسکتی ہے۔ مسلمان یا ذمی عورت بچہ کو دارالحرب میں مطلقاً نہیں لیجاسکتی، اگرچہ وہیں نکاح ہوا ہو۔[3] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۲۱:** عورت کو طلاق دیدی اُس نے کسی اجنبی سے نکاح کرلیا تو باپ بچہ کو اُس سے لے کر سفر میں لے جاسکتا ہے جبکہ کوئی اور پرورش کا حقدار نہ ہو ورنہ نہیں۔[4] (درمختار)

**مسئلہ ۲۲:** جب پرورش کا زمانہ پورا ہو چکا اور بچہ باپ کے پاس آگیا تو باپ پر یہ واجب نہیں کہ بچہ کو اُس کی ماں کے پاس بھیجے نہ پرورش کے زمانہ میں ماں پر باپ کے پاس بھیجنا لازم تھا ہاں اگر ایک کے پاس ہے اور دوسرا اُسے دیکھنا چاہتا ہے تو دیکھنے سے منع نہیں کیا جاسکتا۔[5] (درمختار)

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: لو کانت... الخ، ج٥، ص٢٧٩.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: لو کانت الاخوۃ... إلخ، ج٥، ص٢٧٩.

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: لو کانت الاخوۃ ... إلخ، ج٥، ص٢٧٩، وغیرہ.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الحضانۃ، ج٥، ص٢٨١.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الحضانۃ، ج٥، ص٢٧٢.

**مسئلہ ۲۳:** عورت بچہ کو گہوارے میں لٹا کر باہر چلی گئی گہوارہ گرا اور بچہ مرگیا تو عورت پر تاوان نہیں کہ اُس نے خود ضائع نہیں کیا۔[1] (خانیہ)

# نفقہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۠ ﴾[2]

مالدار شخص اپنی وسعت کے لائق خرچ کرے اور جس کی روزی تنگ ہے، وہ اُس میں سے خرچ کرے جو اُسے خدا نے دیا، اللہ (عزوجل) کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اُتنی ہی جتنی اُسے طاقت دی ہے، قریب ہے کہ اللہ (عزوجل) سختی کے بعد آسانی پیدا کر دے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ عَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَ لَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَ عَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ ﴾[3]

جس کا بچہ ہے اُس پر عورتوں کو کھانا اور پہننا ہے دستور کے موافق کسی جان پر تکلیف نہیں دی جاتی مگر اُس کی گنجائش کے لائق ماں کو اُس کے بچہ کے سبب ضرر نہ دیا جائے اور نہ باپ کو اُس کی اولاد کے سبب اور جو باپ کے قائم مقام ہے اُس پر بھی ایسا ہی واجب ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ ﴾[4]

عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہو اپنی طاقت بھر اور اُنھیں ضرر نہ دو کہ اُن پر تنگی کرو۔

---

1. ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، فصل في الحضانة، ج١، ص١٩٤.
2. ......پ٢٨، الطلاق : ٧.
3. ......پ٢، البقرة : ٢٣٣.
4. ......پ٢٨، الطلاق : ٦.

**حدیث ۱:** صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا: ''عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرو کہ وہ تمھارے پاس قیدی کی مثل ہیں، اللہ (عزوجل) کی امانت کے ساتھ تم نے اُنکو لیا اور اللہ (عزوجل) کے کلمہ کے ساتھ اُن کے فروج کو حلال کیا، تمھارا اُن پر یہ حق ہے کہ تمھارے بچھونوں پر (مکانوں میں) ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کو تم ناپسند رکھتے ہو اور اگر ایسا کریں تو تم اس طرح مار سکتے ہو جس سے ہڈی نہ ٹوٹے اور اُن کا تم پر یہ حق ہے کہ اُنھیں کھانے اور پہننے کو دستور کے موافق دو۔''[1]

**حدیث ۲:** صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ابوسفیان (میرے شوہر) بخیل ہیں، وہ مجھے اتنا نفقہ نہیں دیتے جو مجھے اور میری اولاد کو کافی ہو مگر اُس صورت میں کہ اُن کی بغیر اطلاع میں کچھ لے لوں (تو آیا اس طرح لینا جائز ہے؟) فرمایا: کہ ''اُس کے مال میں سے اتنا تو لے سکتی ہے جو تجھے اور تیرے بچوں کو دستور کے موافق خرچ کے لیے کافی ہو۔''[2]

**حدیث ۳:** صحیح مسلم میں جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب خدا کسی کو مال دے تو خود اپنے اور گھر والوں پر خرچ کرے۔''[3]

**حدیث ۴:** صحیح بخاری میں ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''مسلمان جو کچھ اپنے اہل پر خرچ کرے اور نیت ثواب کی ہو تو یہ اُس کے لیے صدقہ ہے۔''[4]

**حدیث ۵:** بخاری شریف میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو کچھ تو خرچ کریگا وہ تیرے لیے صدقہ ہے، یہاں تک کہ لقمہ جو بی بی کے مونھ میں اُٹھا کر دیدے۔''[5]

**حدیث ۶:** صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن عمرو[6] رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''آدمی کو گنہگار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ جس کا کھانا اس کے ذمہ ہو، اُسے کھانے کو نہ دے۔''[7]

---

1. ...... "صحیح مسلم"، کتاب الحج، باب حجة النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه والہ وسلّم، الحدیث: ۱۲۱۸، ص ٦٣٤ .
2. ...... "صحیح البخاري"، کتاب النفقات، باب اذالم ینفق الرجل... إلخ، الحدیث: ٥٣٦٤، ج٣، ص٥١٦.
3. ...... "صحیح مسلم"، کتاب الامارۃ، باب الناس تبع لقریش... إلخ، الحدیث: ۱۸۲۲، ص۱۰۱۳ .
4. ...... "صحیح البخاري"، کتاب النفقات، باب فضل النفقة علی الاھل... إلخ، الحدیث: ٥٣٥١، ج٣، ص٥١١.
5. ...... "صحیح البخاري"، کتاب النفقات، باب اذالم ینفق الرجل... إلخ، الحدیث: ٥٣٥٤، ج٣، ص٥١٢.
6. ...... بہارِ شریعت کے نسخوں میں اس مقام پر ''عبداللہ بن عمر'' رضی اللہ تعالٰی عنہما لکھا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ حدیث پاک ''صحیح مسلم'' میں حضرت سیدنا ''عبداللہ بن عمرو'' رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے، اسی وجہ سے ہم نے درست کردیا ہے۔... عِلمیه
7. ...... "صحیح مسلم"، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقة علی العیال... إلخ، الحدیث: ۹۹٤، ص٤٩٩.

**حدیث ۷:** ابوداود و ابن ماجہ بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، کہ میرے پاس مال ہے اور میرے والد کو میرے مال کی حاجت ہے؟ فرمایا: ''تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لیے ہیں، تمھاری اولاد تمھاری عمدہ کمائی سے ہیں، اپنی اولاد کی کمائی کھاؤ۔''[1]

## (مسائل فقہیّہ)

**مسئلہ ۱:** نفقہ سے مراد کھانا کپڑا رہنے کا مکان ہے اور نفقہ واجب ہونے کے تین سبب ہیں زوجیت[2]۔ نسب۔ مِلک[3]۔[4] (جوہرہ، درمختار)

**مسئلہ ۲:** جس عورت سے نکاح صحیح ہوا اُس کا نفقہ شوہر پر واجب ہے عورت مسلمان ہو یا کافرہ، آزاد ہو یا مکاتبہ، محتاج ہو یا مالدار، دخول ہوا ہو یا نہیں، بالغہ ہو یا نابالغہ مگر نابالغہ میں شرط یہ ہے کہ جماع کی طاقت رکھتی ہو یا مشتہاۃ ہو۔ اور شوہر کی جانب کوئی شرط نہیں بلکہ کتنا ہی صغیر السِن[5] ہو اُس پر نفقہ واجب ہے اُس کے مال سے دیا جائے گا۔ اور اگر اُس کی مِلک میں مال نہ ہو تو اُس کی عورت کا نفقہ اُس کے باپ پر واجب نہیں ہاں اگر اُس کے باپ نے نفقہ کی ضمانت کی ہو تو باپ پر واجب ہے شوہر عنین ہے یا اُسکا عضو تناسُل کٹا ہوا ہے یا مریض ہے کہ جماع کی طاقت نہیں رکھتا یا حج کو گیا ہے جب بھی نفقہ واجب ہے۔[6] (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۳:** نابالغہ جو قابلِ جماع نہ ہو اُس کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں، خواہ شوہر کے یہاں ہو یا اپنے باپ کے گھر جب تک قابلِ وطی نہ ہو جائے ہاں اگر اس قابل ہو کہ خدمت کر سکے یا اُس سے اُنس حاصل ہو سکے اور شوہر نے اپنے مکان میں رکھا تو نفقہ واجب ہے اور نہیں رکھا تو نہیں۔[7] (عالمگیری، درمختار)

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب البيوع، باب في الرجل يأكل من مال ولده، الحديث: ٣٥٣٠، ج٣، ص٤٠٣.

2 ...... نکاح میں ہونا۔

3 ...... مِلکیت۔

4 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثاني، ص١٠٨.

و"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٢٨٣.

5 ...... کم عمر۔

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر، الفصل الاول في نفقة الزوجة، ج١، ص٥٤٤.

و"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٢٨٣.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٢٨٦.

**مسئلہ ۴:** عورت کا مقام بند ہے جس کے سبب سے وطی نہیں ہوسکتی یا دیوانی ہے یا بوہری، تو نفقہ واجب ہے۔ (درمختار)[1]

**مسئلہ ۵:** زوجہ کنیز ہے یا مدبرہ یا ام ولد تو نفقہ واجب ہونے کے لیے تبوِیہ شرط ہے یعنی اگر مولیٰ کے گھر رہتی ہے تو واجب نہیں۔ (جوہرہ)[2]

**مسئلہ ۶:** نکاحِ فاسد مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح ہو تو اس میں یا اس کی عدت میں نفقہ واجب نہیں۔ یوہیں وطی بالشبہہ میں اور اگر بظاہر نکاح صحیح ہوا اور قاضی شرع نے نفقہ مقرر کر دیا بعد کو معلوم ہوا کہ نکاح صحیح نہیں مثلاً وہ عورت اس کی رضاعی بہن ثابت ہوئی تو جو کچھ نفقہ میں دیا ہے واپس لے سکتا ہے اور اگر بطور خود بلا حکمِ قاضی[3] دیا ہے تو نہیں لے سکتا۔ (جوہرہ، ردالمحتار)[4]

**مسئلہ ۷:** انجانے میں عورت کی بہن یا پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا بعد کو معلوم ہوا اور تفریق ہوئی تو جب تک اس کی عدت پوری نہ ہوگی عورت سے جماع نہیں کرسکتا مگر عورت کا نفقہ واجب ہے اور اُس کی بہن، پھوپی، خالہ کا نہیں اگرچہ ان عورتوں پر عدت واجب ہے۔ (عالمگیری)[5]

**مسئلہ ۸:** بالغہ عورت جب اپنے نفقہ کا مطالبہ کرے اور ابھی رخصت نہیں ہوئی ہے تو اُس کا مطالبہ درست ہے جبکہ شوہر نے اپنے مکان پر لے جانے کو اُس سے نہ کہا ہو۔ اور اگر شوہر نے کہا تُو میرے یہاں چل اور عورت نے انکار نہ کیا جب بھی نفقہ کی مستحق ہے اور اگر عورت نے انکار کیا تو اس کی دو صورتیں ہیں اگر کہتی ہے جب تک مہرِ معجّل نہ دو گے نہیں جاؤنگی جب بھی نفقہ پائے گی کہ اُس کا انکار ناحق نہیں اور اگر انکار ناحق ہے مثلاً مہرِ معجّل ادا کر چکا ہے یا مہر معجّل تھا ہی نہیں یا عورت معاف کر چکی ہے تو اب نفقہ کی مستحق نہیں جب تک شوہر کے مکان پر نہ آئے۔ (عالمگیری)[6]

**مسئلہ ۹:** دخول ہونے کے بعد اگر عورت شوہر کے یہاں آنے سے انکار کرتی ہے تو اگر مہرِ معجّل کا مطالبہ کرتی ہے کہ

---

1. ...... "الدر المختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٢٨٦.
2. ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثاني، ص١٠٨.
3. ...... قاضی کے حکم کے بغیر۔
4. ......"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، مطلب: لاتجب على الاب ... إلخ، ج٥، ص٢٨٨.
   و"الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثاني، ص١٠٨.
5. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الاول، ج١، ص٥٤٧.
6. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الاول، ج١، ص٥٤٥.

دے دو تو چلوں تو نفقہ کی مستحق ہے، ورنہ نہیں۔[1] (درمختار)

**مسئلہ ۱۰:** شوہر کے مکان میں رہتی ہے مگر اُس کے قابو میں نہیں آتی تو نفقہ ساقط نہیں اور اگر جس مکان میں رہتی ہے وہ عورت کی ملک ہے اور شوہر کا آنا وہاں بند کر دیا تو نفقہ نہیں پائے گی ہاں اگر اُس نے شوہر سے کہا کہ مجھے اپنے مکان میں لے چلو یا میرے لیے کرایہ پر کوئی مکان لے دو اور شوہر نہ لے گیا تو قصور شوہر کا ہے لہٰذا نفقہ کی مستحق ہے۔ یوہیں اگر شوہر نے پرایا مکان غصب کر لیا ہے اُس میں رہتا ہے عورت وہاں رہنے سے انکار کرتی ہے تو نفقہ کی مستحق ہے۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۱:** شوہر عورت کو سفر میں لے جانا چاہتا ہے اور عورت انکار کرتی ہے یا عورت مسافتِ سفر[3] پر ہے، شوہر نے کسی اجنبی شخص کو بھیجا کہ اُسے یہاں اپنے ساتھ لے آ عورت اُس کے ساتھ جانے سے انکار کرتی ہے تو نفقہ[4] ساقط نہ ہوگا اور اگر عورت کے محرم کو بھیجا اور آنے سے انکار کرے تو نفقہ ساقط ہے۔[5] (درمختار)

**مسئلہ ۱۲:** عورت شوہر کے گھر بیمار ہوئی یا بیمار ہو کر اُس کے یہاں گئی یا اپنے ہی گھر رہی مگر شوہر کے یہاں جانے سے انکار نہ کیا تو نفقہ واجب ہے اور اگر شوہر کے یہاں بیمار ہوئی اور اپنے باپ کے یہاں چلی گئی اگر اتنی بیمار ہے کہ ڈولی وغیرہ پر بھی نہیں آسکتی تو نفقہ کی مستحق ہے اور اگر آسکتی ہے مگر نہیں آئی تو نہیں۔[6] (درمختار)

**مسئلہ ۱۳:** عورت شوہر کے یہاں سے ناحق چلی گئی تو نفقہ نہیں پائے گی جب تک واپس نہ آئے اور اگر اُس وقت واپس آئی کہ شوہر مکان پر نہیں بلکہ پردیس چلا گیا ہے جب بھی نفقہ کی مستحق ہے۔ اور اگر عورت یہ کہتی ہے کہ میں شوہر کی اجازت سے گئی تھی اور شوہر انکار کرتا ہے یا یہ ثابت ہوگیا کہ بلا اجازت چلی گئی تھی مگر عورت کہتی ہے کہ گئی تو تھی بغیر اجازت مگر کچھ دنوں شوہر نے وہاں رہنے کی اجازت دیدی تھی تو بظاہر عورت کا قول معتبر نہ ہوگا۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۴:** چند مہینے کا نفقہ شوہر پر باقی تھا عورت اُس کے مکان سے بغیر اجازت چلی گئی تو یہ نفقہ بھی ساقط ہوگیا اور لوٹ کر آئے جب بھی اُس کی مستحق نہ ہوگی اور اگر باجازت اس نے قرض لے کر نفقہ میں صرف کیا تھا اور اب چلی گئی تو ساقط نہ ہوگا۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٢٨٦.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الاول، ج١، ص٥٤٥.

3 ...... سفر کا شرعی فاصلہ، یعنی ساڑھے ستاون میل، (تقریباً بانوے کلومیٹر)۔

4 ...... کھانے پینے اور رہائش وغیرہ کے اخراجات۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٢٩٠.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٢٨٧.

7 ...... "الدر المختار ورد المحتار"، كتاب الطلاق، مطلب: لا تجب على الاب...الخ، باب النفقة، ج٥، ص٢٨٩.

8 ...... المرجع السابق.

**مسئلہ ۱۵:** عورت اگر قید ہوگئی اگرچہ ظلماً تو شوہر پر نفقہ واجب نہیں ہاں اگر خود شوہر کا عورت پر دَین تھا اُسی نے قید کرایا تو ساقط نہ ہوگا۔ یوہیں اگر عورت کو کوئی اُٹھالے گیا یا چھین لے گیا جب بھی شوہر پر نفقہ واجب نہیں۔ [1] (جوہرہ)

**مسئلہ ۱۶:** عورت حج کے لیے گئی اور شوہر ساتھ نہ ہو تو نفقہ واجب نہیں اگرچہ محرم [2] کے ساتھ گئی ہو اگرچہ حج فرض ہو۔ اگرچہ شوہر کے مکان پر رہتی تھی۔ اور اگر شوہر کے ہمراہ ہے تو نفقہ واجب ہے حج فرض ہو یا نفل مگر سفر کے مطابق نفقہ واجب نہیں بلکہ حضر کا نفقہ [3] واجب ہے، لہٰذا کرایہ وغیرہ مصارفِ سفر [4] شوہر پر واجب نہیں۔ [5] (جوہرہ، خانیہ)

**مسئلہ ۱۷:** کسی عورت کو حمل ہے لوگوں کو شبہہ ہے کہ فلاں شخص کا حمل ہے لہٰذا عورت کے باپ نے اُسی سے نکاح کر دیا مگر وہ کہتا ہے کہ حمل مجھ سے نہیں تو نکاح ہو جائے گا مگر نفقہ شوہر پر واجب نہیں اور اگر حمل کا اقرار کرتا ہے تو نفقہ واجب ہے۔ [6] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۸:** جس عورت کو طلاق دی گئی ہے بہر حال عدت کے اندر نفقہ پائے گی طلاق رجعی ہو یا بائن یا تین طلاقیں، عورت کو حمل ہو یا نہیں۔ [7] (خانیہ)

**مسئلہ ۱۹:** جو عورت بے اجازتِ شوہر گھر سے چلی جایا کرتی ہے اس بنا پر اُسے طلاق دیدی تو عدت کا نفقہ نہیں پائے گی ہاں اگر بعدِ طلاق شوہر کے گھر میں رہی اور باہر جانا چھوڑ دیا تو پائے گی۔ [8] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۰:** جب تک عورت سنِ ایاس [9] کو نہ پہنچے اُس کی عدت تین حیض ہے جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا اور اگر اس عمر سے پہلے کسی وجہ سے جوان عورت کو حیض نہیں آتا تو اس کی عدت کتنی ہی طویل ہو زمانہ عدت کا نفقہ واجب ہے یہاں تک کہ اگر سنِ ایاس تک حیض نہ آیا تو بعدِ ایاس تین ماہ گزرنے پر عدت ختم ہوگی اور اُس وقت تک نفقہ دینا ہوگا۔ ہاں اگر شوہر گواہوں سے ثابت کردے کہ عورت نے اقرار کیا ہے کہ تین حیض آئے اور عدت ختم ہوگئی تو نفقہ ساقط کہ عدت پوری ہو چکی اور اگر عورت کو طلاق ہوئی اُس نے اپنے کو حاملہ بتایا تو وقتِ طلاق سے دو برس تک وضعِ حمل [10] کا انتظار کیا جائے وضعِ حمل تک نفقہ واجب

---

1. "الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثاني، ص ١١١.
2. ایسا رشتہ دار جس کے ساتھ نکاح ہمیشہ حرام ہو۔
3. حالت اقامت کا نفقہ۔
4. سفر کے اخراجات۔
5. "الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، باب النفقة، ج ١، ص ١٩٦.
   و "الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثاني، ص ١١١.
6. "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشرفي النفقات، الفصل الاول، ج ١، ص ٥٤٦.
7. "الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، باب النفقة، ج ١، ص ١٩٦.
8. "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الأول، ج ١، ص ٥٤٥.
9. یعنی ایسی عمر جس میں حیض کا خون آنا بند ہو جاتا ہے۔
10. بچے کا پیدا ہونا۔

ہے اور دو۲ برس پر بھی بچہ نہ ہوا اور عورت کہتی ہے کہ مجھے حیض نہیں آیا اور حمل کا گمان تھا تو نفقہ برابر لیتی رہے گی یہاں تک کہ تین حیض آئیں یا سِن ایاس آکر تین مہینے گزر جائیں۔[1] (خانیہ)

**مسئلہ ۲۱:** عدت کے نفقہ کا نہ دعویٰ کیا نہ قاضی نے مقرر کیا تو عدت گزرنے کے بعد نفقہ ساقط ہوگیا۔

**مسئلہ ۲۲:** مفقود[2] کی عورت نے نکاح کرلیا اور اس دوسرے شوہر نے دخول بھی کرلیا ہے، اب پہلا شوہر آیا تو عورت اور دوسرے شوہر میں تفریق کردی جائیگی اور عورت عدت گزارے گی، مگر اس عدت کا نفقہ نہ پہلے شوہر پر ہے، نہ دوسرے پر۔[3] (خانیہ)

**مسئلہ ۲۳:** اپنی مدخولہ عورت کو تین طلاقیں دیدیں عورت نے عدت میں دوسرے سے نکاح کرلیا اور دخول بھی ہوا تو تفریق کردی جائے اور پہلے شوہر پر نفقہ ہے۔ اور منکوحہ نے دوسرے سے نکاح کیا اور دخول کے بعد معلوم ہوا اور تفریق کرائی گئی پھر شوہر کو معلوم ہوا اُس نے تین طلاقیں دیدیں تو عورت پر دونوں کی عدت واجب ہے اور نفقہ کسی پر نہیں۔[4] (خانیہ)

**مسئلہ ۲۴:** عدت اگر مہینوں سے ہو تو کسی مقدارِ معین پر صلح ہوسکتی ہے اور حیض یا وضعِ حمل سے ہو تو نہیں کہ یہ معلوم نہیں کتنے دنوں میں عدت پوری ہوگی۔[5] (درمختار)

**مسئلہ ۲۵:** وفات کی عدت میں نفقہ واجب نہیں، خواہ عورت کو حمل ہو یا نہیں۔ یوہیں جو فرقت عورت کی جانب سے معصیت کے ساتھ ہو اُس میں بھی نہیں مثلاً عورت مرتدہ ہوگئی یا شہوت کے ساتھ شوہر کے بیٹے یا باپ کا بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ چھوا، ہاں اگر مجبور کی گئی تو ساقط نہ ہوگا۔ یوہیں اگر عدت میں مرتدہ ہوگئی تو نفقہ ساقط ہوگیا پھر اگر اسلام لائی تو نفقہ عود کر آئیگا۔ اور اگر عدت میں شوہر کے بیٹے یا باپ کا بوسہ لیا تو نفقہ ساقط نہ ہوا اور جو فرقت زوجہ کی جانب سے سببِ مباح سے ہو اُس میں نفقۂ عدت ساقط نہیں مثلاً خیارِ عتق، خیارِ بلوغ عورت کو حاصل ہوا، اُس نے اپنے نفس کو اختیار کیا بشرطیکہ دخول کے بعد ہو ورنہ عدت ہی نہیں اور خلع میں نفقہ ہے، ہاں اگر خلع اس شرط پر ہوا کہ عورت نفقہ و سکنیٰ معاف کرے تو نفقہ اب نہیں پائے گی مگر سکنیٰ[6] سے شوہر اب بھی بَری نہیں کہ عورت اسکو معاف کرنے کا اختیار نہیں رکھتی۔[7] (جوہرہ)

---

1 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل في نفقة العدة، ج۱، ص۲۰۲.

2 ...... یعنی مفقود الخبر: وہ شخص جس کا کوئی پتا نہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ زندہ ہے یا مر گیا ہے۔

3 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، باب النفقة، ج۱، ص۱۹۶.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج۵، ص۳۴۲.

6 ...... یعنی رہنے کا مکان۔

7 ...... "الجوهرة النیرة"، کتاب النفقات، الجزء الثاني، ص۱۱۰، ۱۱۱.

**مسئلہ ۲۶:** عورت سے ایلا یا ظہار یا لعان کیا یا شوہر مرتد ہوگیا یا شوہر نے عورت کی ماں سے جماع کیا یا عنین کی عورت نے فرقت اختیار کی تو ان سب صورتوں میں نفقہ پائے گی۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۷:** عورت نے کسی کے بچہ کو دودھ پلانے کی نوکری کی مگر دودھ پلانے جاتی نہیں بلکہ بچہ کو یہاں لاتے ہیں تو نفقہ ساقط نہیں، البتہ شوہر کو اختیار ہے کہ اس سے روک دے بلکہ اگر اپنے بچہ کو جو دوسرے شوہر سے ہے دودھ پلائے تو شوہر کو منع کر دینے کا اختیار حاصل بلکہ ہر ایسے کام سے منع کر سکتا ہے جس سے اُسے ایذا ہوتی ہے یہاں تک کہ سلائی وغیرہ ایسے کاموں سے بھی منع کر سکتا ہے بلکہ اگر شوہر کو مہندی کی بو نا پسند ہے تو مہندی لگانے سے بھی منع کر سکتا ہے۔ اور اگر دودھ پلانے وہاں جاتی ہے خواہ دن میں وہاں رہتی ہے یا رات میں تو نفقہ ساقط ہے۔ یوہیں اگر عورت مُردہ نہلانے یا دائی کا کام کرتی ہے اور اپنے کام کے لیے باہر جاتی ہے مگر رات میں شوہر کے یہاں رہتی ہے اگر شوہر نے منع کیا اور بغیر اجازت گئی تو نفقہ ساقط ہے۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۲۸:** اگر مرد و عورت دونوں مالدار ہوں تو نفقہ مالداروں کا سا ہوگا اور دونوں محتاج ہوں تو محتاجوں کا سا اور ایک مالدار ہے، دوسرا محتاج تو متوسط درجہ کا یعنی محتاج جیسا کھاتے ہوں اُس سے عمدہ اور اغنیا جیسا کھاتے ہوں اُس سے کم اور شوہر مالدار ہو اور عورت محتاج تو بہتر یہ ہے کہ جیسا آپ کھاتا ہو عورت کو بھی کھلائے، مگر یہ واجب نہیں واجب متوسط ہے۔[3] (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۲۹:** نفقہ کا تعین روپوں سے نہیں کیا جاسکتا کہ ہمیشہ اُتنے ہی روپے دیے جائیں اس لیے کہ نرخ بدلتا رہتا ہے ارزانی و گرانی[4] دونوں کے مصارف یکساں نہیں ہوسکتے بلکہ گرانی میں اُس کے لحاظ سے تعداد بڑھائی جائے گی اور ارزانی میں کم کی جائے گی۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۰:** عورت آٹا پیسنے روٹی پکانے سے انکار کرتی ہے اگر وہ ایسے گھرانے کی ہے کہ اُن کے یہاں کی عورتیں اپنے آپ یہ کام نہیں کرتیں یا وہ بیمار یا کمزور ہے کہ کر نہیں سکتی تو پکا ہوا کھانا دینا ہوگا یا کوئی ایسا آدمی دے جو کھانا پکاوے، پکانے پر

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر، الفصل الثالث فی نفقة المعتدة، ج۱، ص۵۵۷.

2 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: لاتجب علی الاب ... إلخ، ج۵، ص۲۹۰.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج۵، ص۲۸۶، وغیره.

4 ......یعنی بھاؤ کا اتار چڑھاؤ۔

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج۱، ص۵٤۷.

مجبور نہیں کی جاسکتی اور اگر نہ ایسے گھرانے کی ہے نہ کوئی سبب ایسا ہے کہ کھانا نہ پکا سکے تو شوہر پر یہ واجب نہیں کہ پکا ہوا اُسے دے اور اگر عورت خود پکاتی ہے مگر پکانے کی اُجرت مانگتی ہے تو اُجرت نہیں دی جائے گی۔[1] (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۳۱:** کھانا پکانے کے تمام برتن اور سامان شوہر پر واجب ہے، مثلاً چکی، ہانڈی، توا، چمٹا، رکابی، پیالہ، چمچہ وغیرہا جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے حسبِ حیثیت اعلیٰ، ادنیٰ متوسط۔ یوہیں حسبِ حیثیت اثاث البیت دینا واجب، مثلاً چٹائی، دری، قالین، چارپائی، لحاف، توشک[2]، تکیہ، چادر وغیرہا۔ یوہیں کنگھا، تیل، سر دھونے کے لیے کھلی[3] وغیرہ اور صابن یا بیسن[4] میل دور کرنے کے لیے اور سُرمہ، مسی، مہندی دینا شوہر پر واجب نہیں، اگر لائے تو عورت کو استعمال ضروری ہے۔ عطر وغیرہ خوشبو کی اتنی ضرورت ہے جس سے بغل اور پسینہ کی بو کو دفع کر سکے۔[5] (جوہرہ وغیرہا)

**مسئلہ ۳۲:** غسل و وضو کا پانی شوہر کے ذمہ ہے عورت غنی ہو یا فقیر۔[6] (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۳:** عورت اگر چائے یا حقہ پیتی ہے تو ان کے مصارف شوہر پر واجب نہیں اگرچہ نہ پینے سے اُس کو ضرر پہنچے گا۔[7] (ردالمحتار) یوہیں پان، چھالیا، تمباکو شوہر پر واجب نہیں۔

**مسئلہ ۳۴:** عورت بیمار ہو تو اُس کی دوا کی قیمت اور طبیب کی فیس شوہر پر واجب نہیں۔ فصد یا پچھنے کی ضرورت ہو تو یہ بھی شوہر پر نہیں۔[8] (جوہرہ)

**مسئلہ ۳۵:** بچہ پیدا ہو تو جنائی کی اُجرت شوہر پر ہے اگر شوہر نے بُلایا۔ اور عورت پر ہے اگر عورت نے بلوایا۔ اور اگر وہ خود بغیر ان دونوں میں کسی کے بُلائے آجائے تو ظاہر یہ ہے کہ شوہر پر ہے۔[9] (بحر، ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشرفی النفقات، الفصل الاول، ج۱، ص۵۴۸.
و "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج۵، ص۲۹۳.

2 ...... پلنگ کا بچھونا، گدا۔

3 ...... تل یا سرسوں کا پھوک جو سر دھونے سے پہلے سر پر لگاتے ہیں۔

4 ...... چنے کا آٹا، یہ پہلے ہاتھ دھونے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔

5 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثاني، ص۱۰۸، وغيرها.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشرفی النفقات، الفصل الاول، ج۱، ص۵۴۹.

7 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: لاتجب على الاب ... إلخ، ج۵، ص۲۹۴.

8 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثاني، ص۱۰۹.

9 ......"البحر الرائق"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج۴، ص۲۹۹.
و "رد المحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: لاتجب على الاب...الخ، ج۵، ص۲۹۴.

**مسئلہ ۳۶:** سال میں دو۲ جوڑے کپڑے دینا واجب ہے ہر ششماہی پر ایک جوڑا۔ جب ایک جوڑا کپڑا دیدیا تو جب تک مدت پوری نہ ہو دینا واجب نہیں اور اگر مدت کے اندر پھاڑ ڈالا اور عادۃً جس طرح پہنا جاتا ہے اُس طرح پہنتی تو نہیں پھٹتا تو دوسرے کپڑے اس ششماہی میں واجب نہیں ورنہ واجب ہیں اور اگر مدت پوری ہوگئی اور وہ جوڑا باقی ہے تو اگر پہنا ہی نہیں یا کبھی اُس کو پہنتی تھی اور کبھی اور کپڑے اس وجہ سے باقی ہے تو اب دوسرا جوڑا دینا واجب ہے اور اگر یہ وجہ نہیں بلکہ کپڑا مضبوط تھا اس وجہ سے نہیں پھٹا تو دوسرا جوڑا واجب نہیں۔[1] (جوہرہ)

**مسئلہ ۳۷:** جاڑوں[2] میں جاڑے کے مناسب اور گرمیوں میں گرمی کے مناسب کپڑے دے مگر بہر حال اس کا لحاظ ضروری ہے کہ اگر دونوں مالدار ہوں تو مالداروں کے سے کپڑے ہوں اور محتاج ہوں تو غریبوں کے سے اور ایک مالدار ہو اور ایک محتاج تو متوسط جیسے کھانے میں تینوں باتوں کا لحاظ ہے۔ اور لباس میں اُس شہر کے رواج کا اعتبار ہے جاڑے گرمی میں جیسے کپڑوں کا وہاں چلن[3] ہے وہ دے چمڑے کے موزے عورت کے لیے شوہر پر واجب نہیں مگر عورت کی باندی کے موزے شوہر پر واجب ہیں۔ اور سوتی، اونی موزے جو جاڑوں میں سردی کی وجہ سے پہنے جاتے ہیں یہ دینے ہونگے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۳۸:** عورت جب رخصت ہو کر آئی تو اسی وقت سے شوہر کے ذمے اُس کا لباس ہے اس کا انتظار نہ کرے گا کہ چھ مہینے گزرلیں تو کپڑے بنائے اگرچہ عورت کے پاس کتنے ہی جوڑے ہوں نہ عورت پر یہ واجب کہ میکے سے جو کپڑے لائی ہے وہ پہنے بلکہ اب سب شوہر کے ذمہ ہے۔[5] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۳۹:** شوہر کو خود ہی چاہیے کہ عورت کے مصارف اپنے ذمہ لے یعنی جس چیز کی ضرورت ہو لا کر یا منگا کر دے۔ اور اگر لانے میں ڈھیل ڈالتا ہے تو قاضی کوئی مقدار وقت اور حال کے لحاظ سے مقرر کردے کہ شوہر وہ رقم دیدیا کرے اور عورت اپنے طور پر خرچ کرے۔ اور اگر اپنے اوپر تکلیف اُٹھا کر عورت اس میں سے کچھ بچالے تو وہ عورت کا ہے واپس نہ کریگی نہ آئندہ کے نفقہ میں مُجرا دیگی[6] اور اگر شوہر بقدرِ کفایت عورت کو نہیں دیتا تو بغیر اجازتِ شوہر عورت اُس کے مال سے لیکر صرف

---

[1] ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثاني ص١٠٩.

[2] ......سردیوں۔ [3] ......رواج۔

[4] ...... "الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: لاتجب على الاب... إلخ، ج٥، ص٢٩٤.

[5] ......"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: لاتجب على الاب... إلخ، ج٥، ص٢٩٤.

[6] ......یعنی بچائی ہوئی رقم آئندہ کے نفقہ میں شامل نہ ہوگی۔

کرسکتی ہے۔[1] (بحر، ردالمحتار)

**مسئلہ ۴۰:** نفقہ کی مقدار معین کی جائے تو اس میں جو طریقہ آسان ہو وہ برتا جائے مثلاً مزدوری کرنے والے کے لیے یہ حکم دیا جائیگا کہ وہ عورت کو روزانہ شام کو اتنا دے دیا کرے کہ دوسرے دن کے لیے کافی ہو کہ مزدور ایک مہینے کے تمام مصارف ایک ساتھ نہیں دے سکتا اور تاجر اور نوکری پیشہ جو ماہوار تنخواہ پاتے ہیں مہینے کا نفقہ ایک ساتھ دے دیا کریں اور ہفتہ میں تنخواہ ملتی ہے تو ہفتہ وار اور کھیتی کرنے والے ہر سال یا ربیع وخریف دو فصلوں میں دیا کریں۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۴۱:** اگر شوہر باہر چلا جاتا ہو اور عورت کو خرچ کی ضرورت پڑتی ہو تو اُسے یہ حق ہے کہ شوہر سے کہے کہ کسی کو ضامن بنادو کہ مہینے پر اُس سے خرچ لے لوں پھر اگر عورت کو معلوم ہے کہ شوہر ایک مہینے تک باہر رہے گا تو ایک مہینے کے لیے ضامن طلب کرے اور یہ معلوم ہے کہ زیادہ دنوں سفر میں رہے گا مثلاً حج کو جاتا ہے تو جتنے دنوں کے لیے جاتا ہے، اتنے دنوں کے لیے ضامن مانگے اور اُس شخص نے اگر یہ کہہ دیا کہ میں ہر مہینے میں دے دیا کرونگا تو ہمیشہ کے لیے ضامن ہوگیا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۴۲:** شوہر عورت کو جتنے روپے کھانے کے لیے دیتا ہے اپنے اوپر تکلیف اُٹھا کر اُن میں سے کچھ بچالیتی ہے اور خوف ہے کہ لاغر ہوجائے گی تو شوہر کو حق ہے کہ اُسے تنگی کرنے سے روک دے نہ مانے تو قاضی کے یہاں اس کا دعویٰ کر کے رُکواسکتا ہے کہ اس کی وجہ سے جمال میں فرق آئے گا اور یہ شوہر کا حق ہے۔[4] (درمختار)

**مسئلہ ۴۳:** اگر باہم رضامندی سے کوئی مقدار معین ہوئی یا قاضی نے معین کردی اور چند ماہ تک وہ رقم نہ دی تو عورت وصول کرسکتی ہے اور معاف کرنا چاہے تو کرسکتی ہے بلکہ جو مہینہ آگیا ہے اُس کا بھی نفقہ معاف کرسکتی ہے جبکہ ماہ بماہ نفقہ دینا ٹھہرا ہو اور سالانہ مقرر ہوا تو اس سنہ[5] اور سال گزشتہ کا معاف کرسکتی ہے۔ پہلی صورت میں بعد والے مہینے کا دوسری میں اُس سال کا جو ابھی نہیں آیا معاف نہیں کرسکتی اور اگر نہ باہم کوئی مقدار معین ہوئی نہ قاضی نے معین کی تو زمانہ گزشتہ کا نفقہ نہ طلب کرسکتی ہے، نہ معاف کرسکتی ہے کہ وہ شوہر کے ذمہ واجب ہی نہیں، ہاں اگر اس شرط پر خلع ہوا کہ عورت عدت کا نفقہ معاف

---

1 ...... "رد المحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: لاتجب على الاب ... إلخ، ج٥، ص٢٩٥.

و"البحر الرائق"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٤، ص٢٩٤.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: لاتجب على الاب ... إلخ، ج٥، ص٢٩٦.

3 ...... "الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الطلاق، مطلب: فى اخذ المرأة... إلخ، ج٥، ص٢٩٧.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٠٠.

5 ......سال۔

کردے تو یہ معاف ہوجائیگا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۴۴:** عورت کو مثلاً مہینے بھر کا نفقہ دیدیا اُس نے فضول خرچی سے مہینہ پورا ہونے سے پہلے خرچ کرڈالا یا چوری جاتا رہا یا کسی اور وجہ سے ہلاک ہوگیا تو اس مہینے کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۴۵:** عورت کے لیے اگر کوئی خادم مملوک ہو یعنی لونڈی یا غلام تو اُس کا نفقہ بھی شوہر پر ہے بشرطیکہ شوہر تنگدست نہ ہو اور عورت آزاد ہو۔ اور اگر عورت کو چند خادموں کی ضرورت ہو کہ عورت صاحب اولاد ہے ایک سے کام نہیں چلتا تو دو تین جتنے کی ضرورت ہے اُن کا نفقہ شوہر کے ذمہ ہے۔[3] (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۴۶:** شوہر اگر ناداری کے سبب نفقہ دینے سے عاجز ہے تو اس کی وجہ سے تفریق نہ کی جائے۔ یوہیں اگر مالدار ہے مگر مال یہاں موجود نہیں جب بھی تفریق نہ کریں بلکہ اگر نفقہ مقرر ہو چکا ہے تو قاضی حکم دے کہ قرض لیکر یا کچھ کام کر کے صرف کرے اور وہ سب شوہر کے ذمہ ہے کہ اُسے دینا ہوگا۔[4] (درمختار)

**مسئلہ ۴۷:** عورت نے قاضی کے پاس آکر بیان کیا کہ میرا شوہر کہیں گیا ہے اور مُجھے نفقہ کے لیے کچھ دے کر نہ گیا تو اگر کچھ روپے یا غلہ چھوڑ گیا ہے اور قاضی کو معلوم ہے کہ یہ اُس کی عورت ہے تو قاضی حکم دیگا کہ اُس میں سے خرچ کرے مگر فضول خرچ نہ کرے مگر یہ قسم لے لے کہ اُس سے نفقہ نہیں پایا ہے اور کوئی ایسی بات بھی نہیں ہوئی ہے جس سے نفقہ ساقط ہوجاتا ہے اور عورت سے کوئی ضامن بھی لے۔[5] (خانیہ)

**مسئلہ ۴۸:** شوہر کہیں چلا گیا ہے اور نفقہ نہیں دے گیا مگر گھر میں اسباب وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جو نفقہ کی جنس سے نہیں تو عورت اُن چیزوں کو بیچ کر کھانے وغیرہ میں نہیں صرف کرسکتی۔[6] (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۹:** جس مقدار پر رضامندی ہوئی یا قاضی نے مقرر کی عورت کہتی ہے کہ یہ ناکافی ہے تو مقدار بڑھادی جائے یا شوہر کہتا ہے کہ یہ زیادہ ہے اس سے کم میں کام چل جائیگا کیونکہ اب ارزانی ہے یا مقرر ہی زیادہ مقدار ہوئی اور قاضی کو بھی معلوم

---

1 ...... "الدر المختار ورد المحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب في الابراء عن النفقة، ج٥، ص٣٠٣.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب في الابراء عن النفقة، ج٥، ص٣٠٦.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٠٧ ـ ٣٠٩.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٠٩ ـ ٣١١.

5 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، باب النفقة، ج١، ص١٩٨.

6 ...... "الفتاوى الهندية"،الباب السابع عشرفى النفقات، الفصل الاول ،ج١، ص٥٥٠.

ہوگیا کہ یہ رقم زائد ہے تو کم کردی جائے۔[1] (درمختار)

**مسئلہ ۵۰:** چند مہینے کا نفقہ باقی تھا اور دونوں میں سے کوئی مرگیا تو نفقہ ساقط ہوگیا ہاں اگر قاضی نے عورت کو حکم دیا تھا کہ قرض لیکر صرف کرے پھر کوئی مرگیا تو ساقط نہ ہوگا۔ طلاق سے بھی پیشتر کا نفقہ ساقط ہوجاتا ہے مگر جبکہ اسی لیے طلاق دی ہو کہ نفقہ ساقط ہوجائے تو ساقط نہ ہوگا۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۵۱:** عورت کو پیشگی نفقہ دے دیا تھا پھر اُن میں سے کسی کا انتقال ہوگیا یا طلاق ہوگئی تو وہ دیا ہوا واپس نہیں ہوسکتا۔ یوہیں اگر شوہر کے باپ نے اپنی بہو کو پیشگی نفقہ دے دیا تو موت یا طلاق کے بعد وہ بھی واپس نہیں لے سکتا۔[3] (درمختار)

**مسئلہ ۵۲:** مرد نے عورت کے پاس کپڑے یا روپے بھیجے عورت کہتی ہے ہدیۃً بھیجے اور مرد کہتا ہے نفقہ میں بھیجے تو شوہر کا قول معتبر ہے ہاں اگر عورت گواہوں سے ثابت کردے کہ ہدیۃً بھیجے یا یہ کہ شوہر نے اس کا اقرار کیا تھا اور گواہوں نے اُس کے اقرار کی شہادت دی تو گواہی مقبول ہے۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۳:** غلام نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا ہے تو اگر غلام خالص ہے یعنی مدبر و مکاتب نہ ہو تو اُسے بیچ کر اُس کی عورت کا نفقہ ادا کریں پھر بھی باقی رہ جائے تو یکے بعد دیگرے[5] بیچتے رہیں یہاں تک کہ نفقہ ادا ہوجائے بشرطیکہ خریدار کو معلوم ہو کہ نفقہ کی وجہ سے بیچا جارہا ہے اور اگر خریدتے وقت اُسے معلوم نہ تھا بعد کو معلوم ہوا تو خریدار کو بیع رد کرنے کا اختیار ہے اور اگر بیع کو قائم رکھا تو ثابت ہوا کہ راضی ہے لہٰذا اب اسے کوئی عذر نہیں اور اگر مولیٰ بیچنے سے انکار کرتا ہے تو مولیٰ کے سامنے قاضی بیع کردے گا مگر نفقہ میں بیچنے کے لیے یہ شرط ہے کہ نفقہ اتنا اُس کے ذمہ باقی ہو کہ ادا کرنے سے عاجز ہو۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مولیٰ اپنے پاس سے نفقہ دیکر اپنے غلام کو چھڑالے اور اگر وہ غلام مدبر یا مکاتب ہو جو بدلِ کتابت[6] ادا کرنے سے عاجز نہیں تو بیچا نہ جائے بلکہ کما کر نفقہ کی مقدار پوری کرے۔ اور اگر جس عورت سے نکاح کیا ہے وہ اس کے مولیٰ کی کنیز ہے تو اس پر نفقہ واجب ہی نہیں۔[7] (خانیہ، درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣١٤.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣١٧.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣١٩.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشرفی النفقات، الفصل الاول، ج١، ص٥٥٢.

5 ...... یعنی باربار۔ 6 ...... وہ مال جو مکاتب غلام اپنی آزادی کے لیے مالک کو دے۔

7 ...... "الفتاوی الخانیه"، کتاب النکاح، باب النفقة، ج١، ص١٩٤.

و"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣١٩۔٣٢١.

**مسئلہ ۵۴:** بغیر اجازتِ مولیٰ غلام نے نکاح کیا اور ابھی مولیٰ نے رد نہ کیا تھا کہ آزاد کر دیا تو نکاح صحیح ہوگیا اور آزاد ہونے کے بعد سے نفقہ واجب ہوگا۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۵:** لونڈی نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا اور دن بھر مولیٰ کی خدمت کرتی ہے اور رات میں اپنے شوہر کے پاس رہتی ہے تو دن کا نفقہ مولیٰ پر ہے اور رات کا شوہر پر۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۶:** غلام یا مدبر یا مکاتب نے نکاح کیا اور اولاد ہوئی تو اولاد کا نفقہ ان پر نہیں بلکہ زوجہ اگر مکاتبہ ہے تو اس پر ہے اور مدبرہ یا ام ولد ہے تو ان کے مولیٰ پر اور آزاد ہے تو خود عورت پر اور اس کے پاس بھی کچھ نہ ہو تو بچہ کا جو سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو اُس پر ہے اور اگر شوہر آزاد ہے اور عورت کنیز جب بھی یہی سب احکام ہیں جو مذکور ہوئے۔[3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۷:** غلام نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا تھا اور عورت کا نفقہ واجب ہونے کے بعد مر گیا یا مار ڈالا گیا تو نفقہ ساقط ہوگیا۔[4] (درمختار)

**مسئلہ ۵۸:** نفقہ کا تیسرا جز سُکنےٰ ہے یعنی رہنے کا مکان۔ شوہر جو مکان عورت کو رہنے کے لیے دے، وہ خالی ہو یعنی شوہر کے متعلقین وہاں نہ رہیں، ہاں اگر شوہر کا اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ جماع سے آگاہ نہیں تو وہ مانع نہیں۔ یوہیں شوہر کی کنیز یا ام ولد کا رہنا بھی کچھ مضر نہیں اور اگر اُس مکان میں شوہر کے متعلقین رہتے ہوں اور عورت نے اسی کو اختیار کیا کہ سب کے ساتھ رہے تو متعلقین شوہر سے خالی ہونے کی شرط نہیں۔ اور عورت کا بچہ اگرچہ بہت چھوٹا ہو اگر شوہر روکنا چاہے تو روک سکتا ہے عورت کو اس کا اختیار نہیں کہ خواہ مخواہ اُسے وہاں رکھے۔[5] (عامہ کتب)

**مسئلہ ۵۹:** عورت اگر تنہا مکان چاہتی ہے یعنی اپنی سَوت یا شوہر کے متعلقین کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو اگر مکان میں کوئی ایسا دالان اُس کو دے دے جس میں دروازہ ہو اور بند کر سکتی ہو تو وہ دے سکتا ہے دوسرا مکان طلب کرنے کا اُس کو اختیار نہیں بشرطیکہ شوہر کے رشتہ دار عورت کو تکلیف نہ پہنچاتے ہوں۔ رہا یہ امر کہ پاخانہ[6]، غسل خانہ، باورچی خانہ بھی علیحدہ ہونا

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشرفي النفقات، الفصل الاول ،ج١، ص٥٥٤.

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشرفي النفقات، الفصل الاول ،ج١، ص٥٥٥.

3 ...... المرجع السابق.

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣١٩، ٣٢٢.

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة ،ج٥، ص٣٢٤.

6 ......پاخانہ: یعنی بیت الخلاء۔

چاہیے، اس میں تفصیل ہے اگر شوہر مالدار ہو تو ایسا مکان دے جس میں یہ ضروریات ہوں اور غریبوں میں خالی ایک کمرہ دے دینا کافی ہے، اگرچہ غسل خانہ وغیرہ مشترک ہو۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

**مسئلہ ۶۰:** یہ بات ضروری ہے کہ عورت کو ایسے مکان میں رکھے جس کے پڑوسی صالحین ہوں کہ فاسقوں میں خود بھی رہنا اچھا نہیں نہ کہ ایسے مقام پر عورت کا ہونا اور اگر مکان بہت بڑا ہو کہ عورت وہاں تنہا رہنے سے گھبراتی اور ڈرتی ہے تو وہاں کوئی ایسی نیک عورت رکھے جس سے دل بستگی ہو یا عورت کو کوئی دوسرا مکان دے جو اتنا بڑا نہ ہو اور اُس کے ہمسایہ نیک لوگ ہوں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۶۱:** عورت کے والدین ہر ہفتہ میں ایک بار اپنی لڑکی کے یہاں آسکتے ہیں شوہر منع نہیں کرسکتا، ہاں اگر رات میں وہاں رہنا چاہتے ہیں تو شوہر کو منع کرنے کا اختیار ہے اور والدین کے علاوہ اور محارم[3] سال بھر میں ایک بار آسکتے ہیں۔ یوہیں عورت اپنے والدین کے یہاں ہر ہفتہ میں ایک بار اور دیگر محارم کے یہاں سال میں ایک بار جاسکتی ہے، مگر رات میں بغیر اجازت شوہر وہاں نہیں رہ سکتی، دن ہی دن میں واپس آئے اور والدین یا محارم اگر فقط دیکھنا چاہیں تو اس سے کسی وقت منع نہیں کرسکتا۔ اور غیروں کے یہاں جانے یا اُن کی عیادت کرنے یا شادی وغیرہ تقریبوں کی شرکت سے منع کرے بغیر اجازت جائے گی تو گنہگار ہوگی اور اجازت سے گئی تو دونوں گنہگار ہوئے۔[4] (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۶۲:** عورت اگر کوئی ایسا کام کرتی ہے جس سے شوہر کا حق فوت ہوتا ہے یا اُس میں نقصان آتا ہے یا اُس کام کے لیے باہر جانا پڑتا ہے تو شوہر کو منع کردینے کا اختیار ہے۔[5] (درمختار) بلکہ نظر بحالِ زمانہ ایسے کام سے تو منع ہی کرنا چاہیے جس کے لیے باہر جانا پڑے۔

**مسئلہ ۶۳:** جس کام میں شوہر کی حق تلفی نہ ہوتی ہو نہ نقصان ہو اگر عورت گھر میں وہ کام کرلیا کرے جیسے کپڑا سینا یا اگلے زمانہ میں چرخہ کاتنے کا رواج تھا تو ایسے کام سے منع کرنے کی کچھ حاجت نہیں خصوصاً جبکہ شوہر گھر نہ ہو کہ ان کاموں سے

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الاول، ج١، ص٥٥٦.
و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب في مسكن الزوجة، ج٥، ص٣٢٥.

2 ...... "الدر المختار ورد المحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب في الكلام على المؤنسة، ج٥، ص٣٢٨.

3 ...... یعنی وہ رشتہ دار جن سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٢٨.
و "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الاول، ج١، ص٥٥٧.

5 ...... "الدر المختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٣٠.

جی بہلتا رہے گا اور بیکار بیٹھے گی تو وسوسے اور خطرے پیدا ہوتے رہیں گے اور لایعنی باتوں میں مشغول ہوگی۔[1] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۶۴:** نابالغ اولاد کا نفقہ باپ پر واجب ہے جبکہ اولاد فقیر ہو یعنی خود اس کی مِلک میں مال نہ ہو اور آزاد ہو۔ اور بالغ بیٹا اگر اپاہج یا مجنون یا نابینا ہو کمانے سے عاجز ہو اور اُس کے پاس مال نہ ہو تو اُس کا نفقہ بھی باپ پر ہے اور لڑکی جبکہ مال نہ رکھتی ہو تو اُس کا نفقہ بہرحال باپ پر ہے اگرچہ اُس کے اعضا سلامت ہوں۔ اور اگر نابالغ کی مِلک میں مال ہے مگر یہاں مال موجود نہیں تو باپ کو حکم دیا جائے گا۔ کہ اپنے پاس سے خرچ کرے جب مال آئے تو جتنا خرچ کیا ہے اُس میں سے لے لے اور اگر بطورِ خود خرچ کیا ہے اور چاہتا ہے کہ مال آنے کے بعد اُس میں سے لے لے تو لوگوں کو گواہ بنائے کہ جب مال آئے گا میں لے لوں گا اور گواہ نہ کیے تو دیانۃً لے سکتا ہے قضاءً نہیں۔[2] (جوہرہ)

**مسئلہ ۶۵:** نابالغ کا باپ تنگ دست ہے اور ماں مالدار جب بھی نفقہ باپ ہی پر ہے مگر ماں کو حکم دیا جائیگا کہ اپنے پاس سے خرچ کرے اور جب شوہر کے پاس ہو تو وصول کرلے۔[3] (جوہرہ)

**مسئلہ ۶۶:** اگر باپ مفلس ہے تو کمائے اور بچوں کو کھلائے اور کمانے سے بھی عاجز ہے مثلاً اپاہج ہے تو دادا کے ذمہ نفقہ ہے کہ خود باپ کا نفقہ بھی اس صورت میں اُسی کے ذمہ ہے۔[4] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۶۷:** طالب علم کہ علم دین پڑھتا ہو اور نیک چلن ہو اُس کا نفقہ بھی اُس کے والد کے ذمہ ہے وہ طلبہ مراد نہیں جو فضولیات ولغویات فلاسفہ میں مشتغل ہوں اگر یہ باتیں ہوں تو نفقہ باپ پر نہیں۔[5] (عالمگیری، درمختار)

وہ طلبہ بھی اس سے مراد نہیں جو بظاہر علم دین پڑھتے اور حقیقۃً دین ڈھانا چاہتے ہیں مثلاً وہابیوں سے پڑھتے ہیں اُن کے پاس اُٹھتے بیٹھتے ہیں کہ ایسوں سے عموماً یہی مشاہدہ ہو رہا ہے کہ بدباطنی وخباثت اور اللہ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کی جناب میں گستاخی کرنے میں اپنے اساتذہ سے بھی سبقت لے گئے۔ ایسوں کا نفقہ درکنار اُنکو پاس بھی نہ آنے دینا چاہیے ایسی تعلیم سے تو جاہل رہنا اچھا تھا کہ اس نے تو مذہب ودین سب کو برباد کیا اور نہ فقط اپنا بلکہ وہ تم کو بھی لے ڈوبے گا۔ ؎

بے ادب تنہا نہ خودراداشت بد  بلکہ آتش درہمہ آفاق زد[6]

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب في الكلام على المؤنسة، ج٥، ص٣٣١.

2 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثاني، ص١١٥.

3 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثاني، ص١١٥.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: الكلام على نفقة الاقارب، ج٥، ص٣٤٩.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشرفي النفقات، الفصل الرابع، ج١، ص٥٦٣.

6 ...... ترجمہ: بے ادب صرف اپنے آپ کو برباد نہیں کرتا بلکہ تمام جہان میں آگ لگا دیتا ہے۔

**مسئلہ ۶۸:** بچہ کی مِلک میں کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو اور نفقہ کی حاجت ہو تو بیچ کر خرچ کی جائے اگرچہ سب رفتہ رفتہ کرکے خرچ ہوجائے۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۶۹:** لڑکی جب جوان ہوگئی اور اُس کی شادی کردی تو اب شوہر پر نفقہ ہے باپ سبکدوش ہوگیا۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۷۰:** بچہ جب تک ماں کی پرورش میں ہے اخراجات بچہ کی ماں کے حوالہ کرے یا ضرورت کی چیزیں مہیا کردے اور اگر کوئی مقدار معین کرلی گئی تو اس میں بھی حرج نہیں اور جو مقدار معین ہوئی اگر وہ اتنی زیادہ ہے کہ اندازہ سے باہر ہے تو کم کردی جائے اور اگر اندازہ سے باہر نہیں تو معاف ہے اور کم ہے تو کمی پوری کی جائے۔[3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۷۱:** کسی اور کی کنیز سے نکاح کیا اور بچہ پیدا ہوا تو یہ اُسی کی مِلک[4] ہے جس کی مِلک میں اس کی ماں ہے اور اس کا نفقہ باپ پر نہیں بلکہ مولیٰ پر ہے اس کا باپ آزاد ہو یا غلام، باپ پر نہیں اگرچہ مالدار ہو۔ اور اگر غلام یا مدبر یا مکاتب نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا اور اولاد پیدا ہوئی تو ان پر نہیں بلکہ اگر ماں مدبرہ یا ام ولد یا کنیز ہے تو مولیٰ پر ہے اور آزاد یا مکاتبہ ہے تو ماں پر اور اگر ماں کے پاس مال نہ ہو تو سب رشتہ داروں میں جو قریب تر ہے اُس پر ہے۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۷۲:** ماں نے اگر بچہ کا نفقہ اُس کے باپ سے لیا اور چوری گیا یا اور کسی طریقہ سے ہلاک ہوگیا تو پھر دوبارہ نفقہ لے گی اور بچ رہا تو واپس کرے گی۔[6] (درمختار)

**مسئلہ ۷۳:** باپ مرگیا اُس نے نابالغ بچے اور اموال چھوڑے تو بچوں کا نفقہ اُن کے حصوں میں سے دیا جائیگا۔ یوہیں ہر وارث کا نفقہ اُس کے حصہ میں سے دیا جائیگا پھر اگر میت نے کسی کو وصی کیا ہے تو یہ کام وصی کا ہے کہ ان کے حصوں سے نفقہ دے اور وصی کسی کو نہ کیا ہو تو قاضی کا کام ہے کہ نابالغوں کا نفقہ اُن کے حصوں سے دے یا قاضی کسی کو وصی بنادے کہ وہ خرچ کرے اور اگر وہاں قاضی نہ ہو اور میت کے بالغ لڑکوں نے نابالغوں پر اُن کے حصوں سے خرچ کیا تو قضاءً ان کو تاوان دینا ہوگا اور دیانۃً نہیں۔ یوہیں اگر سفر میں دو شخص ہیں اُن میں سے ایک بیہوش ہوگیا دوسرے نے اُس کا مال اُس پر صرف کیا یا ایک مرگیا

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الرابع، ج١، ص٥٦٢.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الرابع، ج١، ص٥٦٣.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... مِلکیت۔

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الاول، ج١، ص٥٥٥.

6 ...... "الدر المختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٤٧.

دوسرے نے اُس کے مال سے تجہیز وتکفین کی تو دیانۃً تاوان لازم نہیں۔[1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۷۴:** بچہ کو دودھ پلانا ماں پر اُسوقت واجب ہے کہ کوئی دوسری عورت دودھ پلانے والی نہ ملے یا بچہ دوسری کا دودھ نہ لے یا اُس کا باپ تنگدست ہے کہ اُجرت نہیں دے سکتا اور بچہ کی مِلک میں بھی مال نہ ہوان صورتوں میں دودھ پلانے پر ماں مجبور کی جائے گی اور اگر یہ صورتیں نہ ہوں تو دیانۃً ماں کے ذمہ دودھ پلانا ہے مجبور نہیں کی جاسکتی۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۷۵:** بچہ کو دائی نے دودھ پلایا کچھ دنوں کے بعد دودھ پلانے سے انکار کرتی ہے اور بچہ دوسری عورت کا دودھ نہیں لیتا یا کوئی اور پلانے والی نہیں ملتی یا ابتداہی میں کوئی عورت اس کو دودھ پلانے والی نہیں تو یہی متعین ہے دودھ پلانے پر مجبور کی جائیگی۔[3] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۷۶:** بچہ چونکہ ماں کی پرورش میں ہوتا ہے لہٰذا جو دائی مقرر کی جائے وہ ماں کے پاس دودھ پلایا کرے مگر نوکر رکھتے وقت یہ شرط نہ کرلی گئی ہو کہ تجھے یہاں رہ کر دودھ پلانا ہوگا تو دائی پر یہ واجب نہ ہوگا کہ وہاں رہے بلکہ دودھ پلا کر چلی جاسکتی ہے یا کہہ سکتی ہے کہ میں وہاں نہیں پلاؤں گی یہاں پلادونگی یا گھر لیجا کر پلاؤں گی۔[4] (خانیہ)

**مسئلہ ۷۷:** اگر لونڈی سے بچہ پیدا ہوا تو وہ دودھ پلانے سے انکار نہیں کرسکتی۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۷۸:** باپ کو اختیار ہے کہ دائی سے دودھ پلوائے، اگرچہ ماں پلانا چاہتی ہو۔[6] (عالمگیری)

**مسئلہ ۷۹:** بچہ کی ماں نکاح میں ہو یا طلاقِ رجعی کی عدت میں اگر دودھ پلائے تو اس کی اُجرت نہیں لے سکتی اور طلاقِ بائن کی عدت میں لے سکتی ہے اور اگر دوسری عورت کے بچہ کو جو اُسی شوہر کا ہے دودھ پلائے تو مطلقاً اجرت لے سکتی ہے اگرچہ نکاح میں ہو۔[7] (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۸۰:** عدت گزرنے کے بعد مطلقاً اُجرت لے سکتی ہے اور اگر شوہر نے دوسری عورت کو مقرر کیا اور ماں مفت

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشرفى النفقات، الفصل الرابع ،ج ١، ص ٥٦٤.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب في ارضاع الصغير، ج٥، ص٣٥٤.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب في ارضاع الصغير، ج٥، ص٣٥٤.

4 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح،فصل فى نفقة الاولاد،ج١،ص٢٠٥، و كتاب الاجارات فصل فى اجارة الظئر،ج٣،ص٤٢.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشرفى النفقات، الفصل الرابع ،ج ١، ص ٥٦١.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص ٣٥٥، وغيره.

پلانے کو کہتی ہے یا اُتنی ہی اُجرت مانگتی ہے جتنی دوسری عورت مانگتی ہے تو ماں کو زیادہ حق ہے اور اگر ماں اُجرت مانگتی ہے اور دوسری عورت مفت پلانے کو کہتی ہے یا ماں سے کم اُجرت مانگتی ہے تو وہ دوسری زیادہ مستحق ہے۔[1] (درمختار)

**مسئلہ ۸۱:** عدت کے بعد عورت نے اُجرت پر اپنے بچہ کو دودھ پلایا اور ان دنوں کا نفقہ نہیں لیا تھا کہ شوہر کا یعنی بچہ کے باپ کا انتقال ہوگیا تو یہ نفقہ موت سے ساقط نہ ہوگا۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۸۲:** باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی اگر تنگدست ہوں تو ان کا نفقہ واجب ہے، اگرچہ کمانے پر قادر ہوں جبکہ یہ مالدار ہو یعنی مالک نصاب ہو اگرچہ وہ نصاب نامی نہ ہو اور اگر یہ بھی محتاج ہے تو باپ کا نفقہ اس پر واجب نہیں، البتہ اگر باپ اپاہج یا مفلوج[3] ہے کہ کما نہیں سکتا تو بیٹے کے ساتھ نفقہ میں شریک ہے اگرچہ بیٹا فقیر ہو اور ماں کا نفقہ بھی بیٹے پر ہے، اگرچہ اپاہج نہ ہو اگرچہ بیٹا فقیر ہو۔ یعنی جبکہ بیوہ ہو اور اگر نکاح کرلیا ہے تو اس کا نفقہ شوہر پر ہے اور اگر اس کے باپ کے نکاح میں ہے اور باپ اور ماں دونوں محتاج ہوں تو دونوں کا نفقہ بیٹے پر ہے اور باپ محتاج نہ ہو تو باپ پر ہے اور باپ محتاج ہے اور ماں مالدار تو ماں کا نفقہ اب بھی بیٹے پر نہیں بلکہ اپنے پاس سے خرچ کرے اور شوہر سے وصول کرسکتی ہے۔[4] (جوہرہ، درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۸۳:** باپ وغیرہ کا نفقہ جیسے بیٹے پر واجب ہے، یوہیں بیٹی پر بھی ہے، اگر بیٹا بیٹی دونوں ہوں تو دونوں پر برابر برابر واجب ہے اور اگر دو بیٹے ہوں ایک فقط مالکِ نصاب ہے اور دوسرا بہت مالدار ہے تو باپ کا نفقہ دونوں پر برابر برابر ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۸۴:** باپ اور اولاد کے نفقہ میں قرابت و جزئیت کا اعتبار ہے وراثت کا نہیں مثلاً بیٹا ہے اور پوتا تو نفقہ بیٹے پر واجب ہے، پوتے پر نہیں۔ یوہیں بیٹی ہے اور پوتا تو بیٹی پر ہے، پوتے پر نہیں، اور پوتا ہے اور نواسی یا نواسہ تو دونوں پر برابر، اور بیٹی ہے اور بہن یا بھائی تو بیٹی پر ہے، اور نواسہ نواسی ہیں اور بھائی تو اُن پر ہے، اس پر نہیں اور باپ یا ماں ہے اور بیٹا تو بیٹے پر

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٥٦.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٥٨.

3 ......یعنی فالج کا مریض۔

4 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: نفقة الاصول... إلخ، ج٥، ص٣٥٨-٣٦١.

5 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: صاحب الفتح... إلخ، ج٥، ص٣٦١.

ہے، اُن پر نہیں اور دادا ہے اور پوتا تو ایک ثلث دادا پر اور باقی پوتے پر، اور باپ ہے اور نواسی نواسہ تو باپ پر ہے، ان پر نہیں۔[1] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۸۵:** باپ اگر تنگ دست ہو اور اُس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں اور یہ بچے محتاج ہوں اور بڑا بیٹا مالدار ہے تو باپ اور اُس کی سب اولاد کا نفقہ اس پر واجب ہے۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۸۶:** بیٹا اگر ماں باپ دونوں کا نفقہ نہیں دے سکتا مگر ایک کا دے سکتا ہے تو ماں زیادہ مستحق ہے۔ اور اگر باپ محتاج ہے اور چھوٹا بچہ بھی ہے اور دونوں کا نفقہ نہ دے سکتا ہو مگر ایک کا دے سکتا ہے تو بیٹا زیادہ حقدار ہے۔ اور اگر والدین میں کسی کا پورا نفقہ نہ دے سکتا ہو تو دونوں کو اپنے ساتھ کھلائے جو خود کھاتا ہو اُسی میں سے اُنھیں بھی کھلائے۔ اور اگر باپ کو نکاح کرنے کی ضرورت ہے اور بیٹا مالدار ہے تو بیٹے پر باپ کی شادی کرادینا واجب ہے یا اُس کے لیے کوئی کنیز خرید دے اور اگر باپ کی دو بی بیاں ہیں تو بیٹے پر فقط ایک کا نفقہ واجب ہے مگر باپ کو دیدے کہ وہ دونوں کو تقسیم کر کے دے۔[3] (جوہرہ)

**مسئلہ ۸۷:** باپ بیٹے دونوں نادار ہیں مگر بیٹا کمانے والا ہے تو بیٹے پر دیانۃً حکم کیا جائیگا کہ باپ کو بھی ساتھ لے لے یہ جبکہ بیٹا تنہا ہو اور اگر بال بچوں والا ہے تو مجبور کیا جائے گا کہ باپ کو بھی ہمراہ لے لے۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۸۸:** جو رشتہ دار محارم ہوں اُن کا بھی نفقہ واجب ہے جبکہ محتاج ہوں اور نابالغ یا عورت ہو۔ اور رشتہ دار بالغ مرد ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ کمانے سے عاجز ہو مثلاً دیوانہ ہے یا اُس پر فالج گرا ہے یا اپاہج ہے یا اندھا۔ اور اگر عاجز نہ ہو تو واجب نہیں اگرچہ محتاج ہو اور عورت میں بالغہ نابالغہ کی قید نہیں اور ان کے نفقات بقدرِ میراث[5] واجب ہیں یعنی اُس کے ترکہ سے جتنی مقدار کا وارث ہوگا اُسی کے موافق اِس پر نفقہ واجب مثلاً کوئی شخص محتاج ہے اور اُس کی تین بہنیں ہیں ایک حقیقی ایک سوتیلی ایک اخیافی تو نفقہ کے پانچ حصے تصور کریں تین حقیقی بہن پر اور ایک ایک ان دونوں پر اور اگر اسی طرح کے تین بھائی ہیں تو چھ حصے تصور کریں ایک اخیافی بھائی پر اور باقی حقیقی پر سوتیلے پر کچھ نہیں کہ وہ وارث نہیں۔ اور اگر ماں اور دادا ہیں تو ایک حصہ ماں پر اور دو دادا پر۔ اور اگر ماں اور بھائی یا ماں اور چچا ہے جب بھی یہی صورت ہے اور اگر ان کے ساتھ بیٹا بھی ہے مگر نابالغ نادار ہے یا بالغ ہے مگر عاجز تو اُسکا ہونا نہ ہونا دونوں برابر کہ جب اُس پر نفقہ واجب نہیں تو کالعدم[6] ہے اور اگر حقیقی چچا اور حقیقی پھوپی یا

---

1 ...... "رد المحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: صاحب الفتح... إلخ، ج٥، ص٣٦٢.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الخامس ،ج١، ص٥٦٥.

3 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات،الجزء الثاني، ص١١٩.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الخامس،ج١، ص٥٦٥.

5 ......یعنی کھانے، پینے اور رہائش وغیرہ کے اخراجات میراث کے حصہ کے مطابق۔

6 ......نہ ہونے کی طرح۔

حقیقی ماموں ہے تو نفقہ چچا پر ہے پھوپی یا ماموں پر نہیں۔ اور وراثت سے مراد محض اہلِ وراثت ہے کہ حقیقۃً وراثت تو مرنے کے بعد ہوگی، نہ اب۔[1] (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۸۹:** یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ رشتہ دار عورت میں نابالغہ کی قید نہیں، بلکہ اگر کمانے پر قادر ہے جب بھی اُس کا نفقہ واجب ہے، ہاں اگر کوئی کام کرتی ہے جس سے اُس کا خرچ چلتا ہے تو اب اس کا نفقہ رشتہ دار پر فرض نہیں۔ یوہیں اندھا وغیرہ بھی کماتا ہو تو اب کسی اور پر نفقہ فرض نہیں۔[2] (ردالمحتار)

**مسئلہ ۹۰:** طالبِ علمِ دین اگرچہ تندرست ہے، کام کرنے پر قادر ہے، مگر اپنے کو طلبِ علمِ دین میں مشغول رکھتا ہے تو اُس کا نفقہ بھی رشتہ والوں پر فرض ہے۔[3] (درمختار)

**مسئلہ ۹۱:** قریبی رشتہ دار غائب ہے اور دور والا موجود ہے تو نفقہ اسی دور کے رشتہ دار پر ہے۔[4] (درمختار)

**مسئلہ ۹۲:** عورت کا شوہر تنگ دست ہے اور بھائی مالدار ہے تو بھائی کو خرچ کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ پھر جب شوہر کے پاس مال ہو جائے تو واپس لے سکتا ہے۔[5] (درمختار)

**مسئلہ ۹۳:** اگر رشتہ دار محرم نہ ہو جیسے چچازاد بھائی یا محرم ہو مگر رشتہ دار نہ ہو، جیسے رضاعی بھائی، بہن یا رشتہ دار محرم ہو مگر حرمت قرابت کی نہ ہو[6]، جیسے چچازاد بھائی اور وہ رضاعی بھائی بھی ہے کہ حرمت رضاعت[7] کی وجہ سے ہے، نہ رشتہ کی وجہ سے تو ان صورتوں میں نفقہ واجب نہیں۔[8] (عالمگیری)

**مسئلہ ۹۴:** محارم کا نفقہ دے دیا اور اُس کے پاس سے ضائع ہو گیا تو پھر دینا ہوگا اور کچھ بچ رہا تو اتنا کم کر دیا جائے۔[9] (عالمگیری)

---

❶...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثاني، ص ١٢٠.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الخامس، ج١، ص ٥٦٥-٥٦٧.

و "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٦٨-٣٧٢.

❷...... "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب في نفقة قرابة... إلخ، ج٥، ص٣٦٨.

❸...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٦٩.

❹...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٧٢.

❺...... المرجع السابق.

❻...... یعنی نکاح کا حرام ہونا قریبی رشتہ کی وجہ سے نہ ہو۔

❼...... یعنی دودھ کے رشتے کی وجہ سے نکاح کا حرام ہونا۔

❽...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الخامس، ج١، ص٥٦٦.

❾...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الخامس، ج١، ص٥٦٧.

**مسئلہ ۹۵:** باپ محتاج ہے نفقہ کی ضرورت ہے اور بیٹا جوان مالدار ہے جو موجود نہیں تو باپ کو اختیار ہے کہ اُس کے اسباب کو بیچ کر اپنے نفقہ میں صَرف کرے مگر جائداد غیر منقولہ کے بیچنے کی اجازت نہیں اور ماں اور رشتہ داروں کو کسی چیز کے بیچنے کی اجازت نہیں اور بیٹا موجود ہے تو باپ بھی کسی چیز کو نہیں بیچ سکتا۔ یوہیں اگر بیٹا مجنون ہوگیا اُس کے اور اُس کے بال بچوں کے خرچ کے لیے اُس کی چیزیں باپ فروخت کرسکتا ہے اگرچہ جائداد غیر منقولہ ہو اور اگر باپ کا بیٹے پر دَین ہو اور بیٹا غائب ہو تو دَین وصول کرنے کے لیے اُس کے سامان کو بیچنے کی اجازت نہیں۔[1] (درمختار)

**مسئلہ ۹۶:** کسی کے پاس امانت رکھی ہے اور مالک غائب ہے اس نے بیچ کر اُس کے بال بچوں یا ماں باپ پر صرف کردیا اگر مالک کی اجازت سے یا قاضی شرعی کے حکم سے نہیں تو دیانۃً تاوان دینا پڑے گا اور امین نے جن پر خرچ کیا ہے اُن سے واپس نہیں لے سکتا اور اگر وہاں قاضی نہیں یا ہے مگر شرعی نہیں یا مالک کی اجازت سے صرف کیا تو تاوان نہیں۔ یوہیں اگر وہ مالک غائب مرگیا اور امین نے جس پر خرچ کیا ہے وہی اُس کا وارث ہے تو اب وارث تاوان نہیں لے سکتا کہ اس نے اپنا حق پالیا۔ یوہیں اگر دو شخص سفر میں ہوں ایک مرگیا دوسرے نے اُس کے مال سے تجہیز و تکفین کی یا مسجد کے متعلق جائداد وقف ہے اور کوئی متولی نہیں کہ خرچ کرے اہل محلّہ نے وقف کی آمدنی مسجد میں صرف کی یا میت کے ذمہ دَین تھا وصی کو معلوم ہوا اُس نے ادا کردیا یا مال امانت تھا اور مالک مرگیا اور مالک پر دَین تھا امین نے اُس امانت سے ادا کردیا یا قرض خواہ مرگیا اور اُس پر دَین تھا قرض دار نے ادا کردیا تو ان سب صورتوں میں دیانۃً تاوان نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۹۷:** کوئی شخص غائب ہے اور اُس کے والدین یا اولاد یا زوجہ کے پاس اُسکی اشیا از قسم نفقہ موجود ہیں انھوں نے خرچ کرلیں تو تاوان نہیں اور اگر وہ شخص موجود ہے اور اپنے والدین حاجت مند کو نہیں دیتا اور وہاں کوئی قاضی بھی نہیں جس کے پاس دعویٰ کریں تو اُنھیں اختیار ہے اُس کا مال چھپا کرلے سکتے ہیں۔ یوہیں اگر وہ دیتا ہے مگر بقدرِ کفایت نہیں دیتا جب بھی بقدر کفایت خفیۃً اس کا مال لے سکتے ہیں اور کفایت سے زیادہ لینا یا بغیر حاجت لینا جائز نہیں۔[3] (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۹۸:** باپ کے پاس رہنے کا مکان اور سواری کا جانور ہے تو اُسے یہ حکم نہیں دیا جائیگا کہ ان چیزوں کو بیچ کر نفقہ میں صرف کرے بلکہ اس کا نفقہ اس کے بیٹے پر فرض ہے ہاں اگر مکان حاجت سے زائد ہے کہ تھوڑے سے حصہ میں رہتا ہے تو جتنا حاجت سے زائد ہے اُسے بیچ کر نفقہ میں صرف کرے اور جب وہی حصہ باقی رہ گیا جس میں رہتا ہے تو اب نفقہ اُس کے

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص ٣٧٣ ـ ٣٧٥.

2 ...... "الدر المختار ورد المحتار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: في نفقة قرابة...الخ، ج٥، ص٣٧٥.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشرفي النفقات، الفصل الخامس، ج١، ص٥٦٧.

و"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٧٦.

بیٹے پر ہے۔ یوہیں اگراُس کے پاس اعلیٰ درجہ کی سواری ہے تو یہ حکم دیا جائے گا کہ بیچ کر کم درجہ کی سواری خریدے اور جو بچے نفقہ میں صرف کرے پھراس کے بعد دوسرے پر نفقہ واجب ہوگا یہی احکام اولاد و دیگر محارم کے بھی ہیں۔ [1] (عالمگیری)

**مسئلہ ۹۹:** زوجہ کے سوا کسی اور کے نفقہ کا قاضی نے حکم دیا اور ایک مہینہ یا زیادہ زمانہ گزرا تو اس مدت کا نفقہ ساقط ہوگیا اور ایک مہینے سے کم زمانہ گزرا ہے تو وصول کر سکتے ہیں اور زوجہ بہر حال بعدِ حکمِ قاضی وصول کر سکتی ہے۔ اور اگر نفقہ نہ دینے کی صورت میں اُن لوگوں نے بھیک مانگ کر گزر کی جب بھی ساقط ہو جائے گا کہ جو کچھ مانگ لائے وہ اُن کی ملک ہوگیا تو اب جب تک وہ خرچ نہ ہولے حاجت نہ رہی۔ [2] (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۰۰:** غیر زوجہ جس کے نفقہ کا قاضی نے حکم دیا تھا اُس نے قاضی کے حکم سے قرض لے کر کام چلایا تو نفقہ ساقط نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر قرض لینے کے بعد اُس شخص کا انتقال ہوگیا جس پر نفقہ فرض ہوا تو وہ قرض ترکہ سے ادا کیا جائے گا۔ [3] (درمختار)

**مسئلہ ۱۰۱:** لونڈی غلام کا نفقہ اُن کے آقا پر ہے وہ مدبر ہوں یا خالص غلام چھوٹے ہوں یا بڑے اپاہج ہوں یا تندرست اندھے ہوں یا انکھیارے [4] اور اگر آقا نفقہ دینے سے انکار کرے تو مزدوری وغیرہ کر کے اپنے نفقہ میں صرف کریں اور کمی پڑے تو مولیٰ سے لیں بچ رہے تو مولیٰ کو دیں اور کما بھی نہ سکتے ہوں تو غیر مدبر وام ولد میں مولیٰ کو حکم دیا جائے گا کہ اُن کو نفقہ دے یا بیچ ڈالے اور مدبر وام ولد میں نفقہ پر مجبور کیا جائے گا اور اگر لونڈی خوبصورت ہے کہ مزدوری کو جائے گی تو اندیشہ فتنہ ہے تو مولیٰ کو حکم دیا جائے گا کہ نفقہ دے یا بیچ ڈالے۔ [5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۰۲:** غلام کو اُس کا آقا خرچ نہیں دیتا اور کمانے پر بھی قادر نہیں یا مولیٰ کمانے کی اجازت نہیں دیتا تو مولیٰ کے مال سے بقدرِ کفایت [6] بلا اجازت لے سکتا ہے۔ ورنہ بلا اجازت لینا جائز نہیں اور اگر مولیٰ کھانے کو دیتا ہے مگر بقدر کفایت نہیں دیتا تو بلا اجازت مولیٰ کا مال نہیں لے سکتا ممکن ہو تو مزدوری کر کے وہ کمی پوری کر لے۔ [7] (درمختار)

**مسئلہ ۱۰۳:** لونڈی غلام کا نفقہ روٹی سالن وغیرہ اور لباس اُس شہر کی عام خوراک و پوشاک کے موافق ہونا چاہیے اور

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشرفی النفقات، الفصل الخامس، ج۱، ص۵٦٧.

2 ...... "الدر المختار ورد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: في مواضع ... إلخ، ج٥، ص٣٧٧.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٧٨ ـ ٣٨٠.

4 ...... آنکھوں والے۔

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشرفی النفقات، الفصل السادس، ج۱، ص٥٦٨.

6 ...... یعنی اتنی مقدار جو کافی ہو۔

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٨٣.

لونڈی کو صرف اتنا ہی کپڑا دینا جو سترِ عورت کے لائق ہے جائز نہیں اور اگر مولیٰ اچھے کھانے کھاتا ہے اچھے لباس پہنتا ہے تو یہ واجب نہیں کہ غلام کو بھی ویسا ہی کھلائے پہنائے مگر مستحب ہے کہ ویسا ہی دے اور اگر مولیٰ بخل یا ریاضت کے سبب وہاں کی عادت سے کم درجہ کا کھاتا پہنتا ہے تو یہ ضرور ہے کہ غلام کو وہاں کے عام چلن کے موافق دے اور اگر غلام نے کھانا پکایا ہے تو مولیٰ کو چاہیے کہ اُسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائے اور اگر غلام ادب کی وجہ سے انکار کرتا ہے تو اُس میں سے اُسے کچھ دیدے۔ (عالمگیری)[1]

**مسئلہ ۱۰۴:** چند غلام ہوں تو سب کو یکساں کھانا کپڑا دے لونڈی کا بھی یہی حکم ہے اور جس لونڈی سے وطی کرتا ہے اُس کا لباس اوروں سے اچھا ہو۔[2] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۰۵:** غلام کے وضو غسل وغیرہ کے لیے پانی خریدنے کی ضرورت ہو تو مولیٰ پر خریدنا واجب ہے۔ (جوہرہ)[3]

**مسئلہ ۱۰۶:** جس غلام کے کچھ حصہ کو آزاد کردیا ہے اُس کا اور مکاتب کا نفقہ مولیٰ کے ذمہ نہیں۔[4] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۰۷:** جس غلام کو بیچ ڈالا ہے اُس کا نفقہ بائع پر ہے جب تک بائع کے قبضہ میں ہے اور اگر بیع میں کسی جانب خیار ہو تو نفقہ اُس کے ذمہ ہے جس کی ملک بالآخر قرار پائے اور کسی کے پاس غلام کو امانت یا رہن رکھا تو مالک پر ہے اور عاریۃً دیا تو کھلانا عاریت لینے والے پر ہے اور کپڑا مالک کے ذمہ اور اگر امین یا مرتہن نے قاضی سے اجازت چاہی کہ جو کچھ خرچ ہو وہ غلام کے ذمہ ڈالا جائے تو قاضی اس کا حکم نہ دے بلکہ یہ کہے کہ غلام مزدوری کرے اور جو کمائے اُس کے نفقہ میں صرف کیا جائے یا قاضی غلام کو بیچ ڈالے اور ثمن مولیٰ کے لیے محفوظ رکھے اور اگر قاضی کے نزدیک یہی مصلحت ہے کہ نفقہ اُس پر ڈالا جائے تو یہ حکم بھی دے سکتا ہے۔ یہی احکام اُس وقت بھی ہیں کہ بھاگے ہوئے غلام کو کوئی پکڑ لایا اور قاضی سے نفقہ کے بارے میں اجازت چاہی یا دو شریک تھے ایک حاضر ہے ایک غائب اور حاضر نے اجازت مانگی۔[5] (عالمگیری، درمختار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل السادس، ج۱، ص۵٦٨.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النفقات، الجزء الثاني، ص۱۲۳.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل السادس، ج۱، ص٥٦٩.

5 ...... المرجع السابق.

و"الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٨٤.

**مسئلہ ۱۰۸:** کسی نے غلام غصب کرلیا تو نفقہ غاصب پر ہے، جب تک واپس نہ کرے اور اگر غاصب نے قاضی سے نفقہ یا بیع کی اجازت مانگی تو اجازت نہ دے، ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ غلام کو ضائع کردے گا تو قاضی بیچ ڈالے اور ثمن محفوظ رکھے۔[1] (درمختار)

**مسئلہ ۱۰۹:** غلام مشترک کا نفقہ ہر شریک پر بقدر حصہ لازم ہے اور اگر ایک شریک نفقہ دینے سے انکار کرے تو بحکم قاضی جو اُس کی طرف سے خرچ کرے گا اُس سے وصول کرسکتا ہے۔[2] (درمختار)

**مسئلہ ۱۱۰:** اگر غلام کو آزاد کردیا تو اب مولیٰ پر نفقہ واجب نہیں اگرچہ وہ کمانے کے لائق نہ ہو مثلاً بہت چھوٹا بچہ یا بہت بوڑھا یا اپاہج یا مریض ہو بلکہ ان کا نفقہ بیت المال سے دیا جائے گا اگر کوئی ایسا نہ ہو جس پر نفقہ واجب ہو۔[3] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۱۱:** جانور پالے اور اُنھیں چارہ نہیں دیتا تو دیانۃً حکم دیا جائے گا کہ چارہ وغیرہ دے یا بیچ ڈالے اور اگر مشترک ہے اور ایک شریک اُسے چارہ وغیرہ دینے سے انکار کرتا ہے تو قضاءً بھی حکم دیا جائے گا کہ یا چارہ دے یا بیچ ڈالے۔[4] (درمختار)

**مسئلہ ۱۱۲:** اگر جانور کو چارہ کم دیتا ہے اور پورا دودھ دوہ لینا مُضر ہو تو پورا دودھ دوہنا مکروہ ہے۔ یوہیں بالکل نہ دوہے یہ بھی مکروہ ہے اور دوہنے میں یہ بھی خیال رکھے کہ بچہ کے لیے بھی چھوڑنا چاہیے اور ناخن بڑے ہوں تو ترشوادے کہ اُسے تکلیف نہ ہو۔[5] (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۱۳:** جانور پر بوجھ لادنے اور سواری لینے میں یہ خیال کرنا چاہیے کہ اُس کی طاقت سے زیادہ نہ ہو۔[6] (جوہرہ) باغ اور زراعت و مکان میں اگر خرچ کرنے کی ضرورت ہو تو خرچ کرے اور خرچ نہ کرکے ضائع نہ کرے کہ مال ضائع کرنا ممنوع ہے۔[7] (درمختار) واللّٰہ تعالٰی اعلم۔

شب بست و دوم ماہ فاخر ربیع الآخر شب پنج شنبہ ۱۳۳۸ھ

باتمام رسید[8]

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٨٣.

2 ...... المرجع السابق،ص٣٨٥.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشرفی النفقات، الفصل السادس، ج١، ص ٥٧٠.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج٥، ص٣٨٥.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشرفی النفقات، الفصل السادس، ج١، ص ٥٧٣.

6 ...... "الجوهرة النيرة"، کتاب النفقات،الجزء الثانی،ص١٢٣.

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق،باب النفقة ، ج٥، ص٣٨٦.

8 ......(یہ حصہ) بائیس ربیع الآخر بروز جمعرات تیرہ سو اڑتیس ہجری کو اختتام پذیر ہوا۔

# مآخذ و مراجع

## کتب احادیث


| نمبر شمار | نام کتاب | مصنف / مؤلف | مطبوعات |
|---|---|---|---|
| 1 | المصنف | امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۳۵ | دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ |
| 2 | المسند | امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ | دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ |
| 3 | صحيح البخاري | امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ | دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ |
| 4 | صحيح مسلم | امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ | دار ابن حزم بیروت، ۱۴۱۹ھ |
| 5 | سنن ابن ماجه | امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ | دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ |
| 6 | سنن أبي داود | امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ | دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ |
| 7 | سنن الترمذي | امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ | دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ |
| 8 | سنن النسائي | امام ابوعبدالرحمٰن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ | دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ |
| 9 | المعجم الكبير | امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ | دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۲ھ |
| 10 | المعجم الأوسط | امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ | دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ |
| 11 | المستدرک | امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ | دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ |
| 12 | حلية الاولياء | امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی، متوفی ۴۳۰ھ | دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۸ھ |
| 13 | السنن الكبرى | امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ | دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۴ھ |
| 14 | شعب الإيمان | امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ | دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۱ھ |
| 15 | مشكاة المصابيح | علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ | دار الفکر بیروت، ۱۴۲۱ھ |
| 16 | مجمع الزوائد | حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، متوفی ۸۰۷ھ | دار الفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ |
| 17 | كنز العمال | علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ | دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۹ھ |
| 18 | مرقاة المفاتيح | علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ | دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۴ھ |

# کتب فقہ حنفی

| نمبر شمار | نام کتاب | مؤلف / مصنف | مطبوعات |
|---|---|---|---|
| 1 | الفتاوی الخانیة | علامہ حسن بن منصور قاضی خان، متوفی ۵۹۲ھ | پشاور |
| 2 | الجوهرة النيرة | علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ | باب المدینہ، کراچی |
| 3 | الفتاوی البزازیة | علامہ محمد شہاب الدین بن بزاز کردی، متوفی ۸۲۷ھ | کوئٹہ، ۱۴۰۳ھ |
| 4 | فتح القدير | علامہ کمال الدین بن ہمام، متوفی ۸۶۱ھ | کوئٹہ |
| 5 | تنوير الأبصار | علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ بن احمد تمرتاشی، متوفی ۱۰۰۴ھ | دارالمعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ |
| 6 | الدر المختار | علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ | دارالمعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ |
| 7 | الفتاوی الهندية | ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند | کوئٹہ، ۱۴۰۳ھ |
| 8 | ردالمحتار | علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ | دارالمعرفۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ |
| 9 | الفتاوی الرضوية | مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ | رضا فاؤنڈیشن، لاہور |